پیاری پیاری، میٹھی میٹھی سُنّتوں کا بہترین مجموعہ

جشنِ ولادت مبارک

مؤمن کا ہر لمحہ ربیع الاوّل ہے

المعروف

نبی کریم ﷺ کی پُرنور دُعائیں



تحقیق وتالیف

صوفی محمد ندیم محمدی

دارُالعلم دوکان نمبر 11 سستا ہوٹل دربار مارکیٹ
لاہور۔ پاکستان 92 42 37110341

نقشِ قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جنت کے راستے　　اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

پیاری، پیاری اور میٹھی، میٹھی سنتوں کا مجموعہ پاک

مومن کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے

المعروف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرنور دعائیں

تحقیق وتالیف

صوفی محمد ندیم محمدی

ناشر دارالعلم دکان نمبر 11 ستا ہوٹل دربار مارکیٹ، لاہور (پاکستان)
0092-42-37110341

(جملہ حقوق بنام اللہ تعالیٰ آزاد ہیں)

❀

کتاب-------------مومن کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے

تالیف-------------صوفی محمد ندیم محمدیؔ

نظر ثانی-------------مولانا نوید انور

خاص نظر-------------صوفی عبدالعزیز نقشبندیؔ

خاص کرم-------------صوفی ظفر علی نقشبندیؔ

اہتمام -------------ملک ندیم ویلفیئر ٹرسٹ

ہدیہ-------------200روپے

مؤلف سے رابطہ کے لیے

صوفی محمد ندیم محمدی

محمدی ہاؤس خضرہ مسجد

سمن آباد لاہور (پاکستان)

0300-3493001

انتساب اول!!

نبی کریم ﷺ کے نام

اُن کے فیض عام ہو گئے

ہم بھی نیک نام ہو گئے

رہنمائے راہِ زندگی!!

آپ کے پیام ہو گئے

انتساب ثانی!!

اُن تمام اصحابہ کرام، تابعین،

تبع تابعین اور مرتبینِ کتب احادیث کے نام

جن کی کاوشوں کی وجہ سے آپ ﷺ کی احادیث ہم تک من وعن پہنچیں۔

اللہ الرحمن الرحیم ان تمام صالحین کے درجات بلند فرمائے۔

(آمین ثم آمین!! یارب العالمین)

بجاہ نبی کریم ﷺ

فہرست (مومن کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے)



پہلی بات ''مومن کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے''



جی ہاں مومن کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے محرم ہو، صفر ہو یا ہو ربیع الثانی، جمادی الاول ہو یا جمادی الثانی، مومن کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے، رجب ہو یا شعبان، رمضان ہو یا ہو شوال، مومن کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے، ذیقعد ہو یا ہو ذوالحجہ، مومن کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے کیونکہ وہ صرف ربیع الاول میں ہی صبح تا شام سنتوں پر عمل نہیں کرتا بلکہ اس کے ماہ و سال کا ہر لمحہ سنتوں میں گزرتا ہے ربیع الاول محبوب رب العالمین جل جلالہ اور رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت با سعادت کا ماہ مبارک ہے اور بعض کہتے ہیں اسی ماہ میں آپ ﷺ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا لیکن راقم الحروف رقمطراز ہے کہ آپ ﷺ زندہ ہیں (ہمیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے) اسی وجہ سے ہم صرف ولادت باسعادت کی خوشیاں مناتے ہیں نا کہ غم وفات۔ جن لوگوں کو آپ ﷺ کی وفات کا یقین ہے وہ اس نعمت سے محروم ہیں اور محروم رہیں گے اہل عشق محمد ﷺ سے سرشار (ان کا مکتب فکر چاہے جو بھی ہو) امتی اس دولت خیر و برکت و عافیت کو پاتے رہیں گے (انشا اللہ تعالیٰ) اے محمد ﷺ کے چاہنے والو! اے اہلسنت کے دعویدارو!

- ❀ ربیع الاول ہے!! صبح سے شام تک آپ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کا نام۔
- ❀ ربیع الاول ہے!! شام سے رات تک آپ ﷺ کی اداؤں کو اپنانے کا نام۔
- ❀ ربیع الاول ہے!! رات سے صبح تک آپ ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں پر چلنے کا نام۔
- ❀ ربیع الاول ہے!! صبح سے شام تک آپ کی بتائی ہوئی دعاؤں کو پڑھنے کا نام
- ❀ ربیع الاول ہے!! شام سے رات تک آپ ﷺ کے وظائف کو ورد کرنے کا نام۔
- ❀ ربیع الاول ہے!! رات سے صبح تک آپ ﷺ کی طرح قرب الٰہی پانے کا نام۔

• اس لیے میں کہہ رہا ہوں کہ مومن کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے اللہ تعالیٰ بجاہ نبی کریم ﷺ اس بات کی ہمیں اچھی طرح سمجھ آجائے اور عمل کرنے کی توفیق مل جائے۔

یاد رہے کہ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے درود شریف، میلاد شریف اور نذر نیاز کے لیے صرف ربیع الاول کو مخصوص نہیں کیا تھا بلکہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، چلتے پھرتے درود شریف پڑھتے رہتے اور سنتوں پر عمل کرتے رہتے ہمیشہ ہر ماہ کے ہر دن میں جب موقع ملا اپنی حیثیت کے مطابق ضرورت مندوں کو کھلاتے پلاتے، کپڑے پہناتے، تلاوت کلام پاک اور درود شریف کے ساتھ دیگر وظائف پڑھتے۔ ان کے نزدیک یہی نذر و نیاز ہے یہی ایصال ثواب ہے کہ جنت بے قرار ہے بھوکوں کو کھانا کھلانے والوں کے لیے، ننگوں کو کپڑا ان پہنانے والوں کے لیے، تلاوت کلام پاک کرنے والوں کے لیے اور درود شریف و دیگر وظائف پڑھنے والوں کے لیے۔ یاد رکھیں!! صدقہ و خیرات کا ثواب حسب موقع مرحومین کو پہنچاتے رہنا چاہیے کیونکہ سال میں ایک دفعہ جمع ہو کر کھانا کھلا دینے سے ضرورت مندوں کو فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ کھانے پینے کی ضرورت تو انسان کو ہر روز ہوتی ہے اور صرف ربیع الاول میں جو ہم لوگ دعوت کرتے ہیں اس میں امیر و صاحب حیثیت بھی کھاتے ہیں اور غریب بھی حالانکہ ایک دن کے کھانا کھلانے سے نہ تو غریب کا فائدہ ہوتا ہے اور نہ امیر کا۔ اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں کہ ربیع الاول میں پیارے پیارے بینرز لگائے جاتے ہیں جن پر مختلف پیارے پیارے کلمات و نعرے و نعلین مبارک پرنٹ ہوتے ہیں لائٹ اور چراغاں ہوتا ہے تو میرا دل باغ

باغ ہو جاتا ہے لیکن جب وقت گزرتا ہے تو دیکھتا ہوں کہ چند خبیث لوگ ان بینرز کو پھاڑ دیتے ہیں اور ہوائیں ان بینرز کو اڑھاتی ہیں اور یہ تار تار ہو جاتے ہیں سڑکوں اور گلیوں میں قدموں کے نیچے آتے ہیں تو میرا دل خون کے آنسو روتا ہے خدارا!! اس مسئلے پر غور و فکر کیجئے اور آئندہ ایسا کوئی اہتمام ہو کہ جشن عید میلاد النبی ﷺ بھی ہو اور بے حرمتی بھی نہ ہو۔ یاد رہے کہ! نبی کریم ﷺ اس شخص کے زیادہ قریب ہوں گے جو ہر ماہ کے ہر دن ہر لمحے میں آپ ﷺ کو یاد رکھتا ہے کہ آپ ﷺ کیسے سوتے اور جاگتے تھے، نمازیں کس طرح پڑھتے تھے، گھر اور باہر والوں کے ساتھ آپ ﷺ کا حسن سلوک کیا تھا وغیرہ وغیرہ لہٰذا قرب الٰہی و نبی کریم ﷺ اور جنت کے حصول کے لیے ہمیں اپنی زندگی کو آپ ﷺ کے طریقے میں ڈھالنا ہوگا بقول اللہ تعالیٰ!! کہہ دیجئے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔

چنانچہ سال میں ایک دفعہ رسم کے طور پر میلاد شریف منانے کے بجائے روزانہ ہر لمحہ نبی کریم ﷺ کے طریقے پر زندگی گزارنا چاہیے تا کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہو جائے۔

- ❀ اے مبلغو!! اس بات کا یقین کر لو کہ تم نبی کریم ﷺ کی ایک ایک ادائے زندگی کو بالکل صحیح طور پر بیان کر رہے ہو تا کہ ہر امتی کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول کی طرح گزرتا رہے۔
- ❀ اے خطیبو!! روز محشر نبی کریم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اس کا خیال کرتے ہوئے اور ذاتی غرض و غایت سے ماورا ہو کر منبر رسول اکرم ﷺ پر جب تم وعظ بیان کرو تو اس طرح کہ ہر امتی کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول کی طرح بن جائے۔
- ❀ اے امامو!! اپنا احتساب کرتے ہوئے مصلیٰ نبی کریم ﷺ پر کھڑے ہو کر اسوۂ حسنہ کا بیان کرو کہ ہر امتی کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔
- ❀ اے حکمرانو!! نبی کریم ﷺ کی زندگی کا بغور مطالعہ کرتے ہوئے اس پر عمل کرو کہ تمہارا اور ہماری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول کی طرح ہو جائے۔
- ❀ اے ملازمو!! نبی کریم ﷺ نے جس طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بحیثیت ملازم (بطور تاجر شادی سے پہلے) ایمانداری اور دیانتداری سے اپنے عہدے کا حق ادا کیا تم بھی اس پر عمل کرو کہ تمہارا اور ہر امتی کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول کی طرح بن جائے۔
- ❀ اے مزدورو!! فرمان نبی کریم ﷺ کے مطابق مزدوری کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کا حبیب اور آپ ﷺ کا محبوب بن جاؤ اور ہر امتی کی طرح تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔
- ❀ اے معلمو!! علم و عمل کے خزانے جو تم نے سنت حبیب خدا ﷺ سے حاصل کیئے ہیں انہیں آگے ہر امتی میں تقسیم کرو تا کہ ان پر عمل کرتے ہوئے تمہاری اور ان کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہو جائے۔
- ❀ اے طالبعلمو!! علم دین (احکام الٰہی بزبان نبی کریم ﷺ) ہی اصل علم ہے جو دنیا و آخرت کی بھلائی اور کامیابی کی چابی ہے۔ اسے حاصل کرو تا کہ تمہاری اور ہر امتی کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہو جائے۔
- ❀ اے رہنماؤ!! نبی کریم ﷺ جس طرح رہنما بنے اسی طرح تم بھی رہنما بن جاؤ اگر نبی کریم ﷺ کا راستہ چھوڑ دو گے شیطان اور ان کے چیلوں کی پیروی کرو گے تو سمجھ لو اور مت بھولو کہ اللہ جبار و قہار بھی اور اس کی پکڑ بڑی شدید ہے اگر ھادی و رہنما حضرت محمد ﷺ کی پیروی کرو گے تو تمہاری اور تمہاری رہنمائی میں آگے بڑھنے والوں کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہو جائے گا۔
- ❀ اے مسلمانو!! خدارا اپنی زندگی کے صبح و شام کا احتساب کرو اور اپنی زندگی کے ہر لمحے کو نبی کریم ﷺ کی زندگی کی طرح بنا

لوتو انشا اللہ تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے گا۔

❀ اے تاجرو!! نبی کریم ﷺ نے بھی تجارت کی اگر عافیت چاہتے ہو تو تجارت میں آپ ﷺ کی پیروی کرو ان کا رنگ ڈھنگ اختیار کرو۔ دنیا بھی تمہاری ہوگی اور آخرت بھی اور پھر تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہوگا۔

❀ اے دکاندارو!! نبی کریم ﷺ کے فرمان اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر عذاب آنے کی وجہ اگر تم اپنے سامنے رکھو تو تمہارا بھی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہوگا۔

❀ اے دانشورو!! اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کی پسند اور ناپسند کو اپنانا اور ماسوا سے قطع تعلق دانشمندی ہے اس پر خود بھی عمل کرو اور جہاں تک ہو سکے ہر تعلق رکھنے والوں کو بھی اس راہ پر چلانے کی ترغیب دو تا کہ زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔

❀ اے ادیبو!! یاد رکھو کہ تمہارے تحریر شدہ ایک ایک لفظ پر مواخذہ ہوگا لہٰذا اپنی نگارشات، تخلیقات، رشحات قلم کو اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلاؤ تا کہ تمہاری اور ہماری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔

❀ اے شاعرو!! حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے قابل احترام شاعروں کی طرح ظن، گمان، قیاس اور بے عملی کی دنیا سے باہر نکل کر اپنے تمام اشعار نبی کریم ﷺ کے عشق اور اتباع سنت کے سدا بہار گلہائے رنگین و مشکبار سے مزین کرو تا کہ ان کو پڑھ کر ہماری اور تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔

❀ اے مالدارو!! نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے مال کماؤ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرح سخاوت کرو تا کہ تمہاری اور تمہارے سے تعلق رکھنے والوں کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔

❀ اے منصفو!! مت بھولو کہ ایک دن تم نے سب سے بڑے منصف و عادل کے سامنے پیش ہونا ہے اور ہر عمل کا جواب دینا ہے لہٰذا نبی کریم ﷺ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح منصف و عادل بن جاؤ تا کہ زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔

❀ اے گواہو!! جھوٹی گواہی سے پرہیز اور ہمیشہ سچ کا ساتھ دو ہر گواہی کے وقت اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے فرمان عالی شان کو اپنے سامنے رکھو انشا اللہ تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے گا۔

❀ اے اہل سنت کے دعویدارو!! کیا تم نبی کریم ﷺ کی کامل اطاعت و اتباع کر رہے ہو یا صرف کھوکھلے دعووں کا پرچار ہو رہا ہے خدارا اپنے احوال و اقوال و اعمال پر نظر ڈالو کیا یہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق ہیں یاد رہے کہ کھوکھلے اور خالی دعووں کی کوئی وقعت و حقیقت نہیں ہوتی۔ بے عمل اور دعویدار اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لے کر مرتا ہے لہٰذا مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ صبح و شام ہر وقت ہر لمحہ اپنا احتساب کرتے رہو تا کہ تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو یہ بات سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

زیر نظر کتاب میں نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ پیاری پیاری مسنون دعاؤں (صبح تا شام اور شام تا رات) کے علاوہ دنیا و آخرت کے مسائل کے حل کے لیے آسان و مجرب اذکار اور وظائف بھی جمع کیے ہیں۔

زیر نظر کتاب جناب طاہر القادری صاحب کی محبت اور شفقت کی مرہون منت ہے دور حاضر میں ان دعاؤں اور اذکار کی سخت ضرورت ہے لہٰذا اسی جذبے کے تحت اس کتاب کو اشاعت کیا ہے (دنیاوی کوئی لالچ نہیں)۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور محترم جناب طاہر القادری صاحب اور پڑھنے و عمل کرنے والوں کو دنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہو۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم

امیدوار رحمت و شفاعت

صوفی محمد ندیم محمدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

⊙

وہی جو دکھ بھرے موسم کی ویرانی میں سینوں پر دھنک لمحوں کی خوشبو سے مہکتا ہاتھ رکھتا ہے دلوں کو جوڑتا ہے اور پھر ان میں محبّت نام کی سوغات رکھتا ہے سفر میں راستے گم ہوں ردائے گرد کتنی ہی میلی ہو غموں کی دھوپ پھیلی ہو اسے کوئی کہیں جس وقت اور جس حال میں آواز دیتا ہے وہ سنتا ہے۔ بہت ہی مہربان ہے۔ رحم کرتا ہے۔ وہی سچ ہے ہمیں سچ بولنے کا حکم دیتا ہے سو اس کو یاد کرتے ہیں۔ اسی کے نام سے آغاز کرتے ہیں۔

(سلیم کوثر)

دُعا مانگنے کی فضیلت کا بیان

١• حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مانگنا بعینہٖ عبادت ہے۔ پھر آپؐ نے (بطور دلیل) قرآن کریم کی آیت تلاوت فرمائی۔
وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ۝

ترجمہ:۔ اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھ سے دُعا مانگا کرو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا بیشک جو لوگ (از راہ تکبر) میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔ ذلیل وخوار ہو کر۔

٢• ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے جس شخص کے لئے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دُعا مانگنے کی توفیق دیدی گئی۔ اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اللہ تعالی سے جو دُعائیں مانگی جاتی ہیں۔ ان میں اللہ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس سے (دنیا اور آخرت میں) عافیت کی دُعا مانگی جائے۔ اسی حدیث کے بعض طریقے میں (فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ) اس کے لئے جنّت کے دروازے کھول دیئے گئے) آیا ہے اور بعض طریقے میں (فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْاِجَابَةِ) (اس کے لئے قبولیت کے دروازے کھول دیئے گئے) آیا ہے تینوں کا مطلب ایک ہی ہے)

٣• ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دُعا کے سوا کوئی چیز قضا (تقدیر کے فیصلہ) کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی (عمل خیر) کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی۔"

٤• ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (قضاء) قدر سے بچنے کی کوئی

تدبیر فائدہ نہیں دیتی (ہاں) اللہ سے دُعا مانگنا اس (آفت اور مصیبت) میں بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی اور بے شک بلا نازل ہونے کو ہوتی ہے کہ اتنے میں دُعا اس سے جا ملتی ہے پس قیامت تک ان دونوں میں کشمکش ہوتی رہتی ہے (اور انسان دُعا کی بدولت اس بلا سے بچ جاتا ہے)

٥• ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔ اللہ تعالی کے ہاں دُعا سے زیادہ اور کسی کی وقعت نہیں۔

٦• ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اسی حدیث کے بعض طریقے میں مَنْ لَّمْ یَدْعُ اللّٰهَ غَضِبَ عَلَیْهِ (جو اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے) آیا ہے (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)

٧• ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے خطاب کر کے فرمایا:۔ تم اللہ سے دُعا مانگنے میں عاجز نہ ہو (اور کوتاہی نہ کرو) اس لئے کہ دُعا کرتے رہنا (کی صورت میں ہرگز کوئی شخص (کسی ناگہانی آفت سے ہلاک نہ ہوگا۔

٨• ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دُعا سختیوں اور مصیبتوں کے وقت قبول فرمائیں۔ اس کو چاہیئے کہ وہ فراخی اور خوشحالی میں بھی کثرت سے دُعا مانگا کرے۔

٩• ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ دین کا ستون ہے اور آسمان وزمین کا نور ہے۔

۱۰ • ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ۔
ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس سے گذرے جو (کسی مصیبت میں) گرفتار تھی تو (ان کی حالت دیکھ کر) آپؐ نے فرمایا۔ کیا یہ لوگ اللہ سے عافیت کی دُعا نہیں مانگا کرتے تھے۔

۱۱ • ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی مسلمان (کسی چیز کے) مانگنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب اپنا منہ اٹھاتا ہے۔ (اور دعا مانگتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور دیتے ہیں۔ یا وہی چیز اس کو فی الفور دے دیتے ہیں۔ یا اس کے واسطے (دنیا یا آخرت میں) اس کو ذخیرہ کر دیتے ہیں۔

دُعا مانگنے کے آداب کا بیان

دُعا مانگنے کے بعض آداب تو رکنیت کے درجہ کو پہنچتے ہیں اور بعض شرط کے درجے کو پہنچتے ہیں۔ (یعنی بعض رکن ہیں) اور بعض شرط) اور کچھ مامورات ہیں (جن کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے) اور کچھ منہیات ہیں (جن سے منع کیا گیا ہے) وہ آداب یہ ہیں۔

۱ • کھانے، پینے، پہننے اور کمانے (روزی کمانے کے ذرائع) میں حرام سے بچنا۔ (شرط)
۲ • اللہ جل شانہ کے لئے اخلاص (رکن)
۳ • دُعا مانگنے سے پہلے کوئی نیک کام کرنا (مثلاً صدقہ دینا، یا نماز پڑھنا وغیرہ) سختیوں اور مصیبتوں کے وقت خاص طور پر اپنے نیک اعمال کا ذکر کرنا (یعنی ان کے واسطے سے دُعا مانگنا (مستحب)
۴ • (ناپاکی اور نجاست، گندگی اور غلاظت سے، پاک اور (میل کچیل سے) صاف و ستھرا ہونا۔ (مستحب)

۵ • وضو کرنا۔ (مستحب)
۶ • قبلہ کی طرف رُخ کرنا۔ (مستحب)
۷ • (دُعا مانگنے سے پہلے) نماز (حاجت) پڑھنا۔ (مستحب)
۸ • (دُعا مانگنے کے لئے) دو زانو بیٹھنا۔ (مستحب)
۹ • (دُعا مانگنے سے) پہلے اور بعد میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا (مستحب)
۱۰ • اسی طرح (دُعا کے) اوّل و آخر میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجنا (مستحب)
۱۱ • دونوں ہاتھ پھیلا کر دُعا مانگنا۔ (مستحب)
۱۲ • (سائل کی طرح) دونوں ہاتھ اوپر اٹھانا۔ (مستحب)
۱۳ • دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھانا۔ (مستحب)
۱۴ • دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا۔ (مستحب)
۱۵ • (دُعا کے وقت قولاً اور عملاً) اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان آداب و احترام کو اختیار کرنا (مستحب)
۱۶ • (دُعا مانگنے میں) عاجزی اور انکساری کرنا۔ (مستحب)
۱۷ • گڑگڑانا۔ (مستحب)
۱۸ • دُعا مانگنے کے وقت آسمان کی جانب نگاہ نہ اٹھانا۔ (مکروہ)
۱۹ • اللہ جل شانہ کے "اسماءِ حسنیٰ" اور اعلیٰ صفات کا واسطہ دے کر دُعا مانگنا (مستحب)
۲۰ • دُعا میں بتکلف قافیہ بندی سے پرہیز کرنا۔ (مکروہ)
۲۱ • دُعا میں بالقصد نغمہ سرائی اور بتکلف خوش الحانی اختیار کرنا۔ (مکروہ)
۲۲ • انبیاء علیہم السّلام کے وسیلہ سے دُعا مانگنا۔ (مستحب)
۲۳ • اللہ کے نیک بندوں (اولیاء اللہ) کے وسیلے سے دُعا مانگنا۔ (مستحب)
۲۴ • دُعا میں آواز کو پست رکھنا (نیچی آواز میں دُعا مانگنا۔ (مستحب)
۲۵ • اپنے گناہوں کا اقرار کرنا۔ (مستحب)
۲۶ • رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دُعائیں صحیح احادیث میں منقول ہیں انہی

کو اختیار کرنا کیوں کہ آپ نے کسی دوسرے کو بتلانے کی ضرورت ہی نہیں چھوڑی ہے ، (یعنی وہ تمام ضروریات و حوائج جن کے لئے انسان دُعا مانگتا ہے آپ نے ان سب کے لئے دُعائیں بتلا دی ہیں ۔ (مستحب)

۲۷ • جامع (تمام ضروریات و حوائج پر حاوی) دُعائیں اختیار کرنا ۔ (مستحب)

۲۸ • اپنی ذات سے دُعا شروع کرے اور پھر اپنے ماں، باپ اور تمام مومن بھائیوں کے لئے دُعا کرے (یعنی پہلے اپنے لئے پھر درجہ بدرجہ اوروں کے لئے دُعا مانگے ۔ (مستحب)

۲۹ • اگر امام ہو تو تنہا اپنے لئے دُعا نہ مانگے ۔ بلکہ اپنے اور تمام مقتدیوں کے لئے دُعا مانگے ۔ مثلاً "میری" کے بجائے "ہماری" یا "میں" کے بجائے "ہم" کے الفاظ استعمال کرے (مستحب)

۳۰ • پورے یقین کے ساتھ اور قطعی طور پر دُعا مانگنا کہ اللہ تعالیٰ دُعا یقیناً قبول کرتے ہیں ۔ اور میں بغیر کسی تذبذب و تردد کے دُعا مانگتا ہوں ۔ نیز دُعا کو اپنی طرف سے کسی چیز پر موقوف بھی نہ کرے ۔ مثلاً یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو میرا قرض ادا کردے ۔ بلکہ اس طرح دُعا مانگے "الٰہی میرا قرض ادا کردے" (رکن)

۳۱ • انتہائی رغبت و شوق کے ساتھ دُعا مانگے (بے دلی سے دُعا نہ مانگے ۔ (مستحب)

۳۲ • دل کی گہرائیوں سے پوری کوشش و محنت سے دُعا مانگے اور دل (دُعا کی طرف پوری طرح متوجہ ہو اور اللہ سے حسن ظن رکھے ۔ (رکن)

۳۳ • ایک ہی دُعا بار بار مانگنے کا کم سے کم درجہ تین مرتبہ ہے (یعنی ہر دُعا کم سے کم تین مرتبہ مانگے ۔ (مستحب)

۳۴ • کسی دُعا پر اصرار نہ کرے (کہ میری یہ دُعا تجھے قبول کرنی ہی ہوگی ۔ (مکروہ)

۳۵ • کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دُعا نہ کرے ۔ (شرط)

۳۶ • جو چیز روز ازل سے ہو چکی ہے ۔ اس (کے خلاف) دُعا نہ مانگے (مثلاً الٰہی تو مجھے عورت سے مرد یا مرد سے عورت بنادے ۔ (شرط)

۳۷ • دُعا میں حد سے تجاوز نہ کرے ۔ کہ کسی محال اور ناممکن امر کی دُعا مانگے ۔ (شرط)

۳۸ • اللہ کی رحمت میں تنگی نہ کرے (مثلاً الٰہی تو میری ہی مغفرت کر اور کسی کی نہ کر (مکروہ)

۳۹ • اپنی تمام حاجتیں (چھوٹی ہوں یا بڑی کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہوں اللہ سے مانگے (شرط)

۴۰ • دُعا مانگنے والا اور سننے والا دونوں آمین کہیں ۔ (مستحب)

۴۱ • دُعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے (مستحب)

۴۲ • دُعا کی قبولیت میں جلد بازی نہ کرے ۔ مثلاً یوں کہے "دُعا پوری ہونے میں ہی نہیں آتی ۔" یا میں نے دُعا کی تھی قبول ہی نہیں ہوئی ۔" (شرط)

اُن لوگوں کا بیان

جنکی دُعائیں بارگاہ الٰہی میں جلد قبول ہوتی ہیں

(احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ (مذکورہ ذیل لوگوں کی دُعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں ۔

(۱) مجبور و لاچار اور بے بس لوگ

(۲) مظلوم اور ستم رسیدہ لوگ (ایک روایت میں ہے کہ) اگرچہ وہ گنہگار ہوں (ایک اور روایت میں ہے ۔) اگرچہ وہ کافر ہی ہوں ۔

(۳) باپ کی دُعا (اپنی اولاد کے لئے)

(۴) امام عادل کی دُعا (عدل و انصاف کرنے والے خلیفہ یا بادشاہ یا حکمراں کی دُعا اپنی رعایا کے لئے)

(۵) ہر نیکو کار آدمی کی دُعا

(۶) ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی خدمت گذار اولاد کی دُعا (اپنے ماں باپ کے لئے ۔

(۷) مسافر کی دُعا

(۸) روزہ دار کی دُعا (روزہ افطار کرنے کے وقت ۔

(۹) ایک مسلمان کی دُعا اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے اس کے پس پشت

(۱۰) ہر مسلمان کی دُعا جب تک کہ وہ کسی پر ظلم کرنے یا قطع رحمی (قرابتداروں کی حق تلفی) کی دُعا نہ کرے یا دُعا کر کے اظہار مایوسی یا شکایت کے طور پر) یہ نہ کہے کہ میں نے دُعا مانگی تھی۔ وہ قبول ہی نہیں ہوئی۔

(۱۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے کچھ عذاب جہنم سے) آزاد کردہ بندے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کردہ بندے ہیں جن میں سے ہر ایک کی دن رات میں ایک دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔"

اور جامع ابو منصور میں (ایک روایت ہے کہ:۔

"صحیح دُعا حاجی کی ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ (اپنے گھر حج سے) واپس آجائے۔"

ان مقامات (جگہوں) کا بیان جہاں دُعا قبول ہوتی ہے

۱= تمام مقدس مقامات۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اہل مکہ کے نام ایک خط لکھا ہے، اس خط میں وہ (مکہ معظمہ میں) دُعا کے قبول ہونے کے یہ ۱۵ مقامات بیان کرتے ہیں۔

(۱) طواف گاہ مطاف میں

(۲) ملتزم کے پاس (خانہ کعبہ کا وہ حصہ جس سے طواف کرنے والے چپٹتے ہیں، یہ حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازے کے درمیان چار ہاتھ کے بقدر جگہ ہے۔

(۳) میزاب (خانہ کعبہ کی چھت کے پرنالہ) کے نیچے،

(۴) بیت اللہ کے اندر

(۵) صفا اور مروۃ (پہاڑیوں) پر

(۶) مسعیٰ (صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کی جگہ) میں

(۷) مقام ابراہیم کے پیچھے۔

(۸) (میدان) عرفات میں (جہاں ۹ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے غروب تک ٹھہرتے ہیں۔ اور یہی حج کا اصلی رکن ہے)

(۹) مزدلفہ میں (جہاں حجاج عرفات سے واپس آکر مغرب و عشا کی نماز پڑھتے ہیں۔ اور رات گذارتے ہیں)

(۱۰) منیٰ میں (جہاں دسویں تاریخ کو حاجی جمروں پر کنکریاں مارتے قربانی کرتے ہیں۔

(۱۱) تینوں جمروں کے پاس (یہ تین ٹیلے ہیں جن پر حاجی کنکریاں مارتے ہیں

۲= امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"اگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام (کے روضہ اقدس) کے پاس دُعا قبول نہ ہوگی۔ تو پھر کس جگہ قبول ہوگی (یعنی روضہ اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دُعا قبول ہونے کا وہ مقدس مقام ہے کہ اس کو تو سرفہرست (سب سے پہلے شمار) ہونا چاہئے باقی ملتزم کے پاس دُعا کی قبولیت کی ایک حدیث مسلسل بھی ہمیں مکہ کے راویوں سے پہنچی ہے۔

ان وقتوں کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے

۱= شبِ قدر (زیادہ تر امید یہ ہے کہ شب قدر ماہ رمضان کے آخری عشرہ کے طاق راتوں میں یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷۔ یا ۲۹، شب میں آتی ہے۔ اکیسویں اور ستائیسویں شب کے متعلق سب سے زیادہ گمان ہوتا ہے۔

۲ = عرفہ کا پورا دن (ذی الحجہ کی نویں تاریخ)

۳ = رمضان المبارک کا پورا مہینہ

۴ = جمعہ کی رات (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات

۵ = جمعہ کا پورا دن۔

۶ = (روزانہ) رات کا دوسرا آدھا حصّہ

۷ = (روزانہ) رات کا تہائی حصّہ

۸ = (روزانہ) رات کا آخری تہائی حصّہ،

۹ = (روزانہ) سحر کے وقت

۱۰ = سب سے زیادہ دُعا کے قبول ہونے کی امید جمعہ کی (دُعا قبول ہونے کی) ساعت اجابت میں ہے، اس ساعت کے وقت (کے متعلق مختلف احادیث کے تحت حسب ذیل اقوال ہیں۔

۱۔ یہ ساعت امام کے خطبہ کے لئے (منبر پر) بیٹھنے سے لیکر نماز جمعہ ختم ہونے تک ہے۔

۲۔ جماعت کھڑی ہونے کے وقت سے لے کر سلام پھیرنے تک ہے۔

۳۔ دُعا کرنے والا جب کھڑا ہوا جمعہ کی نماز پڑھ رہا ہو وہ وقت ہے۔

۴۔ بعض علماء کہتے ہیں (جمعہ کے دن) عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ہے۔

۵۔ بعض علماء کہتے ہیں جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے۔

۶۔ بعض علماء کہتے ہیں۔ (جمعہ کے دن) صبح صادق نکلنے سے سورج طلوع ہونے تک ہے

۷۔ بعض علماء کہتے ہیں (جمعہ کے دن) سورج طلوع ہونے کے بعد ہے۔

۸۔ مشہور صحابی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہا کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ساعتِ اجابت (جمعہ کے دن دوپہر کی سورج ڈھلنے کے ذرا دیر بعد سے ایک ہاتھ کے بقدر سورج ڈھلنے تک ہے

۹۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ

(اس ساعت کا، صحیح بلکہ ایسا درست ترین (وقت)، کہ اس کے علاوہ کسی قول کو اختیار کرنا ہی جائز نہیں، وہ ہے جو صحیح مسلم میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے (کہ ساعتِ اجابت کا وقت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز ختم ہونے تک ہے (یہی سب سے پہلا قول ہے۔

ان حالتوں کا بیان
جن میں دُعا قبول ہوتی ہے

(دُعا کرنے والا مذکورہ ذیل حالتوں میں دُعا کرے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے)

۱۔ نماز کی اذان ہونے کے وقت (یعنی اذان سننے اذان کا جواب دینے اور اذان کی دُعا پڑھنے کے بعد دُعا کرے۔

۲۔ اذان اور تکبیر کے درمیان (یعنی اذان و اقامت کے درمیان جہاں کبھی موقع مل جائے۔ دُعا کرے۔

۳۔ جو شخص کسی مصیبت یا سختی میں گرفتار ہو۔ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کے بعد دُعا کرے۔

۴۔ اللہ کی راہ میں (جہاد) میں صفیں باندھنے کی حالت میں دُعا کرے۔

۵۔ جب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو ایک دوسرے پر حملے کر رہے ہوں اس حالت میں دُعا کرے۔

۶۔ فرض نمازوں کے بعد (یعنی جماعت سے نماز پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد دُعا کرے۔

۷۔ اور (نماز میں) سجدہ کے اندر وہی دُعا مانگے جو قرآن و حدیث میں آئی ہو۔)

۸۔ قرآن کریم کی تلاوت (سے فارغ ہونے) کے بعد

۹. خاص کر ختم قرآن کے بعد (خواہ خود ختم کیا ہو، خواہ کسی دوسرے نے)

۱۰. خاص طور پر قرآن ختم کرنے والے کی دُعا۔

۱۱. زم زم کا پانی پینے کی حالت میں (یعنی چاہ زم زم پر کھڑے ہو کر پانی پیئے اور دُعا کرے)

۱۲. مرنے والے کی جاں کنی کے وقت (خود مرنے والا بھی دُعا کرے۔

۱۳. مُرغ کی اذان کے وقت (یعنی مرغ کی اذان سن کر دُعا کرے)

۱۴. مسلمانوں کی (دینی) اجتماعات میں (ان مسلمانوں کے ساتھ یا تنہا دُعا کرے۔

۱۵. ذکر کی مجلسوں میں (خواہ ذکر اللہ کا حلقہ ہو خواہ درس قرآن وحدیث کا خواہ وعظ ونصیحت کا)

۱۶. امام کے ولا الضالین کہنے کے بعد۔

۱۷. میّت کی آنکھیں بند کرنے کے وقت۔

۱۸. نماز کی اقامت (تکبیر) کے وقت

۱۹. بارش برسنے کے وقت۔ امام شافعیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الام" میں اس حدیث کو مرسلا روایت کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ "میں نے بہت سے علماء حدیث سے بارش برسنے کے وقت دُعا قبول ہونے (کی حدیث کو سنا اور) حفظ کیا ہے۔

۲۰. امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
کعبہ مکرمہ کو دیکھنے کے وقت (خواہ مکہ معظمہ پہنچ کر پہلی مرتبہ دیکھے، یا جس وقت بھی خانہ کعبہ پر نظر پڑے دُعا کرے۔)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم

اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

۱= حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
"میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں (جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے میں ویسا ہوتا ہوں) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے۔ تو میں بھی اپنی تنہائی میں اسے یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں (فرشتوں کے مجمع میں) اس کا ذکر کرتا ہوں۔

۲= ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے۔ اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور سونے چاندی کے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدان جہاد میں) مقابلہ کرواکر پھر تم ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟ (صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسولؐ اللہ ضرور بتلایئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ عمل، اللہ کا ذکر ہے۔"

۳= ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کوئی صدقہ (عمل خیر) اللہ کے ذکر سے افضل نہیں ہے۔"

۴= ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تبلایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (اس پر مامور) ہیں۔ کہ راستوں میں گھوم پھر کر اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔

پس جب وہ کسی جماعت کو اللہ جل شانہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں۔ تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود (ذکر اللہ) کی طرف آجاؤ۔ تو وہ سب فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان ذکر کرنیوالوں کو اپنے بازوؤں کے سائے میں لے لیتے ہیں۔ آخر حدیث تک۔

۵ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی جو اپنے پروردگار کا ذکر نہیں کرتا "زندہ" اور مردے کی سی مثال ہے۔

۶ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتی ہے تو فوراً رحمت کے (فرشتے ان کو (چاروں طرف سے) گھیر لیتے ہیں اور (اللہ کی) رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ سکون و اطمینان ان پر برسنے لگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) سے ان ذکر کرنیوالوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جو اس کے پاس موجود رہتے ہیں۔"

۷ = ایک حدیث میں آیا ہے کہ

ایک صحابی نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اسلام کے (موجب اجر و ثواب) احکام تو بہت ہو گئے آپ تو مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جس کو میں مضبوط پکڑ لوں (اور برابر کرتا رہوں) آپ نے فرمایا۔ تمہاری زبان برابر اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہنی چاہئے۔

۸ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

ایک صحابی (معاذ بن جبل) کہتے ہیں کہ آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپ سے دریافت کیا کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ (وہ عمل یہ ہے) کہ تمہیں اس حالات میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔"

۹ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

"ان ہی صحابی (معاذ) نے عرض کیا ہے یا رسول اللہ آپ مجھے (کچھ) وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا اپنے مقدور بھر اللہ کے تقویٰ (خوف وخشیت) کو اپنے اوپر لازم کرو اور ہر حجر و شجر کے پاس (یعنی ہر جگہ)، اللہ کا ذکر کیا کرو اور جو بھی کوئی برا کام کر بیٹھو فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے از سر نو توبہ کرو، پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ، اور علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ"

۱۰ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بھی آدمی نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو اللہ کے ذکر سے زیادہ اس کو اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ہو۔

۱۱ = اسی روایت میں آیا ہے کہ

"صحابہ نے عرض کیا۔ (یا رسول اللہ، اللہ کی راہ میں جہاد؟ آپ نے فرمایا۔ (ہاں) نہ اللہ کی راہ میں جہاد بجز اس شخص کے جو اپنی تلوار سے دشمنوں کی گردنیں اس قدر کاٹے کہ وہ ٹوٹ جائے (آخری جملہ) آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

۱۲ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

اگر ایک آدمی کی گود میں درہم (روپے بھرے) ہوں اور وہ ان کو برابر تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا آدمی برابر اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا اس درہم تقسیم کرنے والے سے افضل و اعلیٰ ہو گا۔

۱۳ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم بہشت کے سبزہ زاروں میں گذرا کرو تو سیر ہو کر چرلیا کرو (یعنی ذکر اللہ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کرلیا کرو) صحابہ نے عرض کیا۔ بہشت کے باغ کیا ہیں؟ ذکر کے حلقے (مجمعے)

۱۴ = ایک اور حدیث قدسی میں ہے کہ

"اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ آج تمام محشر کو معلوم ہو جائے گا کہ کرم (عزت و احترام) کے لائق کون لوگ ہیں۔؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ یہ عزت اور احترام کے لائق کون لوگ ہیں۔؟ آپ نے فرمایا وہ مسجدوں میں ذکر کی

مجلسیں منعقد کرنے والے (ذاکرین) ہیں۔

۱۵ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

ہر آدمی کے دل میں دو کوٹھڑیاں ہوتی ہیں ایک میں فرشتہ (رہتا ہے) اور دوسری میں شیطان۔ پس جب وہ شخص اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اور جب اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے (یعنی اس کے دل پر مسلط ہو جاتا ہے) اور (طرح طرح کے وسوسے ڈالتا رہتا ہے

۱۶ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ۔

"جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک (وہیں) بیٹھا ہوا اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا تو اس کو ایک "حج" اور ایک "عمرہ" کا مانند اجر ملے گا۔ پورے (حج وعمرہ) کا پورے حج وعمرہ کا اسی روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں۔ وہ ایک حج اور ایک عمرہ کا اجر لے کر مسجد سے واپس ہوگا۔

۱۷ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

(ذکر اللہ سے) غافل لوگوں (کے ماحول) میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس مجاہد کی مانند ہے۔ جو (میدان جنگ سے) بھاگنے والوں (کی جماعت میں ثابت قدم رہا۔

۱۸ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

جو کوئی جماعت کسی بھی مجلس میں جمع ہوئی اور اللہ کا ذکر کیے بغیر وہاں سے منتشر ہو گئی تو یوں سمجھو کہ وہ ایک مردار گدھے کی نعش (پر جمع ہوئے تھے۔ اور اسے کھا کر منتشر ہو گئے اور ان کی یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے بڑی حسرت وافسوس کا موجب ہوگی۔

۱۹ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

"جو شخص بھی کسی راستہ پر (کسی کام کے لئے) چلا اور اس (اثنا) میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت اس کے لئے حسرت وحرمان کا موجب ہوگی۔ اور جو شخص بھی

اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ غفلت) اس کے لئے حسرت وحرمان کا موجب ہوگی۔

۲۰ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

"ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لے کر آواز دیتا ہے۔ کہ اے فلاں (پہاڑ) کیا تیرے پاس سے کوئی ایسا آدمی گذرا ہے۔ جس نے (گزرتے وقت) اللہ کا ذکر کیا ہے تو جب وہ (جواب میں) کہتا ہے۔ "ہاں" تو وہ خوش ہوتا ہے (اور اس کو (مبارکباد دیتا ہے۔ آخر حدیث تک۔

۲۱ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

"اللہ کے نیک بندے ہیں جو اللہ کے ذکر کے لئے سورج، چاند، اور ستاروں اور سایوں کی دیکھ بھال رکھتے ہیں (اور ہر وقت اور موقعہ کے مناسب اللہ کا ذکر کرتے ہیں

۲۲ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

(قیامت کے دن) جنت والے کسی چیز پر افسوس نہ کریں گے۔ بجز اس ساعت کے جو ان پر گذر گئی۔ اور اس میں انہوں نے اللہ کا ذکر کرتے اور اس کا بھی اجر و ثواب پاتے)

۲۳ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

"تم اتنی کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو کہ لوگ تم کو دیوار کہنے لگیں۔

۲۴ = ایک اور حدیث میں آیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ تکبیر (اللہ اکبر، تقدیس (سبحان الملک القدوس) اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کی تعداد کا خیال رکھا کریں۔ اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں، فرمایا اس لئے کہ قیامت کے دن ان انگلیوں سے دریافت کیا جائے گا۔ اور انہیں (قوتِ گویائی دے کر) بلوایا جائے گا۔ (اور وہ بتلائیں گی۔ کہ کتنی تعداد میں تکبیر وتقدیس وتہلیل کی تھی۔

۲۵ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے خطاب کر کے فرمایا۔ تم تسبیح

(سبحان اللہ) تقدیس (سبحان الملک القدوس) اور تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) کو اپنے اوپر لازم کرلو اور (کبھی) ان سے غفلت نہ کرو کہ تم اللہ کی رحمت سے فراموش (محروم) کردی جاؤ ۔"

٢٦ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا۔

٢٧ = رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں حضرت اسمٰعیل کی نسل کے چار غلاموں کو آزاد کردوں اور (اسی طرح) میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار غلام (اولاد اسماعیل) کے آزاد کروں۔

٢٨ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تنہا سفر کرنے والے سبقت لے گئے۔ صحابہ نے عرض کیا (یا) رسول اللہ، یہ تنہا سفر کرنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا، کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔"

اسی روایت کے دوسرے الفاظ میں ہے۔ اللہ کے ذکر کے شیدائی یہ اللہ کا ذکر ان کے (گناہوں کے) بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے چنانچہ وہ قیامت کے دن (اللہ کے دربار میں) ہلکے پھلکے ہوکر آئیں گے۔

٢٩ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں۔ اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں۔ کہ وہ بھی ان پر عمل کریں۔ (راوی نے) پوری حدیث بیان کی۔ یہاں تک کہ حضرت یحییٰ نے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم اکثرت سے (اللہ کا ذکر کیا کرو اس لئے

کہ اس ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جس کے تعاقب میں دشمن انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ نکلا ہوا۔ اور وہ شخص بھاگتے بھاگتے ایک محفوظ قلعے تک پہنچ گیا ہو۔ اور اس میں پناہ گزیں ہوکر دشمن سے اپنی جان بچالی ہو۔ بالکل اسی طرح اللہ کا بندہ (اپنے دشمن) شیطان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی چیز سے اپنے کو نہیں بچاسکتا۔

٣٠ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سونے کے بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا۔

٣١ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک وہ لوگ جن کی زبانیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تروتازہ رہتی ہیں۔ وہ ہنستے ہوئے جنت میں جائیں گے۔

ذِکرُاللہ

اللہ کے ذکر کے آداب کا بیان

عُلماء (قُرآن وحدِیث) نے فرمایا ہے کہ،

١۔ ذاکر جس جگہ ذکر کرے وہ جگہ (ان تمام چیزوں سے جو توجہ کو ہٹانے اور خیالات کو پراگندہ کرنے والی ہوں) خالی اور پاک وصاف ہونی چاہیئے۔

٢۔ اور ذکر کرنے والا (دُعا کے آداب میں) مذکورہ بالا صفات (مثلاً اخلاص، خشوع وخضوع، ظاہری وباطنی طہارت ونظافت وغیرہ) سے موصوف ہونا چاہیئے (اس لئے کہ ذکر اللہ سب سے افضل عبادت ہے اس لئے اس میں دُعا سے بدرجہا زیادہ تعظیم واحترام اور احتیاط واہتمام کی ضرورت ہے۔)

٣. اور ذاکر کا منہ اور زبان بالکل پاک وصاف ہونی چاہیئے. اگر کسی چیز کی بُو منہ میں ہو تو مسواک کر کے اس کو ضرور دُور کر لینا چاہیئے۔

٤. اگر کسی جگہ بیٹھ کر ذکر کر رہا ہو تو رُخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیئے۔

٥. اور عاجزی وانکساری، سکون واطمینان، وقار واہتمام اور دل کی پوری توجہ کے ساتھ ذکر کے لئے بیٹھے۔

٦. اور جو بھی ذکر کرے اس کے معنی ومفہوم کو اچھی طرح سمجھے اور ان میں غور وفکر کرے۔

٧. اور اگر کسی ذکر کے معنی نہ جانتا ہو تو (کسی عالم سے) دریافت کرے اور سمجھ لے۔

٨. اور تعداد زیادہ کرنے کے خیال سے جلد بازی نہ کرے. اسی لئے علماء نے کلمۂ طیبہ کے ذکر میں لا الٰہ الا اللّٰہ میں لا کے مد کو خوب اچھی طرح کھینچنے (اور الا اللّٰہ پر زور دینے) کو مستحب فرمایا ہے۔

٩. اور جو بھی ذکر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے خواہ واجب ہو خواہ مستحب، جب تک اس کو زبان سے اس طرح ادا نہ کرے کہ خود سُن لے اس وقت تک اس کا کچھ اعتبار نہیں (یعنی دل ہی دل میں سوچنا ذکر نہیں کہلاتا)

١٠. اور سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر قرآن عظیم ہے بجز ان افکار کے جو شارع علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے خصوصیّت کے ساتھ ثابت ہیں. (کہ اس جگہ وہی ذکر کرنا چاہیئے. جو آپ نے بتلایا ہے، مثلاً رکوع میں آپ نے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم بتلایا ہے، اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی لہٰذا رکوع اور سجدہ میں یہی پڑھنا چاہیئے. قرآن نہیں پڑھنا چاہیئے اسی لئے آپؐ نے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

١١. اور ذکر اللّٰہ کی فضیلت تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہ) تکبیر (اللّٰہ اکبر) میں منحصر نہیں ہے بلکہ کسی بھی عمل (قول یا فعل) میں اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا، اللّٰہ کا ذکر کرنے والا ہے (اور وہ عمل ذکر ہے)

١٢. اور جب بندہ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے منقول مختلف اذکار مختلف حالات اور مختلف اوقات میں رات دن صبح وشام پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے گا. تو اللّٰہ تعالیٰ کے

ہاں کثرت سے اللّٰہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں شامل ہو جائے گا۔ (جن کا ذکر قرآن عظیم میں آیا ہے)

١٣. اور جس شخص کا کوئی وظیفہ رات یا دن کے کسی حصّہ میں یا کسی نماز کے بعد یا ان کے علاوہ اور کسی بھی وقت اور حالت میں مقرر ہو (اور وہ پابندی کے ساتھ اس کو پڑھا کرتا ہو) اگر کسی دن وہ چھوٹ جائے تو اس کا تدارک (قضا) ضرور کر لینا چاہیئے اور جس وقت بھی ممکن ہو اس کو پڑھ لینا اور کر لینا چاہیئے اور اسے اس دن بالکل ہی نہ چھوڑ دینا چاہیئے تاکہ وہ پابندی کی عادت برقرار رہے. اس کی قضا میں سُستی ہرگز نہ برتنی چاہیئے (کہ سخت مضر ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ باری تعالیٰ

درود وسلام پڑھنے سے اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ

الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

افضل الصلوٰۃ ۱۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

﴿سونے اور جاگنے کی دعائیں اور اذکار﴾

○ ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تو اپنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے پھر فرماتے: ﴿اَللّٰھُمَّ، بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا﴾ (اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں۔) اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ﴾ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے)۔''

((اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔))

○ ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَحْیَا وَاَمُوْتُ﴾ "اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ جیتا اور مرتا (سوتا اور جاگتا) ہوں۔'' اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ﴾ ''سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مر جانے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف (روز قیامت) جمع ہونا ہے۔''

((اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔))

○ ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو نماز جیسا وضو کر لیا کرو۔ پھر داہنی کروٹ لیٹ جاؤ پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰھُمَّ، اَسْلَمْتُ وَجْھِي اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِي اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ، اَللّٰھُمَّ، آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِي اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِیِّکَ الَّذِي اَرْسَلْتَ﴾ (اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف موڑ

دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تجھ سے رغبت اور خوف رکھتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔) اور اگر تم اس رات میں مر گئے تو تم فطرت پر ہو گے اور ان کلمات کو اپنا آخری کلام بناؤ۔‘‘

((یہ حدیث متفق علیہ ہے۔))

○ ’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ رات کو جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ اپنے بستر پر آرام فرما ہوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے ان پر سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ الناس پڑھ کر دم فرماتے، پھر آپ ﷺ اپنے ہاتھوں اپنے جسدِ اقدس پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے تھے اور ہاتھ پھیرنے کی ابتداء اپنے سر مبارک، چہرے اور سامنے سے کرتے تھے۔ یہ عمل آپ ﷺ تین مرتبہ دہراتے۔‘‘

((اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو دواد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔))

○ ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اپنے کسی کپڑے کے سرے سے اس (بستر) کو تین دفعہ جھاڑے اور کہے: ﴿بِاسْمِکَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِکَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَکْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَکَ الصَّالِحِيْنَ﴾ (اے ربّ! میں تیرے نام کے ساتھ اس پر اپنی کروٹ رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری روح کو (اپنے پاس) روک لے تو اُس کی مغفرت فرما دینا اور اگر اسے (واپس اس دنیا میں) بھیج دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے)۔‘‘

((یہ حدیث متفق علیہ ہے۔))

○ اور امام ترمذی نے یہ اضافہ بیان کیا: ’’اور جب نیند سے بیدار ہو تو یوں کہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِي وَأَذِنَ لِي بِذِکْرِهِ﴾ (اس

اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے میرے جسم میں مجھے عافیت دی، میری روح میری طرف لوٹائی اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت وتوفیق دی)۔‘‘

○ ’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاتھوں میں چکی پیسنے کے باعث چھالے پڑ گئے تھے چنانچہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں لیکن آپ ﷺ کو موجود نہ پایا۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس امر کا تذکرہ کیا۔ جب حضور ﷺ واپس تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو خبر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے، میں کھڑا ہونے لگا تو فرمایا: اپنی جگہ پہ رہو۔ پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہو جب تم اپنے بستروں پر لیٹنے لگو یا اپنی خواب گاہ سنبھالو تو تینتیس مرتبہ اَللّٰہُ أَکْبَرُ، تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ امام ابن سیرین نے بیان کیا: سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا چونتیس مرتبہ فرمایا۔‘‘

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ علامہ ابن القیم ’الوابل الصیب‘ میں بیان کرتے ہیں کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فرمایا: ’’ہمیں یہ چیز پہنچی ہے جو شخص ان کلمات کا مستقل ورد کرتا ہے تو وہ جس کام دغیرہ سے بھی دو چار ہوتا ہے اس میں اسے کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔‘‘

○ ’’اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، قِنِي عَذَابَکَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ﴾ (اے اللہ! مجھے اس روز عذاب سے بچانا جب تو اپنے بندوں کو (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے گا)۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابو داود، ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ''حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ﴾ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں (ہر مشکل میں) کافی ہوا اور ہمیں ٹھکانا عطا کیا کیونکہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنہیں نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ٹھکانے دینے والا)۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

''حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو (ڈر کر) اُٹھے تو یوں کہے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور (نیکی کرنے کی) طاقت اور (گناہ سے بچنے کی) قوت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔) پھر کہے: (اے اللہ! مجھے بخش دے)۔ یا دعا کرے تو (اس کی دعا) قبول کی جائے گی اور اگر وضو کرے اور نماز ادا کرے تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔''

(اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے صدقۂ فطر

کی حفاظت پر متعین فرمایا۔ پس (ایک رات) کوئی (چور) آیا اور کھانے کی چیزوں میں سے لپ بھر کر لے جانے لگا۔ تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر (طویل) حدیث بیان کی آخر کار چور نے کہا کہ جب تم بستر پر جانے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ ہر وقت تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا۔ (یہ سن کر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے بات سچی کہی ہے حالانکہ وہ خود جھوٹا ہے۔ وہ (چور) شیطان تھا۔''

(اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو مسعود ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں رات کے وقت پڑھیں تو وہ اسے (صبح تک ہر پریشانی سے) کفایت کریں گی۔'' (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ حضرت علی بن ابی طالب ؓ فرماتے ہیں کہ میں کسی شخص کو اس وقت تک عقلمند نہیں سمجھتا جب تک کہ وہ رات سونے سے پہلے سورۂ بقرہ کی ان آخری آیات کی تلاوت نہ کر لے۔'' (اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو سعید ؓ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بستر پر جاتے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے: ﴿أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ قائم رکھنے والا ہے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔) تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ، درختوں کے پتوں، باہم ملی جلی ریت (کے ذرات) اور دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ''حضرت ابو اُمامہ باہلی ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص باوضو ہوکر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، اور امام منذری نے بھی اسے حسن کہا ہے۔)

○ ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ، اَللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُکَ رَحْمَتَکَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً إِنَّکَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنی لغزشوں کی معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ فرما اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عنایت فرما، بے شک تو بہت ہی عطا فرمانے والا ہے)۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ''حضرت بریدہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید مخزومی ؓ نے بارگاہِ نبوی ﷺ میں بے خوابی (و بے چینی) کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں رات کو سو نہیں سکتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کلمات پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ، کُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُکَ لَا

إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! سات آسمانوں اور جن پر وہ آسمان سایہ فگن ہیں ان کے ربّ، ساتوں زمینوں اور جو کچھ انہوں نے (بوجھ) اٹھایا ہوا ہے ان کے ربّ، شیطان اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا، کے ربّ! اپنی تمام مخلوق کے شر سے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی یا ظلم کرے مجھے نجات عطا فرما۔ تیری پناہ میں آیا ہوا غالب ہے اور تیری تعریف عظیم ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام منذری نے فرمایا: اس کی سند جید ہے، اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ''حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں (خواب یا کسی اور وجہ سے) ڈر جائے تو یہ کلمات پڑھے: ﴿أَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل و تمام کلمات کے ذریعہ اس کے غضب و عذاب، بندوں کے شر، شیطانی وسوسوں اور ان کے آ موجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔) تو وہ خواب (کوئی اور شے) اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو دود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو اُمامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت خالد بن ولید ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہوئے ان خوفناک چیزوں کے بارے میں بتایا جنہیں وہ رات کے وقت دیکھتے (ڈر جاتے) اور جو ان کی تہجد کی نماز کے درمیان میں حائل ہوجاتیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خالد بن ولید! میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جنہیں تم رات کو تین مرتبہ پڑھا کرو یہاں تک کہ تمہاری وہ کیفیت

زائل ہو جائے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میرے والدین آپ پر قربان ہوں اور میں نے بھی تو آپ سے علاج کی امید کرتے ہوئے اس چیز کی شکایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ﴾ (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی اس کے غضب، اس کی سزا اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے وسوسوں سے اور یہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند ہی دن گزرے ہوں گے کہ حضرت خالد بن ولید تشریف لائے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، اور اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا! آپ کے تعلیم کردہ وہ کلمات میں نے تین مرتبہ بھی پورے نہیں کئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وہ کیفیت دور کر دی جس سے میں دو چار تھا، اب مجھے کوئی ڈر نہیں یہاں تک کہ رات کے وقت شیر کی پناہ گاہ میں داخل ہو جاؤں۔''

(اس حدیث کو امام مالک، احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔)

۵ ''حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بستر میں داخل ہونے کے بعد سورہ تبارک پڑھتا ہے اور پھر یوں کہتا ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ، رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ، وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، وَبِحَقِّ كُلِّ آيَةٍ أَنْزَلْتَهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنِّي تَحِيَّةً وَسَلَامًا﴾ (اے حلال و حرام کے ربّ! اے حرمت والے شہر کے ربّ! اے رکن اور مقام کے ربّ! اور مشعر الحرام کے ربّ! تو ہر اس آیت کے واسطہ سے جسے تو نے شہر رمضان میں نازل فرمایا، حضرت محمد ﷺ کی روح مقدسہ کو میری طرف سے سلام بھیج۔) اور وہ اس طرح چار مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں جا کر اسی طرح عرض

کریں تو آپ ﷺ بھی (اس کا جواب عنایت) فرماتے ہیں کہ فلاں بن فلاں کو میری طرف سے بھی سلام ہو اور (اسے) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت عطا ہو۔''

(اسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔)

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ۝ (البقرۃ، ۲: ۲۵۵)

''اللہ، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے (سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم رکھنے والا ہے، نہ اس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے، کون ایسا شخص ہے جو اس کے حضور اس کے اِذن کے بغیر سفارش کر سکے، جو کچھ مخلوقات کے سامنے (ہو رہا ہے یا ہو چکا) ہے اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے (وہ) سب جانتا ہے، اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ چاہے، اس کی کرسیٔ (سلطنت و قدرت) تمام آسمانوں اور زمین کو محیط ہے، اور اس پر ان دونوں (یعنی زمین و آسمان) کی حفاظت ہرگز دشوار نہیں، وہی سب سے بلند رتبہ بڑی عظمت والا ہے۝''

۲. اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ○ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ○ (آل عمران، ۳: ۱۹۰، ۱۹۱)

''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقلِ سلیم والوں کے لیے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں○ یہ وہ لوگ ہیں جو (سراپا نیاز بن کر) کھڑے اور (سراپا ادب بن کر) بیٹھے اور (ہجر میں تڑپتے ہوئے) اپنی کروٹوں پر (بھی) اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق (میں کارفرما اس کی عظمت اور حُسن کے جلووں) میں فکر کرتے رہتے ہیں (پھر اس کی معرفت سے لذت آشنا ہو کر پکار اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا، تو (سب کوتاہیوں اور مجبوریوں سے) پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے○''

۳. یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ○ (الأنبياء، ۲۱: ۲۰)

''وہ رات دن (اس کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں اور معمولی سا وقفہ بھی نہیں کرتے○''

۴. وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا○ وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا○ (الإنسان، ۷۶: ۲۵-۲۶)

''اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں○ اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں○''

۵. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

وَقَبَ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○ (الفلق، ۱۱۳: ۱-۵)

''آپ عرض کیجیے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے○ اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائے○ اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سے○ اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے○''

۶. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ○ مَلِکِ النَّاسِ○ اِلٰهِ النَّاسِ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ○ (الناس، ۱۱۴: ۱-۶)

''آپ عرض کیجیے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے○ جو (ساری) نسلِ انسانی کا معبود ہے○ وسوسہ انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے○ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے○ خواہ وہ (وسوسہ انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے○''



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

﴿بیت الخلاء میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں﴾

o ''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے (اور ایک روایت کے مطابق: جب داخل ہونے کا ارادہ فرماتے) تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ﴾ (اے اللہ! میں ناپاکوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔''

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

o ''حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنی آدم میں سے کسی کا بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت ﴿بِسْمِ اللهِ﴾ پڑھنا ان کی شرمگاہوں اور جنات کی نگاہوں کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔''

(اسے امام ترمذی، ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

o ''حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیاطین (ناپاک جگہوں پر) حاضر ہوتے رہتے ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو کہے: ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں ناپاکی اور ناپاک (شیطانوں) سے)۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی اسناد صحیح حدیث کی شرائط پر ہے۔)

o ''حضرت ابو اُمامہ ؓ سے مروی ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے بغیر نہ رہے: ﴿اَللّٰهُمَّ،

إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الرِّجْسِ النِّجْسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ (اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سراپا گندگی، خبیث اور خباثت پھیلانے والے شیطان مردود سے)۔'' (اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

o ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿غُفْرَانَکَ﴾ (اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔)

o ''حضرت انس بن مالک ؓ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي﴾ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور مجھے عافیت بخشی)۔''

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور ابن فضیل نے روایت کیا ہے۔)

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱۔ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِo وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَo (المؤمنون، ۲۳: ۹۷-۹۸)

''اور آپ (دعا) فرمائیے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوںo اور اے میرے رب! میں اس بات سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیںo''

٢۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ (الفلق، ١١٣:١-٢)

''آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں ○ ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے ○''



اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللہ

درودِ تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

﴿صبح و شام کے اَذکار کا بیان﴾

○ ''حضرت شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ تم یہ پڑھو: ﴿اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ﴾ (اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے عہد و وعدہ کیا اس پر اپنی بساط بھر قائم ہوں۔ اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ جن نعمتوں سے تو نے مجھے نوازا ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں سو تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی یقین کے ساتھ دن میں یہ پڑھے اور پھر شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین کے ساتھ رات کو یہ کلمات پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔''

(اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! گزشتہ رات مجھے بچھو نے کاٹ لیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ پڑھ لیتے: ﴿اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ (میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں) تو تمہیں یہ بچھو تکلیف نہ دے پاتا۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود نے اِسی طرح، نسائی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دو محافظ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کے پاس رات یا دن (میں لوگوں) کے جو اَعمال (کتاب میں لکھ کر) محفوظ کئے ہوتے ہیں پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ صحیفے کے شروع اور آخر میں (یعنی دن کے آغاز اور اختتام کے وقت) نیکی (درج) ہے تو وہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے وہ گناہ معاف کر دیئے جو اس صحیفے کے دو کناروں کے درمیان میں ہیں۔''

(اِس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت اَبان بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی: ﴿بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سننے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے۔) حضرت ابان کے جسم کی ایک طرف فالج زدہ تھی تو ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں نے فرمایا: کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر پوری کرنی تھی۔''

(اسے امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ''حضرت ابو سلّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا تو لوگوں نے کہا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خادم ہیں۔ وہ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور عرض کیا: مجھے ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ

سے خود سنی ہو اور جس میں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے درمیان کسی کا واسطہ نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کہا: ﴿رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا﴾ (میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول (برحق) ہونے پر راضی ہوں۔) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اُسے راضی کر دے۔''

(اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ''حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو ''سبحان اللہ'' پڑھے وہ سو حج کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ ''الحمد للہ'' پڑھے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کیا (یعنی انہیں سواری دی) یا فرمایا: وہ سو غزوات لڑنے والے غازی کی طرح ہے۔ جو شخص صبح و شام سو مرتبہ ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سو غلام آزاد کئے اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ ''اللہ اکبر'' پڑھا تو اس دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہی کلمات اسی طرح پڑھے یا اس سے زائد بار پڑھے۔''

(اِسے امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے: جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ پڑھے: ﴿اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ﴾ (اے اللہ! تیرے فضل و کرم سے ہم نے صبح کی اور تیرے ہی فضل و کرم سے شام کی ہے اور تیری عنایت و مہربانی سے ہی ہم زندہ ہیں اور اسی پر اعتماد کرتے ہوئے دار دنیا سے دارِ آخرت

کی طرف رختِ سفر باندھیں گے اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔) اور جب شام کرے تو پڑھے: ﴿اَللّٰهُمَّ بِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ النُّشُوْرُ﴾ (اے اللہ! تیرے فضل وکرم سے ہم نے شام اور تیرے ہی فضل وکرم سے صبح کی ہے اور تیری عنایت و مہربانی سے ہی ہم زندہ ہیں اور تیری ہی طرف رختِ سفر باندھیں گے اور ہم تیری ہی طرف جمع کیے جائیں گے)۔‘‘

(اِس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ’’حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔‘‘

(اِسے امام ترمذی، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے یا اپنے بستر پر (سونے کے لئے) لیٹتا ہے تو جلدی سے اس کی طرف فرشتہ اور شیطان لپکتے ہیں۔ پس فرشتہ کہتا ہے کہ تو (اپنے دن بھر کے اعمال کا) خیر کے ساتھ خاتمہ کر اور شیطان کہتا ہے کہ شر کے ساتھ خاتمہ کر۔ پھر اگر اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اسے یاد کیا تو شیطان کو بھگا دیا اور فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو پھر جلدی سے فرشتہ اور شیطان اس کی طرف آتے ہیں، اور اسی طرح کا کلام دہراتے ہیں۔ پھر اگر وہ شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور (یہ) کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِي مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي يُمْسِکُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (تمام تعریفیں

اس رب کے لئے ہیں جس نے میرے نفس کو اس کی موت کے بعد واپس میری طرف لوٹایا، اور جسے اس نے اس کی نیند میں نہیں مارا، تمام تعریفیں اس رب کے لئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو زائل ہونے سے روکا ہوا ہے اور اگر وہ زائل ہو جائیں تو اس کے بعد انہیں کوئی نہ تھام سکے۔ بے شک وہ حلم والا اور بخشنے والا ہے، تمام تعریفیں اس رب کے لئے ہیں جس نے آسمان کو زمین پر اپنی اجازت کے بغیر گرنے سے روکا ہوا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔) اگر (وہ یہ دعا مانگ کر) فوت ہوا تو شہید کی موت مرے گا، اور اگر اٹھ کر اس نے نماز ادا کی تو بڑے رتبے والی نماز ہوگی۔‘‘

(اِس حدیث کو امام بخاری نے ’الأدب المفرد‘، نسائی نے ’السنن الکبری‘ میں اور ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے، اور امام منذری نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص دن کا آغاز اور اس کا اختتام بھی نیکی کے ساتھ کرے، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: (اس کے سارے گناہ) مٹا دو، میرے بندے کے (صبح و شام) کے درمیان والے گناہ بھی نہ لکھو۔‘‘

(اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے سندِ حسن اور ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کہتا ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ مِنْکَ فِي نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ وَسِتْرٍ، فَأَتِمَّ نِعْمَتَکَ عَلَيَّ وَعَافِيَتَکَ وَسِتْرَکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ (اے اللہ! میں نے تیری طرف سے نعمت، عافیت اور پردہ پوشی میں صبح کی، سو تو مجھ پر دنیا

و آخرت میں اپنی نعمت، عافیت اور پردہ پوشی پوری فرما۔) ایسا صبح و شام تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اُس کی حاجت کو پورا فرمائے۔''

(اِس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔)

٥ ''حضرت ابو کاھل ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو کاھل! جو شخص بھی تین دفعہ دن کو اور تین دفعہ رات کو مجھ پر شوق اور محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے اس رات اور دن کے گناہوں کو بخشا خود پر واجب کر لیتا ہے۔'' (اِسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔)

٥ ''حضرت ابو دَرداء ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اُسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔''

(امام منذری اور ہیثمی کے مطابق اسے امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ان میں سے ایک کی سند جید ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔)

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِo

(آل عمران، ٣: ٤١)

''اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہو o''

٢. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَo (الأعراف، ٧: ٢٠٥)

''اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکرِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ o''

٣. يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَo (الأنبياء، ٢١: ٢٠)

''وہ رات دن (اس کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں اور معمولی سا وقفہ بھی نہیں کرتے o''

٤. فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِo (النور، ٢٤: ٣٦)

''(اللہ کا یہ نور) ایسے گھروں (مساجد اور مراکز) میں (میسر آتا ہے) جن (کی قدر و منزلت) کے بلند کیے جانے اور جن میں اللہ کے نام کا ذکر کیے جانے کا حکم اللہ نے دیا ہے (یہ وہ گھر ہیں کہ اللہ والے) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں o''

٥. فَسُبْحٰنَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَo (الروم، ٣٠: ١٧)

''پس تم اللہ کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو (یعنی مغرب اور عشاء کے وقت) اور جب تم صبح کرو (یعنی فجر کے وقت) o''

٦. يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًاo وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًاo (الأحزاب، ٣٣: ٤١-٤٢)

''اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو o اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو o''

٧. فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ○ (غافر، ٤٠: ٥٥)

’’پس آپ صبر کیجئے، بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور اپنی اُمت کے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کیجئے○‘‘

٨۔ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا○ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا○ وَ مِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا○

(الدھر، ٧٦: ٢٤-٢٦)

’’سو آپ اپنے ربّ کے حکم کی خاطر صبر (جاری) رکھیں اور ان میں سے کسی کاذب و گنہگار یا کافر و ناشکرگزار کی بات پر کان نہ دھریں○ اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں○ اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں○‘‘

⊙

رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

﴿گھر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں﴾

⊙

○ ’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں جائے اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے، تو شیطان (خود سے) کہتا ہے کہ یہاں نہ تمہارے ٹھہرنے کی کوئی جگہ ہے نہ ہی کھانے کی، اور جب کوئی شخص گھر جائے اور داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان (خود سے) کہتا ہے کہ تم نے اپنا ٹھکانا پالیا، اور جب وہ کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تم نے ٹھکانا اور کھانا دونوں پا لئے ہیں۔‘‘

(اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو یوں کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے (گھر میں) بھلائی کے ساتھ داخل ہونے اور بھلائی کے ساتھ باہر نکلنے کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا۔) پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔‘‘

(اسے امام ابو داود اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف دیکھ کر یہ دعا پڑھتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ﴾ (اے اللہ! میں گمراہ ہونے یا گمراہ کئے جانے، بھٹکنے یا بھکائے جانے، ظلم کرنے یا

ظلم کیے جانے اور جاہل بننے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔‘‘

(اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب اپنے گھر میں داخل ہو تو (اہلِ خانہ کو) سلام کیا کرو۔ تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لیے باعث برکت ہوگا۔‘‘

(اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے: ﴿بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام سے (باہر نکلتا ہوں)، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی طاقت اسی (کی توفیق) سے ہے۔) تو ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے کہ تیری کفایت کر دی گئی، اور تو (شر سے) بچا لیا گیا اور شیطان اس سے دور رہتا ہے۔‘‘

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ’’حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات کہتے: ﴿بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ اللّٰهُمَّ، إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر میں نے بھروسہ کیا۔ اے اللہ! ہم لغزش کرنے، گمراہ ہونے، ظلم کرنے یا کیے جانے، جاہل ہونے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں)۔‘‘

(اِس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا○ (الإسراء، ١٧: ٨٠)

’’اور آپ (اپنے رب کے حضور یہ) عرض کرتے رہیں: اے میرے رب! مجھے سچائی (و خوشنودی) کے ساتھ داخل فرما (جہاں بھی داخل فرمانا ہو) اور مجھے سچائی (و خوشنودی) کے ساتھ باہر لے آ (جہاں سے بھی لانا ہو) اور مجھے اپنی جانب سے مدد گار غلبہ و قوت عطا فرما دے○‘‘

۲. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ○ (النور، ٢٤: ٢٧)

’’اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، یہاں تک کہ تم ان سے اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں کو (داخل ہوتے ہی) سلام کہا کرو، یہ تمہارے لیے بہتر (نصیحت) ہے تاکہ تم (اس کی حکمتوں میں) غور و فکر کرو○‘‘

۳. فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ○ (النور، ٢٤: ٦١)

’’پھر جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے (گھر والوں) پر سلام کہا کرو (یہ) اللہ کی طرف سے بابرکت پاکیزہ دعا ہے، اس طرح اللہ اپنی آیتوں کو تمہارے لیے واضح فرماتا ہے تاکہ تم (احکامِ شریعت اور آدابِ زندگی کو) سمجھ سکو○‘‘

﴿اچھے یا برے خواب دیکھنے پر پڑھے جانے والی دعائیں﴾

⊙

○ ''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ سو جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے اور ڈر جائے تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور کہے: ﴿اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا﴾ پھر وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے۔ سو جس شخص نے کوئی خواب دیکھا اور اس میں سے کوئی چیز اسے بری لگے تو اسے چاہیے کہ تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، تو پھر وہ خواب اسے کوئی ضرر نہیں دے گا، اور وہ خواب کسی سے بیان بھی نہ کرے اور اگر اچھا خواب دیکھے تو اسے بیان کرے اور صرف اس سے بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہو۔''

(یہ حدیث متفق علیہ ہے جبکہ مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

○ ''حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، یہاں تک کہ میں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بھی جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، یہاں تک کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے اس کا ذکر نہ کرے مگر جس سے وہ محبت رکھتا ہو (تو اس سے بیان کرے) اور جب ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور تین مرتبہ اپنی (بائیں جانب) تھتکار دے اور اسے کسی سے

بیان نہ کرے تو وہ (خواب) کوئی نقصان نہیں دے گا۔'' (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جسے وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کر دے اور جب اس کے برعکس دیکھے جسے وہ ناپسند کرے تو وہ خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس (خواب) کا ذکر نہ کرے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔''

(اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قربِ قیامت کا زمانہ قریب ہوگا تو قریب ہے کہ مسلمان کے خواب جھوٹے ہوں اور تم میں سے سچے خواب والا تم میں سب سے زیادہ سچ بولنے والا ہے، اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ اور خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک صالح خواب ہوتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے، اور غمگین و پریشان کر دینے والا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور ایک خواب انسان کے اپنے خیالات ہوتے ہیں (جو وہ دن بھر سوچتا رہتا ہے۔) لہٰذا جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو اسے چاہیے کہ اٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے بیان بھی نہ کرے۔ اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے کہ مجھے (خواب میں) قید پسند ہے اور طوق کو میں پسند نہیں کرتا (کیونکہ) قید دین پر ثابت قدمی (کی علامت) ہے۔''

(امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا: '' اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے: جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا ہمشکل نہیں بن سکتا۔ اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے: اپنا خواب کسی عالم یا اپنے کسی خیر خواہ کے سوا

کسی اور کے سامنے بیان نہ کیا کرو۔'' امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ''حضرت جابر ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کروٹ بدل لے۔''

(اسے امام مسلم، ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ط وَلَوْ اَرٰكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللهَ سَلَّمَ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ○

(الأنفال، ٨:٤٣)

''(وہ واقعہ یاد دلایئے) جب آپ کو اللہ نے آپ کے خواب میں ان کافروں (کے لشکر) کو تھوڑا کر کے دکھایا تھا اور اگر (اللہ) آپ کو وہ زیادہ کر کے دکھاتا تو (اے مسلمانو!) تم ہمت ہار جاتے اور تم یقیناً اس (جنگ کے) معاملے میں باہم جھگڑنے لگتے لیکن اللہ نے (مسلمانوں کو بزدلی اور باہمی نزاع سے) بچا لیا۔ بے شک وہ سینوں کی (چھپی) باتوں کو خوب جاننے والا ہے○''

٢. لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ط لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ○

(یونس، ١٠:٦٤)

''ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت و مقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت و شفاعت کی/یا دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حُسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار)، اللہ کے فرمان

بدلا نہیں کرتے، یہی وہ عظیم کامیابی ہے○''

٣. اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ○ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ط اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ○ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ○

(یوسف، ١٢:٤-٦)

''جب یوسف (علیہ السلام) نے اپنے باپ سے کہا: اے میرے والد گرامی! میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے، میں نے انہیں اپنے لیے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے○ انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا، ورنہ وہ تمہارے خلاف کوئی پُر فریب چال چلیں گے۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے○ اسی طرح تمہارا رب تمہیں (بزرگی کے لیے) منتخب فرما لے گا اور تمہیں باتوں کے انجام تک پہنچنا (یعنی خوابوں کی تعبیر کا علم) سکھائے گا اور تم پر اور اولادِ یعقوب پر اپنی نعمت تمام فرمائے گا جیسا کہ اس نے اس سے قبل تمہارے دونوں باپ (یعنی پردادا اور دادا) ابراہیم اور اسحاق (علیہما السلام) پر تمام فرمائی تھی۔ بے شک تمہارا رب خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے○''

٤. وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ج وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ط وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ط اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ○ رَبِّ قَدْ

اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ج فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ (یوسف، ۱۲:۱۰۰، ۱۰۱)

’’اور یوسف (علیہ السلام) نے اپنے والدین کو اوپر تخت پر بٹھا لیا اور وہ (سب) یوسف (علیہ السلام) کے لیے سجدہ میں گر پڑے، اور یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اے ابا جان! یہ میرے (اس) خواب کی تعبیر ہے جو (بہت) پہلے آیا تھا (اکثر مفسرین کے نزدیک اسے چالیس سال کا عرصہ گزر گیا تھا) اور بے شک میرے رب نے اسے سچ کر دکھایا ہے، اور بے شک اس نے مجھ پر (بڑا) احسان فرمایا جب مجھے جیل سے نکالا اور آپ سب کو صحرا سے (یہاں) لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد پیدا کر دیا تھا، اور بے شک میرا رب جس چیز کو چاہے (اپنی) تدبیر سے آسان فرما دے، بے شک وہی خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے ○ اے میرے رب! بے شک تو نے مجھے سلطنت عطا فرمائی اور تو نے مجھے خوابوں کی تعبیر کے علم سے نوازا، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے! تو دنیا میں (بھی) میرا کارساز ہے اور آخرت میں (بھی)۔ مجھے حالت اسلام پر موت دینا اور مجھے صالح لوگوں کے ساتھ ملا دے ○‘‘

۵. فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ○ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰی ط قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ز سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ○ (الصافات، ۳۷:۱۰۱، ۱۰۲)

’’پس ہم نے انہیں بڑے بُرد بار بیٹے (اسماعیل علیہ السلام) کی بشارت دی ○ پھر جب وہ (اسماعیل علیہ السلام) ان کے ساتھ دوڑ کر چل سکنے (کی عمر) کو پہنچ گیا تو (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا: اے میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں سو غور کرو کہ تمہاری کیا رائے ہے۔ (اسماعیل علیہ السلام نے) کہا ابا جان! وہ کام

(فوراً) کر ڈالیے جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ○‘‘

۶. قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ج اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ (الصافات، ۳۷:۱۰۵)

’’واقعی تم نے اپنا خواب (کیا خوب) سچا کر دکھایا۔ بے شک ہم محسنوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (سو تمہیں مقامِ خلّت سے نواز دیا گیا ہے) ○‘‘

---

⑤

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا

﴿مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں﴾

⊙

○ ''حضرت ابو حمید الساعدی یا ابو اُسید الانصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجے پھر کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ﴾ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں)۔''

(اِس حدیث کو امام مسلم، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو حاتم الرازی نے بیان کیا کہ امام ابو زُرعہ نے فرمایا: حضرت ابو حمید اور ابو اسید رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی روایات اصح (صحیح تر) ہوتی ہیں۔)

(اور امام مناوی نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے استحباباً، تاکیداً اور وجوباً، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا چاہئے کیونکہ مساجد ذکر کرنے کی جگہ ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا بھی ذکر الٰہی ہی ہے۔)

○ ''حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما اپنی دادی جان سیدہ کائنات فاطمہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے وقت محمد مصطفیٰ ﷺ پر صلاۃ و سلام پڑھتے اور اس کے بعد (تعلیم اُمت کے لئے) یہ دعا کرتے: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ﴾ (اے ربّ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور مسجد سے باہر تشریف لاتے وقت بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر صلاۃ و سلام پڑھتے اور پھر (تعلیم اُمت کے لئے) یوں دعا کرتے: ﴿رَبِّ اغْفِرْلِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِکَ﴾ (اے میرے ربّ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے)۔

(اِس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے۔)

○ ''اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ فرماتے: ﴿بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ﴾ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر بھی سلام ہو۔......) اس کے بعد اسی طرح حدیث بیان کی۔''

(اسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ''اور ایک اور روایت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجتے ...... اور اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجتے...... اس کے بعد سابقہ حدیث کی دعا بیان کی۔' (اسے امام احمد، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''اور ایک روایت میں ہے کہ سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: آپ ﷺ یوں فرماتے: ﴿السَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رِزْقِکَ﴾ (اے اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے رزق کے دروازے کھول دے)۔''

(اس حدیث کو امام ابو یعلی نے 'المعجم' میں روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ (اپنے) نبی (ﷺ) کی خدمت میں سلام عرض کرے اور (اس کے بعد) یوں کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ﴾ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو تب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور

(اس کے بعد) کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ (اے میرے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا)۔'' اور ایک روایت کے مطابق فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ (سلام عرض کرنے کے بعد) کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ بَاعِدْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے دور رکھ)۔''

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح اور اس کے رجال ثقات ہیں۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! مجھ سے دو چیزیں جن کی میں تمہیں وصیت کر رہا ہوں، یاد کر لو، جب تم مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے باہر نکلو تو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ)۔''

(اس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں سورج طلوع اور غروب ہوا ہو اور وہ جمعہ کے دن سے بہتر ہو۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی کا ذکر فرمایا کہ جس میں کوئی مومن نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا کرتا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچ ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے حضور ﷺ کو عزت و تکریم بخشی، بے شک میں بھی دو چیزیں کہنے لگا ہوں، سو آپ انہیں کبھی بھولنا مت، جب آپ

مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے نکلنے لگو تو اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ)۔''

(اس حدیث کو امام نسائی اور ابن السنی نے روایت کیا اور فرمایا: اس حدیث کی سند میں ابن عجلان راوی ہے اور وہ ثقہ ہے۔)

○ ''حضرت محمد بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جب کبھی مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجتے اور پھر کہتے: ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو تب بھی حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجتے اور پھر شیطان مردود سے پناہ مانگتے (حضور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد بھی ان کا مستقل یہ معمول تھا)۔'' (اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ''اور ایک روایت میں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو کہتے تھے: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى اللهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ﴾ (اے نبی محتشم! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں، (ہمیشہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور اس کے فرشتوں کی طرف سے بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و برکات ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

''اور ایک روایت میں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے: ﴿بِسْمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے ساتھ (میں اس مسجد میں داخل ہوتا ہوں۔) اور جب

کسی ایسے گھر میں داخل ہوتے جس میں کوئی بھی نہ ہوتا تو کہتے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (آپ پر سلامتی ہو)۔" (اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ○ (الأعراف، ٧:٣١)

"اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (پہن) لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا○"

وَاللّٰهُ يُعْطِي اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ
الحدیث

﴿اذان کے بعد دعا کا بیان﴾

○ "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو بھی شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو بے شک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ سو جس نے اس (مقام) وسیلہ کو میرے لئے طلب کیا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔"

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اذان سنتے وقت یہ کہا: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ﴾ (اے میرے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور نفع دینے والی نماز کے ربّ! تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیج اور ان سے اس طرح راضی ہو کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو۔) تو اللہ تعالیٰ (اس کے بعد مانگی جانے والی) اس بندے کی دعا (ضرور) قبول فرمالیتا ہے۔"

(اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اذان کی آواز سنتے تو یہ فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اے میرے اللہ، اے اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! تو اپنے بندے اور رسول حضرت

محمد (ﷺ) پر درود بھیج اور قیامت کے روز ہمیں ان کی شفاعت عطا فرما۔) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سنتے وقت یہ کلمات کہے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے میری شفاعت عطا فرمائے گا۔‘‘

(اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں صدقہ بن عبد اللہ السمین راوی ہے جسے امام دحیم، ابو حاتم اور احمد بن صالح المصری سب نے ثقہ قرار دیا ہے۔)

○ ’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کہا: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اے میرے اللہ! اے اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! تو محمد مصطفیٰ ﷺ کو قیامت کے روز ان کا اجر عطا فرما۔) تو (قیامت کے دن) وہ شخص حضور ﷺ کی شفاعت کا حقدار ٹھہرے گا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

○ ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری زکوٰۃ ہے اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کیا کرو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ وسیلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ کا نام ہے اور اسے صرف ایک شخص ہی حاصل کر پائے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں داود بن علبہ نامی راوی ہے ...... اسے امام ابن نمیر نے ثقہ قرار دیا ہے۔

○ ’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ

پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے گناہوں کے لئے باعث مغفرت ہے، اور (مجھ پر درود بھیجنے کے علاوہ) اللہ تعالیٰ سے میرے لئے بلندی درجات (یعنی مزید تقرب الٰہی) اور مقام وسیلہ کی دعا بھی مانگا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میرا مقام وسیلہ (تمہارے حق میں) مقام شفاعت ہے۔‘‘ (اسے امام ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے۔)

درودِ ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

﴿فرض نمازوں کے بعد کے اَذکار کا بیان﴾

○ ''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد فرماتے تھے اور بخاری کی ایک اور روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو فرمایا کرتے تھے اور مسلم کی روایت میں ہے: جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو اس کے بعد (یہ کلمات ادا) فرماتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے سامنے کسی دولت مند کی دولت کچھ نفع نہیں دے گی)۔''

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ورّاد کا بیان ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے وہ شے لکھ بھیجیں جو آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھوایا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے سنا اور ایک روایت میں فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور

تیرے سامنے کسی دولت مند کی دولت کچھ نفع نہیں دے گی۔) امام ابن جُریج نے فرمایا: مجھے حضرت عبدہ نے بتایا کہ انہیں (حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام) ورّاد نے بھی ایسے ہی بتایا تھا، پھر میں یہ پیغام لے کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو اس حدیث کے مطابق نماز کے بعد یہی دعا مانگنے کا حکم دیتے تھے۔''

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ''حضرت ابو الزبیر نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد (دعا میں) پڑھا کرتے تھے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر (ممکن) نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، سب نعمتیں اسی کی ہیں اور سب فضیلتیں اور تمام اچھی تعریفیں اسی کی ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں (ہم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہیں) اسی کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے)۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، نسائی، احمد اور شافعی نے روایت کیا ہے، اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ ہیں: ''حضور نبی اکرم ﷺ ان کلمات کو ہر نماز کے بعد بلند آواز سے ادا فرماتے تھے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔'')

○ ''حضرت ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا: عہدِ نبوی میں فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد ذکر بالجہر (یعنی بلند آواز سے ذکر) کرنا رائج تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب میں اس ذکر

کی آواز سنتا تو جان لیتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔"

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ "حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے اختتام کو تکبیر کی آواز (یعنی بلند آواز سے اللہ اکبر کا ذکر کرنے) سے جان لیا کرتے تھے۔" (یہ روایت متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

○ اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی الفاظ یوں ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز ختم ہونے کو صرف اللہ اکبر (کی بلند آوازوں) کے ساتھ ہی پہچانتے تھے۔"

"امام نووی فرماتے ہیں کہ حضور قلب کے ساتھ زبان سے ذکر بالجہر کرنا (صرف) ذکر بالقلب سے افضل ہے۔"

○ "حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہو جانے کو آپ ﷺ کی اس دعا: ﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے○) کے پڑھنے سے جان لیتے تھے۔"

(اسے امام ترمذی اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ کا گزر مسجد میں حلقہ ذکر میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا، انہوں نے دریافت فرمایا: تم (یہاں) کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ اُنہوں نے کہا: بخدا کیا تم صرف اسی لیے بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: بخدا! ہم صرف اِسی مقصد سے یہاں بیٹھے

ہیں۔ حضرت معاویہ ؓ نے کہا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو سب سے کم روایت کرنے والا ہوں اور بے شک ایک بار حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا، آپ ﷺ نے اُن سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت دے کر ہم پر جو احسان فرمایا ہے اُس کا شکر ادا کرنے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا تم صرف اِسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: بخدا! ہم اِسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، بلکہ ابھی میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور اُنہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔" (اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے بیان فرمایا: لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو حضور نبی اکرم ﷺ ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے: اپنا ساتھی (یعنی اس کی میت) مجھے پکڑاؤ۔ کیونکہ وہ ایسا آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا۔"

(اس حدیث کو امام ابو داود، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک رات باہر نکلے تو حضرت ابو بکر صدیق ؓ آہستہ آواز میں نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر ؓ کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں دونوں حضرات اکٹھے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم آہستہ آواز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (رب) کو سنا رہا تھا جس سے سرگوشی کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تو تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے

عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سونے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ (اس حدیث کے راوی) امام حسن نے اپنی روایت میں یہ بھی بیان کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! تم اپنی آواز تھوڑی بلند کر لو اور حضرت عمر ؓ سے فرمایا: تم اپنی آواز تھوڑی پست کر لیا کرو۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عبد الرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیر لیتے تو تین مرتبہ ﴿سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ﴾ کہتے اور تیسری مرتبہ آواز بلند فرماتے۔''

(اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت انس بن مالک ؓ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی قوم ذکرِ الٰہی کے لئے جمع ہوتی ہے اور اس سے اس کا مقصد صرف رضاء الٰہی کا حصول ہو تو آسمان سے ایک منادی انہیں ندا کرتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ اس حال میں کہ تم بخش دیئے گئے ہو۔ بے شک تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔''

(اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح حدیث میں حجت ہیں۔ جبکہ امام مقدسی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ''حضرت ابو سعید ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن جمع ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی والے کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں مجالسِ ذکر منعقد کرنے والے لوگ۔''

(اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد نے اسے دو اسناد سے بیان کیا ہے ان میں سے ایک حسن ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس بار سُبْحَانَ اللهِ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھا تو یہ ننانوے کلمات ہو گئے اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے یہ پڑھا: ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر ایک شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔) تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے، خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ''حضرت براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم فرض نماز ادا کر چکو تو (کیا تم نہیں چاہتے کہ) ہر نماز کے بعد ایک غلام آزاد کرو؟ تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس عمل کی طاقت نہیں رکھتے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم فرض نماز پڑھ لو تو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ: ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) تو اس کے لئے اتنا اجر لکھ دیا جائے گا کہ گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا ہے۔'' (اسے امام قزوینی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار استغفار کرتے اور فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے، اے صاحب جلال و اکرام تو بڑی برکت والا ہے۔) حضرت ولید (راوی) کہتے ہیں: میں نے امام اوزاعی سے پوچھا: استغفار کیسے کیا کرتے تھے؟ فرمایا: یوں کہتے: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ۔'' (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عون بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پہلو میں (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی، تو اس نے آپ کو سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: ﴿أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ﴾ پھر اس شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی اور انہیں بھی یہی دعا مانگتے سنا، تو وہ آدمی ہنس پڑھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت فرمایا: تم کس بات پر ہنسے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہیں بھی یہی پڑھتے ہوئے سنا جو آپ پڑھ رہے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔''

(اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن ابی ہذیل بیان کرتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پسند کرتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ مستحب جانتے تھے) کہ جب کوئی شخص اپنی نماز پڑھ چکے تو یہ کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، اور اے بزرگی و اکرام والے رب! تو برکت والا ہے۔''

(اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ''حضرت صہیب بن زفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز کے بعد یہ پڑھتے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ﴾ پھر میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہیں بھی یہی کلمات پڑھتے سنا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ تب میں نے ان سے پوچھا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی یہی کلمات پڑھتے سنا ہے جو آپ پڑھ رہے تھے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ بھی یہی کلمات ادا فرمایا کرتے تھے۔'' (اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز کے بعد) تین دفعہ دعا اور تین دفعہ استغفار کرنا پسند فرماتے تھے۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد یہ پڑھا: ﴿أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَیُّوْمَ وَأَتُوْبُ إِلَیْهِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی جانب (اپنے گناہوں سے نادم ہو کر) رجوع کرتا ہوں۔) تو اسے بخش دیا جائے گا اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہوا ہی کیوں نہ ہو۔''

(اسے امام ترمذی، ابو داود اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' مین روایت کیا علاوہ ازیں اسے امام طبرانی نے بھی روایت کیا یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ امام حاکم نے بھی اسے 'المستدرک' میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ امام ابن السنی اور امام عبد الرزاق نے بھی اسے موقوفاً حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اس اضافے کے ساتھ روایت کیا: ’’جس نے (ہر نماز کے بعد) تین مرتبہ مذکورہ بالا کلمات ادا کئے تو اللہ تعالیٰ اس کے (تمام) گناہ مٹا دیتا ہے اگرچہ وہ میدان جہاد سے ہی فرار ہوا ہو۔‘‘

○ ’’حضرت زاذان بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری شخص نے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرض نماز کے بعد (یہ دعا) فرماتے ہوئے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (اے اللہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سو مرتبہ یہ کلمات ادا فرمائے۔‘‘ (اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے کچھ اَذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا (جن میں سے) تینتیس (۳۳) بار سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) بار الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر (پڑھنا) بھی ہے۔‘‘

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو وظیفے ایسے ہیں کہ جو مسلمان بندہ ان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ وہ پڑھنے میں نہایت آسان ہیں لیکن انہیں پڑھنے والے تھوڑے ہیں یعنی ہر فرض نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللهِ دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس دفعہ اَللهُ اَكْبَرُ پڑھے۔ یہ زبان پر تو ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ دوسرا وظیفہ یہ ہے کہ چونتیس دفعہ اَللهُ اَكْبَرُ پڑھے جبکہ سونے لگے اور تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللهِ پڑھے۔ یہ زبان پر تو ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں اور جب وہ بستر پر جائے

چونتیس مرتبہ اَللهُ اَكْبَرُ پڑھے، تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھے اور تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ پڑھے۔ پس یہ زبان پر تو سو اور میزان میں ایک ہزار ہیں۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ انہیں انگلیوں پر شمار فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا پڑھنا تو اتنا آسان ہے پھر ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سونے لگتا ہے تو ان کلمات کے کہنے سے پہلے شیطان اسے سلا دیتا ہے اور اس کی نماز کے اندر آتا ہے اور انہیں پڑھنے سے پہلے کوئی دوسرا کام یاد کروا دیتا ہے۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابو حنیفہ، ترمذی، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ’’حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تسبیح (یعنی سبحان اللہ)، تینتیس مرتبہ تحمید (یعنی الحمد للہ) اور چونتیس مرتبہ تکبیر (یعنی اللہ اکبر) پڑھنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ پھر ایک انصاری صحابی نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں، اس کہا: تم ہر ایک کلمہ کو پچیس پچیس بار پڑھو اور ان کے ساتھ پچیس بار تھلیل (یعنی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ) کو شامل کر لو (یہ ملا کر کل تعداد سو ہو جائے گی)۔ صبح کے وقت انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سارا ماجرا عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے ہی کرو۔‘‘

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، دارمی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے پانچ نمازوں میں ہر نماز

کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا تو یہ زبان پر ایک سو پچاس اور میزان میں پندرہ سو ہیں، اور جب سونے کے لئے اپنے بستر پر جا کر یہ کلمات سو مرتبہ زبان سے پڑھے تو یہ میزان میں ہزار ہیں۔ پس تم میں سے کون ہے جو دن میں پچیس سو مرتبہ گناہ کرتا ہے۔“

(اس حدیث کو امام نسائی، اور اسی سے ملتی جلتی حدیث امام طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔)

○ ”حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھنے سے کیا چیز مانع ہے؟ اور یہ پانچ نمازوں میں ڈیڑھ سو مرتبہ زبان پر اور میزان میں ڈیڑھ ہزار کے برابر ہیں اور جب کوئی آدمی اپنے بستر میں جا کر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے تو یہ زبان پر سو مرتبہ اور میزان میں ایک ہزار نیکیوں کے برابر ہیں۔ سو تم میں سے کون ہے جو دن رات میں پچیس سو مرتبہ گناہ کرتا ہے۔“ (اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت اُمّ مالک انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ (بطور ہدیہ) گھی کا مشکیزہ لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا (کہ وہ اس میں سے گھی نکال لیں)۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اس مشکیزے کو نچوڑ کر وہ مشکیزہ حضرت اُمّ مالک کو واپس لوٹا دیا۔ وہ گھر لوٹ آئیں اچانک دیکھا تو مشکیزہ (پہلے کی طرح گھی سے) بھرا ہوا تھا، وہ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے اُمّ مالک! کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ نے میرا ہدیہ واپس لوٹا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال کو بلایا اور اس بارے میں پوچھا۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو اس مشکیزے

کو اتنا نچوڑا تھا کہ مجھے شرم آنے لگی تھی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ مالک! تمہیں مبارک ہو یہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تمہیں جلدی عطا کر دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ، اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کریں۔“

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں عطاء بن سائب ہیں جو کہ ثقہ ہیں ...... اور باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ”حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا کہ مشکیزے اٹھانے کی وجہ سے میرے سینے میں درد کی شکایت ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: چکی پیس پیس کر میرے ہاتھوں کا بھی برا حال ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جائیں کیونکہ آپ ﷺ کے پاس قیدی آئے ہیں تو شاید آپ کو بھی خدمت کے لئے کوئی قیدی دے دیں۔ سیدہ فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں چلی گئی (مگر شرم و حیا کی وجہ سے کچھ عرض کئے بغیر ہی لوٹ آئیں)، پھر وہ دونوں (حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم دونوں میرے پاس اس لئے آئے ہو کہ میں تمہیں کوئی خدمتگار دے دوں۔ اور یقیناً میں تمہیں وہ چیز بتاتا ہوں جو تم دونوں کے لئے خدمتگار سے بھی بہتر ہے۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ آپ دونوں ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو اور جب رات تم دونوں سونے لگو تو اس وقت بھی یہ اَذکار پڑھو جن کی تعداد سو بن جاتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جہاں تک میں جانتا ہوں میں نے یہ اَذکار کبھی نہیں چھوڑے، ابن الکواء نے دریافت کیا

کہ جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ حضرت علی ؓ نے فرمایا: اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے، جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔''

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، نسائی اور بزار نے روایت کیا ہے۔)

''حضرت عقبہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ الناس) پڑھنے کا حکم فرمایا۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت ابو اُمامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔''

(اس حدیث کو امام نسائی، ابن السنی، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام طبرانی نے بعض طرق میں ''قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ'' کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔)

○ امام منذری نے فرمایا: اس حدیث کو امام نسائی نے اور طبرانی نے بھی مختلف اَسانید کے ساتھ روایت کیا ہے، جن میں سے ایک صحیح ہے۔ (امام منذری فرماتے ہیں کہ) اور ہمارے شیخ امام ابو الحسن نے بھی فرمایا: یہ امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ابن حبان نے اسے کتاب الصلاۃ میں روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے، اور امام طبرانی نے اس کے بعض طرق میں اضافہ کیا ہے، اور اس کی سند اس اضافے کے ساتھ بھی جید اور عمدہ ہے۔ جبکہ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: امام طبرانی نے اسے 'المعجم الکبیر' اور 'المعجم الأوسط' میں جید اَسانید کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور علامہ ابن قیم الجوزیہ نے 'الوابل الصیب' میں فرمایا: مجھ تک شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا یہ قول پہنچا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ہر نماز کے بعد اس (آیت الکرسی پڑھنے کا) عمل کبھی جان بوجھ کر ترک نہیں کیا۔

○ ''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز کا وقت ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔''

(اس حدیث کو امام طبرانی اور خلال نے روایت کیا ہے اور امام منذری، ہیثمی اور سیوطی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔)

○ ''امام ابن نجار نے تاریخ بغداد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسے شکر گزاروں کے دل، صدیقین کے اَعمال اور اَنبیاء کرام کا ثواب عطا فرمائے گا، اور اس پر اپنے دائیں دستِ رحمت سے سایہ فگن ہو گا اور اس شخص کو سوائے موت کے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔''

(اس حدیث کو امام سیوطی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت زید بن ارقم ؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور حضرت سلمان کے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یوں دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّكَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ نُوْرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ) رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ﴾ (اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے ربّ! میں گواہ ہوں کہ ربّ صرف تو ہے۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے ربّ! میں گواہ ہوں کہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور

رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے ربّ! میں گواہ ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے ربّ! مجھے اور میرے اہل خانہ کو دنیا و آخرت میں ہر وقت اپنے لیے خاص کر لے۔ اے بزرگی اور کرم والے! میری دعا سن اور قبول فرما۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور (سلیمان بن داود کی روایت میں ہے:) آسمانوں اور زمین کے ربّ! اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا، اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔‘‘ (اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی پیشانی مبارک پر پھیرتے اور فرماتے: ﴿بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَانُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ﴾ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے، اے اللہ! میرے غم و حزن کو دور فرما دے)۔‘‘

(اس حدیث کو امام طبرانی، ابو نعیم اور ابن السنی نے روایت کیا ہے نیز امام ہیثمی نے فرمایا: امام طبرانی کی دو اسناد میں سے ایک سند کے رجال ثقہ ہیں۔)

○ ’’حضرت زید بن ارقم ؓ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ○ وَالْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے○) تین مرتبہ پڑھے تو اسے پورے پیمانے کے ساتھ اجر عطا کیا جاتا ہے۔‘‘

(اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔)

○ ’’ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو متعدد بار اپنی نماز کے آخر میں سلام پھیرتے وقت یہ دعا پڑھتے سنا: ﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ○ وَالْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے○)۔‘‘ (اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کے بعد یہ پڑھا: ﴿سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ (اللہ تعالیٰ جو کہ عظمت والا ہے اس کی ذات (ہر عیب و نقص سے) پاک ہے، اور اسی کی حمد کے ساتھ (ہر چیز کا وجود ہے) اور نیکی کرنے کی طاقت اور توفیق نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔) تو وہ (اپنی نشست سے) اٹھنے سے (قبل) بخشا جائے گا۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا اور ’’تین مرتبہ‘‘ کے لفظ کا اضافہ کیا، اور امام بزار نے بھی اسے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے فرمایا اور مذکورہ الفاظ بھی بزار کے ہیں، اور ابن ابی حاتم نے بھی اسے روایت کیا ہے اور کسی راوی پر جرح نہیں کی اور امام منذری نے فرمایا: اسے امام بزار نے ابو زہراء سے، حضرت انس ؓ کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس کی سند امام ابو زہراء تک عمدہ ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اسے بزار نے امام ابو زہراء سے بواسطہ حضرت انس ؓ روایت کیا ہے اور ابو زہراء کے متعلق میں جرح و تعدیل نہیں جانتا اور اس حدیث کے باقی رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ’’حضرت ابو امامہ ؓ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعائیں کیں، روزِ قیامت اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی: ﴿اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَ دَارِهٖ﴾ (اے اللہ! محمد

مصطفیٰ ﷺ کو مقامِ وسیلہ عطا فرما، اور اپنے برگزیدہ بندوں میں ان کی محبت رکھ دے اور تمام جہانوں میں ان کا درجہ قائم فرما اور مقربین میں ان کے گھر کا ذکر جاری فرما دے (آمین)۔' (اسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔)

○ ''امام ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (اس آیت مبارکہ میں) فرمایا: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ○﴾ (اور آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلے○ اور رات کے بعض اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی○) اسی لئے حدیث میں فرض نمازوں کے بعد تسبیح، تحمید اور تکبیر کے مستحب ہونے کا بیان ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تکبیر کی (بلند) آوازوں سے ہمیں معلوم ہو جاتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ختم فرما چکے ہیں۔''

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ.

(النساء، ٤: ١٠٣)

''پھر اے (مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو۔''

٢. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ○ (الأعراف، ٧: ٢٠٥)

''اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکرِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ○''

٣. وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ (الأنفال، ٨: ٤٥)

''اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ○''

٤. اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ○ (الرعد، ١٣: ٢٨)

''جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے○''

٥. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا○

(الأحزاب، ٣٣: ٤١، ٤٢)

''اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو○''

⊙

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

﴿فرض نمازوں کے بعد کی دعاؤں کا بیان﴾

⊙

○ ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں (کی گئی دعا) اور فرض نمازوں کے بعد (کی گئی دعا جلد قبول ہوتی ہے)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور عبد الرزاق نے بیان کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ''حضرت عمرو بن میمون الْأَوْدِي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادوں کو ان کلمات کی یوں تعلیم دیا کرتے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے: بیشک رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے (آپ ﷺ فرماتے:) ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ﴾ (اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ذلت کی زندگی کی طرف لوٹائے جانے (یعنی بڑھاپے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) (حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب (بن سعد) رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق فرمائی۔''

(یہ حدیث امام بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔)

○ ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سلام پھیرنے کے بعد ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

وَالْإِكْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، اے جلالت و بزرگی کے مالک! تو پاک ہے) پڑھنے کی مقدار کے برابر تشریف فرما ہوتے۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ امام ترمذی نے فرمایا: اس باب میں حضرت ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابو سعید، ابو ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت خالد الحذاء نے بھی حضرت عائشہ سے مروی حضرت عبد اللہ بن الحارث سے عاصم کی مثل یہ حدیث بیان کی ہے۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلَى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔) اور حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے: ﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے)۔''

○ ''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

نماز اور سجدہ میں یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے لئے نور کر دے یا فرمایا: مجھے (سراپائے) نور بنا دے۔‘‘

(یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

○ ’’ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یوں فرماتے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری آنکھوں میں نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے سامنے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے اور میرے اندر نور کر دے اور میرے لئے عظیم نور کر دے۔‘‘

(اسے امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ لِي نُوْرًا فِي قَلْبِي، وَنُوْرًا فِي قَبْرِي، وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِي، وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِي، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِي، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِي، وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِي، وَنُوْرًا فِي سَمْعِي، وَنُوْرًا فِي بَصَرِي، وَنُوْرًا فِي شَعْرِي، وَنُوْرًا فِي بَشَرِي، وَنُوْرًا فِي لَحْمِي، وَنُوْرًا فِي دَمِي، وَنُوْرًا فِي عِظَامِي. اَللّٰهُمَّ، أَعْظِمْ لِي نُوْرًا، وَأَعْطِنِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا .....

’’اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری قبر میں، میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں، میرے اوپر اور میرے نیچے، نور ہی نور کر دے۔ اے اللہ! میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے گوشت، میرے

خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور کر دے۔ اے اللہ! میرے لئے عظیم نور کر دے۔ مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور بنا دے۔‘‘

(اسے امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔‘‘ (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

○ ’’اور امام عسقلانی نے ’فتح الباری‘ میں فرمایا: اس بارے میں مختلف روایات ہیں کہ کیا آپ ﷺ ایسا سلام سے پہلے فرماتے یا سلام پھیرنے کے بعد، سو امام مسلم کی روایت میں ہے کہ پھر آخری چیز جو آپ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان فرماتے وہ یہ ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ میرے وہ گناہ جو میں نے آگے بھیج دیئے اور جو میں پیچھے چھوڑ آیا اور وہ گناہ جو میں نے چھپ کر کیے، اور جن میں حد سے بڑھ گیا اور جو گناہ میں نے اعلانیہ کئے اور وہ گناہ جو مجھ سے زیادہ تو جانتا ہے (سب) بخش دے۔ بے شک تو ہی آگے لانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) اور امام مسلم ہی کی ایک روایت ہے۔ جب آپ ﷺ سلام پھیر لیتے تو یوں فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ ...... الخ۔ ان دونوں روایتوں کے درمیان تطبیق دوسری روایت کے ارادۂ سلام پر محمول کر کے کی جائے گی کیونکہ دونوں طرق کا مخرج (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس) ایک ہی ہے۔ اور اسی حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ان الفاظ کے ساتھ وارد کیا ہے کہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ

ہو جاتے اور سلام پھیر لیتے (تو یہ دعا فرماتے)۔ اور یہ اس چیز میں ظاہر ہے کہ یہ سلام کے بعد ہے، اور یہاں اس چیز کا بھی احتمال ہے کہ آپ ﷺ ایسا سلام پھیرنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی فرماتے ہوں۔"

○ "حضرت ابو بکر الصدیق ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِي إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا۔ گناہ صرف تو ہی بخشتا ہے۔ مجھے اپنی بارگاہ سے بخشش عطا فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے)۔" (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ "حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا ...... اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی بغیر آزمائے اپنے پاس بلا لے)۔"

(اسے امام ترمذی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔)

○ "حضرت شداد بن اوس ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز میں (یہ) دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَأَسْأَلُکَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا

وَأَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ﴾ (اے میرے پروردگار! میں ہر کام میں تجھ سے استقامت اور ہدایت پر عزیمت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری نعمت پر شکر ادا کرنے اور تیری احسن طریقے سے تیری عبادت کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے قلب سلیم اور سچ بولنے والی زبان کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر اس برائی سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔ اور میں تجھ سے ہی مغفرت اور بخشش مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے)۔"

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی نے مذکورہ الفاظ میں، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے اور امام ابن حجر نے بھی 'نتائج الأفکار' میں اسے حسن قرار دیا ہے۔)

○ "حضرت معاذ بن جبل ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے (اپنی جان سے بڑھ کر) محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَعِنِّي عَلَى ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ﴾ (اے اللہ! تیرا ذکر، تیرا شکر اور احسن طریقے سے تیری عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما)۔"

(اسے امام ابو داود، نسائی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح کہا ہے۔)

○ "حضرت ازرق بن قیس ؓ کا بیان ہے کہ ایک (صحابی) امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کی کنیت حضرت ابو رمثہ ؓ تھی، انہوں نے فرمایا: میں نے یہ نماز یا اس جیسی نماز حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی ہے۔ (پھر انہوں نے اس نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے) فرمایا: حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پہلی صف میں دائیں جانب

کھڑے تھے اور ایک آدمی نماز کی تکبیر اولیٰ میں آ شامل ہوا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھا کر دائیں جانب سلام پھیرا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی ہم نے دیکھی۔ پھر ایسے ہی مڑے جیسے ابو رمثہ مڑے ہیں یعنی وہ خود۔ تو جو شخص تکبیر اولیٰ میں آ کر شامل ہوا تھا کھڑا ہو کر دوگانہ پڑھنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف جھپٹے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا پھر فرمایا: بیٹھ جاؤ کیونکہ اہلِ کتاب صرف اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ ان کی نمازوں کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نگاہ مبارک اٹھا کر انہیں دیکھا اور فرمایا: اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کہنے کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔"

(اس حدیث کو امام ابو داود، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ "حضرت ابو صالح نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں تشہد پڑھتا ہوں اور یہ کہتا ہوں: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) لیکن مجھے آپ کی اور حضرت معاذ کی دعا کا پتہ نہیں لگتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم بھی اسی کے اردگرد دعا مانگتے ہیں۔"

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔)

○ "حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو (یہ) دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ

الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! مجھے بخش دے اور جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں گا اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو اعلانیہ کیا اور جو میں نے اِسراف کیا جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے (سب بخش دے۔) تو آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)۔"

(اس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔)

○ "مروان سے روایت ہے کہ ان کی موجودگی میں حضرت کعب (احبار) رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھایا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو چیر دیا! ہم نے تورات میں (یہ لکھا) پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داود علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ (اے اللہ! وہ دین جس سے میرا بچاؤ ہے اسے درست فرما دے اور میری دنیا، جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما۔ اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے انتقام سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور تیری ہر طرح کی گرفت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور مال دار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔) مروان نے کہا کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہیں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا فرما لیتے تو آپ ﷺ بھی یہ کلمات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔"

(اس حدیث کو امام نسائی، ابن خزیمہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے مختصر نماز پڑھائی بعض لوگوں نے عرض کیا: آپ نے ہلکی یا مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کے باوجود کہ میں نے اپنی نماز میں بعض دعائیں پڑھیں جنہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گیا عطا نے کہا وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا۔ اور ان سے وہ دعا دریافت کی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتایا کہ وہ دعا یہ تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُکَ خَشْيَتَکَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُکَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُکَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُکَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُکَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُکَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُکَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِکَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِکَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم غیب اور تیری وہ قدرت، جو تجھے مخلوقات پر ہے، کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں ۔تو جب تک میرے لئے زندگی کو اچھا اور بہتر سمجھے مجھے زندہ رکھ اور جب تو میرے لئے موت کو بہتر سمجھے تو مجھے موت عطا کر دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ظاہر اور باطن میں تیری خشیت کا طلبگار ہوں اور تجھ سے خوشی اور غمی ہر دو حالتوں میں حکمت سے لبریز سچ بولنے کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے فقر وغناء ہر دو حالتوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ اور میں تجھ سے تیرے فیصلوں پر تیری رضا مندی کا طالب ہوں اور تجھ سے موت کے بعد راحت اور آسائش کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے بغیر نقصان اور گمراہ کن فتنہ کے تیرے دیدار کی لذت اور شوقِ ملاقات و حاضری کا طلب گار

ہوں۔ اور اے اللہ! میں اس مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں جس پر صبر نہ ہو سکے اور اس فساد سے جو انسان کو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زیبائش سے آراستہ فرما اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے)۔''

(اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اور امام شوکانی نے فرمایا: اس کی سند کے رجال ثقہ ہیں۔)

○ ''حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے علمِ نافع، رزقِ حلال اور عملِ مقبول کا سوال کرتا ہوں)۔'' (اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی بندہ (مومن) ہر نماز کے بعد اپنی ہتھیلیاں (دعا کے لئے) پھیلاتا ہے پھر یہ کہتا ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِلٰهِي، وَإِلٰهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ، وَإِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ أَسْأَلُکَ أَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِي فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِيْنِي، فَإِنِّي مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِي بِرَحْمَتِکَ، فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وَتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ﴾ (اے میرے اللہ! اے میرے اور حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے معبود اور حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما کیونکہ میں مجبور ہوں اور تو مجھے میرے دین میں محفوظ رکھ کیونکہ میں آزمائش میں ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے حصہ وافر عطا فرما کیونکہ میں گنہگار ہوں اور مجھ سے فقر کو دور فرما کیونکہ میں ایک مسکین ہوں۔) تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے کہ اُس کے ہاتھوں کو ناکام واپس نہیں لوٹاتا۔''

(اس حدیث کو امام ابن السنی، ابن عساکر، دیلمی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی (تو دیکھا کہ) آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنتا: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَذُنُوبِي كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَأَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال و اخلاق کی طرف رہنمائی عطا فرما، بیشک نیک اعمال و اخلاق کی طرف ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور بُرے اعمال و اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا)۔''

(اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی فرض نماز یا نفل نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو ان کلمات سے دعا فرماتے ہوئے سنا جن میں آپ ﷺ کوئی کمی بیشی نہیں فرماتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں:) ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ، اَللّٰهُمَّ أَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے میرے اللہ! میری خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت اور طاعت کے لئے) ہشاش بشاش کر دے اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال و اخلاق کی رہنمائی عطا فرما۔ پس بیشک تیرے سوا ان نیک اعمال کی رہنمائی کوئی نہیں کرتا اور نہ ہی تیرے سوا برے اعمال و اخلاق سے کوئی بچاتا ہے)۔''

(اسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔)

○ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں (نماز میں) حضور نبی

اکرم ﷺ کے عین پیچھے کھڑا ہوا کرتا تھا۔ سو جب آپ ﷺ سلام پھیرتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِي آخِرَهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِيمَ عَمَلِي رِضْوَانَكَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ﴾ (اے میرے اللہ! میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے، اے میرے اللہ! میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر، اے میرے اللہ! میرے دنوں میں سے بہترین دن اسے بنا جس دن میں تیرے ساتھ ملاقات کروں)۔''

(اس حدیث کو امام طبرانی، ابن السنی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ الْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالْجَوَازَ مِنَ النَّارِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی اور تیری مغفرت کو ثابت کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے ہر نیکی کے اجر اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت میں کامیابی اور (دوزخ کی) آگ سے درگزر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرا کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر یہ کہ تو نے اسے بخش دیا ہو، اور نہ ہی کوئی غم چھوڑ مگر یہ کہ تو نے مجھے اس سے نجات دلا دی ہو اور کوئی ایسی حاجت نہ چھوڑ جسے تو نے پورا نہ کر دیا ہو)۔''

(اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں)۔'' اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

''حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تو اپنا رخ ہماری طرف موڑ کر فرماتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے

علاوہ کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں)۔''

(اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ''امام عبد بن حمید، امام ابن جریر، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ کی تفسیر میں متعدد طرق سے یہ روایت کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے: ''اے محبوب! جب آپ نماز سے فارغ ہوجائیں تو دعا میں مشغول ہوجایا کریں اور اللہ تعالیٰ سے مانگا کریں اور اسی کی طرف (کامل یکسوئی سے) راغب ہوا کریں۔''

(اسے امام ابن جریر طبری، سیوطی اور بیضاوی نے ذکر کیا ہے۔)

○ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ﴾ یعنی جب آپ نماز سے فارغ ہوجائیں ﴿فَانْصَبْ﴾ تو دعا میں مشغول ہوجائیں ﴿وَإِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾ اور سوال کرنے میں اپنے رب کی طرف ہی راغب ہوا کریں۔''

(اسے امام سیوطی نے ذکر کیا اور فرمایا: امام ابن ابی الدنیا نے اسے اپنی کتاب 'الذکر' میں روایت کیا ہے۔)

○ ''امام عبد الرزاق اور امام عبد بن حمید، امام ابن جریر اور امام ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو دعا میں مشغول کرلیں۔''

(اسے امام سیوطی اور جصاص نے ذکر کیا ہے۔)

○ ''حضرت قتادہ، ضحاک اور مقاتل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ جب آپ ﷺ فرض نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو اپنے رب کی طرف دعا کرنے میں مشغول کریں اور سوال کرنے (یعنی مانگنے) میں اسی کی طرف راغب ہوں وہ آپ کو عطا فرمائے گا۔''

(اسے امام فخر الدین رازی، بغوی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔)

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ ط أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ○

(البقرة، ٢: ١٨٦)

''اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیں ○''

٢. فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ وَإِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ○

(الم نشرح، ٩٤: ٧-٨)

''پس جب آپ (تعلیمِ اُمت، تبلیغ و جہاد اور ادائیگیِ فرائض سے) فارغ ہوں تو (ذکر و دعا میں خوب) محنت فرمایا کریں ○ اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جایا کریں ○''

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

﴿سفر اور اس سے متعلقہ دعائیں﴾

⊙

○ ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کہیں سفر پر تشریف لے جانے کے لیے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو آپ ﷺ تین بار 'اللہ اکبر' فرماتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ [الزخرف، ۴۳: ۱۳-۱۴] اَللّٰهُمَّ، إِنَّا نَسْأَلُکَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ، هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ﴾ (پاک ہے وہ ذات جس نے اِس کو ہمارے تابع کر دیا حالاں کہ ہم اِسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت سمیٹ دے، اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے اور ہمارے بعد ہمارے گھر میں نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے، رنج وغم سے اور اپنے اہل اور مال کے برے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔) اور جب آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہ دعا پڑھتے اور ان میں ان کلمات کا اضافہ کرتے: ﴿آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ﴾ (ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ سے توبہ کرنے والے ہیں، اس کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں)۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو سفر کی تکلیفوں، بری چیزوں کے دیکھنے، برے انجام، راحت

کے بعد تکلیف، مظلوم کی بد دعا سے، اور اہل عیال اور مال میں برے انجام سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور مالک نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اُونچی جگہ پر تین دفعہ تکبیر (اللہ اکبر) کہتے۔ پھر یوں فرمایا کرتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم (عاجزی سے تیری بارگاہ میں) آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دی)۔'' (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو اونٹنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ، اصْحَبْنَا بِنُصْحِکَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ، اَللّٰهُمَّ، ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ﴾ (اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا نگہبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارا سفر آسان فرما دے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی، مالک، احمد اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اُس کا ہاتھ پکڑتے اور جب تک وہ نہ چھوڑتا آپ ﷺ اُس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے: ﴿أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ﴾ (میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)۔''

(اِسے امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ''اور ایک روایت میں حضرت سالم سے روایت ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے: میرے قریب آؤ میں تمہیں اسی طرح رخصت کروں جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں رخصت کیا کرتے تھے۔ پھر آپ وہی کلمات ادا فرماتے: ﴿أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ﴾ (میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ حضرت موسیٰ بن وردان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس انہیں الوداع کرنے کے لئے آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے چچا زاد! کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھاؤں جو مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے سکھائی تھی جو میں الوداع کے موقع پر کہا کروں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: یوں کہوں: ﴿أَسْتَوْدِعُكَ اللهَ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ﴾ (میں تجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں، جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں)۔'' (اسے امام نسائی، ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے تین دفعہ اللہ اکبر، تین دفعہ الحمد للہ، تین دفعہ سبحان اللہ اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ پڑھا۔ پھر تھوڑے سے جھکے اور مسکرائے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: جو شخص اپنی سواری پر سوار ہوتے ہوئے اس طرح کرتا ہے جیسے میں نے کیا ہے تو اللہ ﷻ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اسی طرح مسکراتا ہے جیسے میں مسکرایا ہوں۔''

(اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زاد راہ عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى﴾ (اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زاد راہ عطا فرمائے۔) اس نے عرض کیا: حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿وَغَفَرَ ذَنْبَكَ﴾ (اور اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے۔) اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اور زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ﴾ (اور تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کر دے)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن خزیمہ، دارمی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام مقدسی نے بھی فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہو، جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ

عَلَيْهِ السَّفَرَ﴾ (اے اللہ! اِس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اِس کے لیے سفر کو آسان فرما دے)۔"

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت خولہ بنت حکیم السلمیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے (ٹھہرے) اور یہ دعا کرے: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ (میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں۔) تو جب تک وہ شخص اس جگہ سے روانہ نہیں ہوگا اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی۔''

(اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، مالک اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ''حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی قراءت کو، جب وہ مسجد نبوی میں امامت کروا رہے ہوتے تھے، ابوجہم کے گھر سے سنا کرتے تھے۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے سمندر کو چیرا! بے شک حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی ایسی بستی دیکھتے جس میں داخل ہونا چاہتے ہوں تو اسے دیکھتے وقت یہ دعا پڑھتے: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا﴾ (اے ساتوں آسمانوں اور جس پر وہ سایہ فگن ہیں کے ربّ! اور اے ساتوں زمینوں اور جو کچھ وہ اٹھائی ہوئی ہیں کے ربّ! اور اے شیاطین اور جو کچھ انہوں نے گمراہی کی کے

ربّ! اور اے ہواؤں اور جو وہ غبار اڑاتی ہیں کے ربّ! بے شک ہم تجھ سے اس گاؤں اور اس کے اندر رہنے والوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں۔ اور تجھ سے اس گاؤں اور اُس کے اہلیان کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔) اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے "الذی فلق البحر لموسی" کی قسم کھائی کیونکہ یہ داود علیہ السلام کی دعائیں تھیں جب وہ دشمن کو دیکھتے (تو یہ دعا پڑھتے)۔"

(اس حدیث کو امام نسائی، ابن خزیمہ، بزار اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کرتے اور رات آ پڑتی تو آپ ﷺ فرماتے: ﴿يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللهُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ﴾ (اے زمین! میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے۔ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں تیری برائی سے اور اُن چیزوں کی برائی سے جو تیرے اندر ہیں اور جو (چیزیں) تیرے اندر پیدا کی گئی ہیں اُن کی برائی سے، اور جو مخلوق تیرے اندر چلتی ہے اُن (سب) کے شر سے میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں، اور شیر، سانپ، بچھو وغیرہ کالی چیزوں سے اور شہر کے رہنے والوں، جننے والوں اور جن کو جنا گیا اُن (سب) کی برائی سے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

(اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١۔ سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۝ (الزخرف، ٤٣: ١٢-١٤)

''پاک ہے وہ ذات جس نے اِس کو ہمارے تابع کر دیا حالاں کہ ہم اِسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے○ اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں○''

۲. وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (هود، ١١:٤١)

''اور نوح (علیہ السلام) نے کہا: تم لوگ اس میں سوار ہو جاؤ اللہ ہی کے نام سے اِس کا چلنا اور اِس کا ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا رب بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے○''

⊙

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

﴿کھانے، پینے کی دعائیں﴾

⊙

○ ''حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں لڑکپن میں حضور نبی اکرم ﷺ کے زیرِ کفالت تھا (کھانا کھانے کے دوران) میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف گھومتا رہتا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: برخودار! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقہ سے کھاتا ہوں۔'' (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھی: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ﴾ (تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ (کھانا) کھلایا اور بغیر ہمت اور قوت کے مجھے یہ عطا کیا۔) تو اس کے اگلے (اور پچھلے) تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(اسے امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ، ابو یعلی اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ بسم اللہ پڑھے۔ اور اگر شروع میں بھول جائے تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: ﴿بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهٖ وَآخِرِهٖ﴾ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے اول میں بھی اور اس کے آخر میں بھی۔) اور اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ چھ صحابہ کرام کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اس نے دو لقموں میں وہ سارا کھانا کھا لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو (یہ کھانا) تم سب کو کافی ہوتا۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ''حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی چیز تناول فرماتے یا نوش فرماتے تو (اُس کے بعد) یہ کلمات ادا فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ﴾ (تمام حمد و ستائش اس اللہ کے لیے ہے کہ جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''صحابیٔ رسول ﷺ حضرت اُمیہ بن مخشی ؓ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ وہ کھاتا رہا یہاں تک کہ صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا۔ جب اُسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا تو (اسے بسم اللہ پڑھنا یاد آ گیا) اس نے کہا: ﴿بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ﴾ (میں کھانے کا آغاز و اختتام اللہ تعالیٰ کے نام سے کرتا ہوں۔) تو حضور نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس کے ساتھ مسلسل کھا رہا تھا لیکن (یاد آ جانے پر) جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو جو کچھ اس (شیطان) کے پیٹ میں گیا تھا اس نے قے کر دی۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور بخاری نے 'التاريخ الكبير' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اور امام مقدسی نے فرمایا: اس حدیث کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔)

○ ''حضرت عبد الرحمٰن بن جبیر ؓ روایت کرتے ہیں کہ انہیں ایک صحابی نے جنہوں نے آٹھ سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی بتایا کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: جب بھی آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ

بسم اللہ پڑھتے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَطْعَمْتَ وَأَسْقَيْتَ وَأَغْنَيْتَ وَأَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ وَأَحْيَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا أَعْطَيْتَ﴾ (اے اللہ! تو نے کھلایا، تو نے پلایا، تو نے بے نیاز کیا اور تو نے مالا مال کیا، تو نے ہدایت دی، اور تو نے زندہ کیا، سو جو کچھ تو نے عطا کیا اس پر تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں)۔''

(اس حدیث کو امام احمد، نسائی نے 'السنن الكبرى' میں اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔)

○ ''حضرت ابو اُمامہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنا دستر خوان اُٹھاتے (یعنی جب کھانے سے فارغ ہو جاتے) تو زبانِ حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا﴾ (اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں جو کثرت سے پاکیزہ، بابرکت (ذات) ہے۔ اے ہمارے رب! ایسی تعریف نہیں جو کفایت نہ کرے اور نہ ایسی جس کے کرنے کی ہمیں حاجت نہ ہو)۔''

(اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ''اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت ابو اُمامہ ؓ سے یہ الفاظ بھی مروی ہیں: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ﴾ (اس اللہ کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے کھلا پلا کر ہمیں سیراب کیا۔ ایسی تعریفیں نہیں جو ایک بار کرنے کے بعد ختم ہو جائیں یا جس کے بعد ناشکری کی جائے۔) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے یہ دعا بھی فرمائی: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا﴾ (اس اللہ کے لئے سب تعریفیں ہیں جو ہمارا رب ہے۔ اے ہمارے رب! ایسی تعریفیں جو کبھی ختم نہ ہوں، ایک بار ہو کر کبھی نہ رکنے والی تعریفیں اور نہ ایسی تعریفیں جن کی حاجت نہ رہے)۔''

(اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن بسر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے والد کے پاس (مہمان بن کر) تشریف لائے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا، پنیر اور برنی کھجور کا حلوہ پیش کیا، آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا...... پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک مشروب لایا گیا، آپ ﷺ نے اسے پی کر دائیں جانب والے کو دے دیا، پھر (آپ ﷺ کی روانگی کے وقت) میرے والد نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے، آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ﴿اللّٰهُمَّ بَارِکْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ﴾ (اے اللہ! تو نے انہیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما، ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما)۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ○

(البقرة، ٢: ٦٠)

''(ہم نے فرمایا:) اللہ کے (عطا کردہ) رزق میں سے کھاؤ اور پیو لیکن زمین میں فساد انگیزی نہ کرتے پھرو○''

٢. وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ط وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ○ (الأنعام، ٦: ١١٩)

''اور تمہیں کیا ہے کہ تم اس (ذبیحہ) سے نہیں کھاتے جس پر (ذبح کے وقت)

اللہ کا نام لیا گیا ہے (تم ان حلال جانوروں کو بلاوجہ حرام ٹھہراتے ہو؟) حالاں کہ اس نے تمہارے لیے ان (تمام) چیزوں کو تفصیلاً بیان کر دیا ہے جو اس نے تم پر حرام کی ہیں، سوائے اس (صورت) کے کہ تم (محض جان بچانے کے لیے) ان (کے بقدرِ حاجت کھانے) کی طرف انتہائی مجبور ہو جاؤ (سو اب تم اپنی طرف سے اور چیزوں کو مزید حرام نہ ٹھہرایا کرو)۔ بے شک بہت سے لوگ بغیر (پختہ) علم کے اپنی خواہشات (اور من گھڑت تصورات) کے ذریعے (لوگوں کو) بہکاتے رہتے ہیں، اور یقیناً آپ کا رب حد سے تجاوز کرنے والوں کو خوب جانتا ہے○''

٣. يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ○ (الأعراف، ٧: ٣١)

''اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (پہن) لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا○''

٤. كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا ۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○ (الطور، ٥٢: ١٩)

''(اُن سے کہا جائے گا) تم اُن (نیک) اعمال کے صلہ میں جو تم کرتے رہے تھے خوب مزے سے کھاؤ اور پیو○''

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

﴿نیا لباس پہننے یا کسی اور کو پہنا دیکھ کر پڑھنے کی دعائیں﴾

⊙

○ ''حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نیا لباس پہن کر یہ دعا پڑھے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي﴾ (اللہ تعالیٰ کی ذات لائقِ ستائش ہے جس نے مجھے لباس پہنایا کہ میں اس سے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔) پھر (اگر طاقت رکھے تو) پرانے کپڑے صدقہ کر دے تو وہ زندگی بھر اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمایت، حفاظت اور پردے میں رہے گا۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے مثلاً عمامہ، کرتہ یا چادر، پھر دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، لَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُکَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ﴾ (یا اللہ! تمام حمد و ثناء تیرے لیے ہی ہے، تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ نیز اس کے شر اور جس کے لئے یہ بنایا گیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے لباس پہننے کے بعد یہ دعا پڑھی: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ﴾ (تمام تعریفات اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ

(لباس) پہنایا اور بغیر ہمت اور قوت کے مجھے یہ عطا کیا۔) تو اس کے اگلے، پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(اسے امام ابو داود، ابن ماجہ، دارمی، ابو یعلی اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک سفید (اُجلی) قمیص میں دیکھا تو فرمایا: تمہارا یہ کپڑا دھلا ہوا ہے یا نیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ! نیا) نہیں ہے بلکہ دھلا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿اِلْبَسْ جَدِيْدًا، وَعِشْ حَمِيْدًا، وَمُتْ شَهِيْدًا﴾ (نیا کپڑا پہنو، اچھی زندگی گزارو، اور شہادت کی موت عطا ہو)۔''

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی دونوں نے صحیح حدیث کے راویوں سے بیان کیا ہے۔)

○ اور امام احمد اور عبد الرزاق نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''(راوی بیان کرتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) یہ بھی فرمایا: ﴿وَيَرْزُقُکَ اللّٰهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ (اور اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے)۔''

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

(الأعراف، ٧:٢٦)

''اے اولادِ آدم! بے شک ہم نے تمہارے لیے (ایسا) لباس اتارا ہے جو

تمہاری شرمگاہوں کو چھپائے اور (تمہیں) زینت بخشے اور (اس ظاہری لباس کے ساتھ ایک باطنی لباس بھی اتارا ہے اور وہی) تقویٰ کا لباس ہی بہتر ہے۔ یہ (ظاہر و باطن کے لباس سب) اللہ کی نشانیاں ہیں تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۝“

۲● يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۝ (الأعراف، ۷:۳۱)

”اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (پہن) لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۝“

چھ لاکھ دُرُودِ شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

شیخ الدلائل سید علی بن یوسف مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو اس درود شریف ہر روز ہزار بار پڑھے گا وہ دونوں جہاں میں سعادت مند ہوگا۔ اس درود کو صلوٰت السعادت کہتے ہیں۔ نسخہ صحیحہ دلائل الخیرات صـ۳

﴿نیا چاند دیکھنے کی دعائیں﴾

○ ”حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ﴾ (اے میرے اللہ! اس چاند کا طلوع ہونا ہمارے لیے امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا۔ (اے چاند) میرا اور تیرا ربّ اللہ ہی ہے)۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ، أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللهُ﴾ (اللہ اکبر، اے اللہ! اس چاند کا طلوع ہونا ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام اور اس چیز کی توفیق کا ذریعہ بنا جس پر ہمارا ربّ راضی ہوتا ہے اور اسے پسند فرماتا ہے۔ (اے چاند!) ہمارا اور تیرا رب اللہ ہی ہے)۔“

(اس حدیث کو امام دارمی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ﴾ (بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں (اے چاند!) جس نے تجھے پیدا کیا) پھر فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا﴾ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پچھلے مہینے کو لے گیا اور اس (نئے) مہینے کو لے آیا)۔“

(اس حدیث کو امام ابو داود، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ، وَمِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور تقدیر کے شر اور حشر کے برے انجام سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔)

○ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُوْرَهُ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر، فتح، نصرت اور نور کا سوال کرتا ہوں اور ہم اس کے بعد (آنے) والے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں)۔''

(اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''اور ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نیا چاند دیکھ کر یہ دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَطُهُوْرَهُ وَرِزْقَهُ وَنُوْرَهُ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس ماہ کی خیر، فتح، نصرت، برکت، طہارت، رزق اور نور کا سوال کرتا ہوں)۔''

(اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب (نیا) چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَرُشْدٍ. وَآمَنْتُ بِاللهِ الَّذِي خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ﴾ (اے اللہ! اس چاند کو برکت والا اور رشد و

ہدایت والا چاند بنا۔ اور میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جس نے (اے چاند!) تجھے بھی پیدا کیا اور متناسب بنایا، پھر (اس) اللہ نے بڑھا (کر محکم وجود بنا) دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے)۔''

(اس حدیث کو امام ابن السنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں احمد بن عیسیٰ لخمی راوی کو میں نہیں جانتا جبکہ اس کے بقیہ تمام رجال ثقہ ہیں۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام سال یا مہینے کے شروع ہونے کے لئے یہ دعا سیکھتے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَرِضْوَانٍ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَجَوَازٍ مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! اس مہینے کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام، رحمٰن کی رضا اور شیطان سے چھٹکارے کے ساتھ شروع فرما)۔''

(اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح حدیث کی شرط پر موقوف ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔)

○ ''اور ایک روایت میں حضرت عثمان بن ابی عاتکہ اپنے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نئے چاند کو دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ﴾ (اے اللہ! اس ماہ کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام، سکون، عافیت اور رزق حسن کے ساتھ شروع فرما)۔''

(اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''اور ایک روایت میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ہشام بن حسان سے پوچھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جب چاند کو دیکھتے تھے تو کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ وہ یوں کہا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْهُ شَهْرَ بَرَكَةٍ

وَنُوْرٍ وَّاَجْرٍ وَمُعَافَاةٍ، اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ قَاسِمٌ بَيْنَ عِبَادِکَ فِيْهِ خَيْرًا فَاقْسِمْ لَنَا فِيْهِ مِنْ خَيْرِ كَمَا قَسَمْتَ فِيْهِ بَيْنَ عِبَادِکَ الصَّالِحِيْنَ﴾ (اے اللہ! اس ماہ کو (ہمارے لئے) برکت، نور، اجر اور بخشش کا ماہ بنا، اے اللہ! تو اس ماہ میں اپنے بندوں کے لئے خیر تقسیم فرمانے والا ہے، تو اس میں ہمارے لئے بھی خیر کی خیرات رکھ دے جیسا کہ تو نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے رکھی)۔"

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابن سرایا نے روایت کیا ہے۔)

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّة

١• يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ط قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ط

(البقرہ، ٢: ١٨٩)

"(اے حبیب!) لوگ آپ سے نئے چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، فرما دیں یہ لوگوں کے لیے اور ماہِ حج (کے تعین) کے لیے وقت کی علامتیں ہیں۔"

٢• هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ط مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالْحَقِّ ج يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ○

(یونس، ١٠: ٥)

"وہی ہے جس نے سورج کو روشنی (کا منبع) بنایا اور چاند کو (اس سے) روشن (کیا) اور اس کے لیے (کم و بیش دکھائی دینے کی) منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور (اوقات کا) حساب معلوم کر سکو، اور اللہ نے یہ (سب کچھ) نہیں پیدا فرمایا مگر درست تدبیر کے ساتھ، وہ (ان کائناتی حقیقتوں کے ذریعے اپنی خالقیت، وحدانیت اور قدرت کی) نشانیاں ان لوگوں کے لیے تفصیل سے واضح فرماتا ہے جو علم رکھتے ہیں○"

٣• وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ فِیْ فَلَکٍ يَّسْبَحُوْنَ○

(الأنبیاء، ٢١: ٣٣)

"اور وہی (اللہ) ہے جس نے رات اور دن کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو (بھی)، تمام (آسمانی کرّے) اپنے اپنے مدار کے اندر تیزی سے تیرتے چلے جاتے ہیں○"

٤• وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ط لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ○

(فصلت، ٤١: ٣٧)

"اور رات اور دن اور سورج اور چاند اُس کی نشانیوں میں سے ہیں، نہ سورج کو سجدہ کیا کرو اور نہ ہی چاند کو، اور سجدہ صرف اللہ کے لیے کیا کرو جس نے اِن (سب) کو پیدا فرمایا ہے اگر تم اسی کی بندگی کرتے ہو○"

بلغ العلى بكماله
كشف الدجى بجماله
حسنت جميع خصاله
صلوا عليه وآله

﴿بازاروں اور دیگر مقاماتِ غفلت میں داخلے کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں اور اَذکار﴾

⊙

○ ''حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہو اور یہ کلمات کہے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے، وہی لائق ستائش ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ اسی کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس سے دس لاکھ برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ نیز امام منذری نے فرمایا: اسے امام ابن ماجہ، ابن ابی دنیا اور حاکم نے روایت کیا اور ان سب نے صحیح قرار دیا ہے۔)

○ ''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی فضول باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے: ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ (یا اللہ! میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔) تو ان فضول باتوں سے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷺ نے فرمایا: کچھ الفاظ ایسے ہیں کہ جنہیں کوئی اپنی مجلس سے اٹھتے وقت تین دفعہ پڑھتا ہے تو وہ الفاظ اس کی طرف سے کفارہ ہو جاتے ہیں اور انہیں کوئی بھلائی کی مجلس یا مجلس ذکر میں کہتا ہے تو وہ اس کے لئے تصدیق کی مہر ہو جاتے ہیں جیسے کسی تحریر پر مہر لگائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں: ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ (اے اللہ! تو پاک ہے اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت جبیر بن مطعم ﷺ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مجلس ذکر میں یہ دعا پڑھی: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ (اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اے اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔) گویا اس کے ذکر پر مہر لگ گئی اور جس شخص نے اسے کسی فضول مجلس میں پڑھا اس کے لئے یہ کفارہ بن گئی۔''

(اسے امام نسائی، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ حاکم نے اسے امام مسلم کی شرائط پر صحیح کہا ہے۔ نیز امام منذری نے فرمایا: اسے امام نسائی اور طبرانی دونوں نے صحیح حدیث کے رجال سے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (اپنی) زندگی کے آخری ایام میں تھے کہ صحابہ کرام ﷺ نے آپ کے ساتھ ایک نشست کی۔ آپ ﷺ نے

اٹھتے وقت یہ دعا پڑھی: ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (اور تعلیم امت کے لئے اس دعا میں یہ الفاظ ہیں کہ امتی یوں کہے: اے اللہ!) میں نے غلطی کی ہے اور میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔) ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دعا آپ نے پہلی دفعہ فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: اے محمد (ﷺ)! یہ کلمات مجلس کا کفارہ ہیں۔''

(اس حدیث کو امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔ نیز امام منذری نے فرمایا: اس کی سند جید ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (جنگ سے) بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہنے والے کے قائم مقام ہے۔''

(اس حدیث کو امام طبرانی، بزار، ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار اور طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں لوگ جمع ہوں اور اس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ ہی اپنے نبی مکرم ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے وبال ہوگی اور پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو انہیں معاف فرما دے۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔)

○ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں اکٹھے ہوئے اور پھر (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے بغیر وہ منتشر ہوگئے تو وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے روز باعث حسرت (و باعثِ خسارہ) بننے کے سوا اور کچھ نہیں ہوگی۔''

(اس حدیث کو امام ابن حبان، احمد اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم کسی بیٹھنے کی جگہ (یعنی مجلس میں) بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجے تو وہ مجلس روزِ قیامت ان کے لئے حسرت (و خسارہ) کا باعث ہونے کے سوا کچھ نہیں ہوگی اگرچہ وہ لوگ بوجہ ثواب جنت میں بھی داخل ہو جائیں (لیکن انہیں ہمیشہ اس بات کا پچھتاوا رہے گا)۔''

(اس حدیث کو امام ابن حبان اور ابن ابی عاصم دونوں نے سندِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ کسی مجلس میں جمع ہوتے ہیں (اس حال میں کہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے بغیر ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں، تو ان کی یہ مجلس قیامت کے روز ان کے لئے حسرت (وندامت) کا باعث ہوگی۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ وہ بوجہ ثواب جنت میں ہی کیوں نہ داخل کر دیئے جائیں۔''

(اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، بیہقی اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام احمد نے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام احمد نے صحیح حدیث کے رجال سے روایت کیا ہے۔ اور امام طبرانی نے بھی اسے ثقہ رجال سے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ کسی مجلس میں جمع ہوئے اور (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بنا اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے بنا منتشر ہوگئے تو گویا وہ (ایسے ہیں جو) مردار کی بدبو سے کھڑے ہوئے۔'' (اس حدیث کو امام بیہقی اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔)

اَلآيَاتُ الْقُرآنِيَّةُ

١. وَاذْكُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِيْتَ. (الکهف، ١٨: ٢٤)

''اور اپنے رب کا ذکر کیا کریں جب آپ بھول جائیں۔''

٢. وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى○ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا○ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى○

(طه، ٢٠: ١٢٤-١٢٦)

''اور جس نے میرے ذکر (یعنی میری یاد اور نصیحت) سے روگردانی کی تو اس کے لیے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کردیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے○ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے (آج) اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) بینا تھا○ ارشاد ہوگا: ایسا ہی (ہوا کہ دنیا میں) تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تو (بھی) بھلا دیا جائے گا○''

٣. رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ○

(النور، ٢٤: ٣٧)

''(اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گی○''

دیدارِ مصطفیٰ ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس درود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا۔ اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے قبر میں داخل اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اتاریں گے۔
(افضل الصلوۃ علی سید السادات)

﴿جمعۃ المبارک کے دن حضور ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت﴾

○ ''حضرت اَوس بن اَوس ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے اس دن حضرت آدم ؑ پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہوگی۔ سو اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ کا جسدِ مبارک خاک میں مل چکا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو (کھانا یا کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانا) حرام کر دیا ہے۔''

○ ''اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ بزرگ و برتر نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارے جسموں کو کھائے۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، دارمی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے اور امام وادیاشی نے فرمایا: اسے امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا: اسے امام ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عجلونی نے فرمایا: اسے امام بیہقی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام شوکانی نے فرمایا: اسے امام ترمذی کے علاوہ اصحاب صحاح نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو درداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے

تک اس کا درود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء ؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اور (یا رسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی (اسی طرح پیش کیا جائے گا کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ سو اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔''

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام مناوی نے بیان کیا کہ امام دمیری نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔ اور امام عجلونی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ''حضرت ابو مسعود انصاری ؓ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو، بے شک جو بھی مجھ پر جمعہ کے دن درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

○ ''حضرت ابو اُمامہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو بے شک میری امت کا درود ہر جمعہ کے روز مجھے پیش کیا جاتا ہے اور میری امت میں سے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا وہ (قیامت کے روز) مقام و منزلت کے اعتبار سے میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔''

(اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے اور امام منذری اور عجلونی نے بھی فرمایا: اسے امام بیہقی نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

○ ''حضور نبی اکرم ﷺ کے خادمِ خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کے روز ہر ایک مقام پر تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو تم میں سے دنیا میں سب زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہو گا سو جو شخص جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر سو (۱۰۰) مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرما دیتا ہے۔ (ان میں سے) ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی حاجتوں سے متعلق ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو وہ (تحفہ) درود اس طرح میری قبر انور میں پیش کرتا ہے جس طرح تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ مجھے اس شخص کا نام اور اس کے خاندان کا سلسلۂ نسب بتاتا ہے تو میں یہ ساری معلومات اپنے پاس ایک سفید (اوراق والی) کتاب میں محفوظ کر لیتا ہوں۔'' (اس حدیث کو امام بیہقی، ابن مندہ اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں سورج طلوع اور غروب ہوا ہو اور وہ جمعہ کے دن سے بہتر ہو پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت کا ذکر فرمایا کہ جس میں کوئی مومن صلاۃ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا کرتا ہے، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچ ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے حضور ﷺ کو عزت و تکریم بخشی، بے شک میں بھی دو چیزیں کہنے لگا ہوں، سو آپ بھی انہیں کبھی بھولنا مت، جب آپ مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے نکلنے لگو تو اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ۔)''

(اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا اور فرمایا: اس حدیث کی سند میں ابن عجلان راوی ہے اور وہ ثقہ ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مجھ پر روشن رات اور روشن دن (یعنی جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن) درود بھیجا کرو بے شک تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔'' (اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجنے والے کے لئے وہ درود پل صراط پر نور کا کام دے گا۔ لہٰذا جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی (۸۰) مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔'' (اس حدیث کو امام دیلمی اور ذہبی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (تاکیداً) فرمایا: تم جمعہ کے روز حضور نبی اکرم ﷺ پر ایک ہزار مرتبہ درود بھیجنے کا عمل کبھی ترک مت کرنا اور آپ ﷺ کی خدمت میں اس طرح درود بھیجا کرو: ﴿اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ﴾ (اے میرے اللہ! درود بھیج اُمّی لقب نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر)۔'' (اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔)

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱۔ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (الأحزاب، ۳۳:۵۶)

''بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِّ (مکرمّ ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو○''

﴿سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کی فضیلت﴾

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو کلمات زبان پر نہایت ہلکے ہیں، ترازو میں وزنی ہیں، رحمٰن کو بہت پیارے ہیں (اور وہ یہ ہیں:) ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہایت عظمت والا ہے)۔''

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو درجات اور ہمیشہ کی نعمتوں میں بازی لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے؟ اُنہوں نے عرض کیا: جس طرح انہوں نے نماز پڑھی تو اسی طرح ہم نے بھی پڑھی، جس طرح انہوں نے جہاد کیا ویسے ہی ہم نے بھی جہاد کیا لیکن اُنہوں نے اپنا وافر مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے باعث تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گزرے اور اُن لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے مگر وہی جو تمہاری طرح کا عمل کرے؟ (وہ عمل یہ ہے کہ) تم اپنی ہر نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللهِ، دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس دفعہ اَللهُ اَكْبَرُ کہا کرو۔''

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا ﴿سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ﴾ کہنا مجھے اُس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔''

(اسے امام مسلم، ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ''حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صبح ہی اُن کے پاس سے تشریف لے گئے اور وہ اُس وقت اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھی تھیں، پھر آپ ﷺ دن چڑھے تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت سے میں تمہیں چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا اُن کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو اِن کلمات کا وزن اُن کے برابر ہو گا (وہ کلمات یہ ہیں:) ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ﴾ (اللہ کی مخلوق کے عدد، اس کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر اس کی حمد اور تسبیح ہے)۔''

(اسے امام مسلم، ابو داود اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں: ﴿سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ﴾، تم ان میں سے جس کلمے کو بھی پہلے پڑھ لو کوئی حرج نہیں ہے۔'' (اسے امام مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے کچھ ایسے کلمات سکھائیں جنہیں میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

بِاللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا اور بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بہت زیادہ تعریفیں، اللہ پاک ہے (جو کہ) تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اور قدرت و طاقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو غالب و حکمت والا ہے۔) اُس شخص نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي﴾ (اے اللہ! تو میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت اور رزق عطا فرما)۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔)

○ ''امام ابو حنیفہ بواسطہ ابراہیم بن عبد الرحمٰن السَّکْسَکی الدمشقی، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا لہٰذا آپ مجھے وہ (کلمات) تعلیم فرمائیں جو میرے لیے اس کے قائم مقام ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہا کرو: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے، اللہ کے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور قدرت و طاقت صرف اللہ عظیم و برتر کے لئے ہی ہے۔) اُس نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) یہ (کلماتِ حمد تو) میرے رب کے لئے ہوگئے تو میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَاغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي﴾ (اے اللہ! تو مجھ پر رحم فرما اور مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے رزق سے نواز اور عافیت عطا فرما)۔''

(اس حدیث کو امام ابو حنیفہ، ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: اے محمد! اپنی

امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور بتا دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ، اس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے پودے ﴿سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ﴾ ہیں۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ﴿سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ﴾ کہا، اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا گیا۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدائے ذوالجلال کا ذکر جو تم تسبیح، تحلیل اور تحمید کی صورت میں کرتے ہو وہ عرش کے پاس گھومتا رہتا ہے۔ اُن میں سے ہر ایک سے شہد کی مکھیوں کی طرح آواز نکلتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے ذکر کرنے والے کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ کیا تم میں سے ہر کوئی یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی اسے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا رہے۔''

(اسے امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام کنانی نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح اور رجال ثقات ہیں۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ درخت لگا رہے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں درخت لگا رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر درخت لگانا نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ﴾ ان میں سے ہر ایک کلمہ کے بدلے تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔''

(اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام کنانی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔)

○ ''حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی اور کمزور ہو گئی ہوں (یا اسی طرح کا کوئی لفظ کہا۔) آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایک سو دفعہ سبحان اللہ کہا کرو، یہ تمہارے لئے اولادِ اسماعیل میں سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ اور ایک سو دفعہ الحمد للہ کہا کرو، یہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے لئے ایک سو کاٹھی اور لگام والے گھوڑوں دینے کے برابر ہوگا اور ایک سو دفعہ اللہ اکبر کہا کرو یہ تمہارے لئے ایک سو قربانی کے اونٹ دینے کے برابر ہوگا جو پٹے والے اور اللہ کے ہاں مقبول بھی ہوں اور ایک سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہا کرو۔ (راوی ابن خلف کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) یہ آسمان و زمین کے خلاء کو بھر دے گا اور اُس دن تجھ سے بڑھ کر کسی شخص کے عمل نہیں ہوں گے، سوائے اُس کے جو تجھ جیسا عمل کرے۔''

(اسے امام نسائی اور احمد نے مذکورہ الفاظ میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص کہتا ہے: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے،

اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرا مطیع اور فرماں بردار ہو گیا ہے۔''

(اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں تمہارے سامنے کوئی حدیث پیش کرتا ہوں تو اُس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب سے لاتا ہوں۔ جب کوئی بندہ کہتا ہے: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللهُ﴾ تو ایک فرشتہ ان الفاظ کو پکڑ کر اُنہیں اپنے پر کے نیچے دبا لیتا ہے اور اُنہیں لے کر آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے۔ اُس فرشتے کا فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزر ہوتا ہے، وہ اُن (کلمات) کے کہنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں حتی کہ وہ اُنہیں رحمٰن کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ پھر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: (پاکیزہ کلمات اُسی کی طرف چڑھتے ہیں اور وہی نیک عمل (کے مدارج) کو بلند فرماتا ہے)۔''

(اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط قَالَ إِنِّيْ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ○ (البقرة، ۲: ۳۰)

''ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور (ہمہ وقت) پاکیزگی بیان کرتے ہیں، (اللہ نے) فرمایا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے○''

۲. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ○ (الحجر، ۱۵: ۹۸)

''سو آپ حمد کے ساتھ اپنے رب کی تسبیح کیا کریں اور سجود کرنے والوں میں (شامل) رہا کریں٥''

۳. تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا٥

(بنی إسرائيل، ۱۷: ٤٤)

''ساتوں آسمان اور زمین اور وہ سارے موجودات جو ان میں ہیں اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں، اور (جملہ کائنات میں) کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح (کی کیفیت) کو سمجھ نہیں سکتے، بے شک وہ بڑا بردبار بڑا بخشنے والا ہے٥''

٤. فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى٥

(طه، ۲۰: ۱۳۰)

''پس آپ ان کی (دل آزار) باتوں پر صبر فرمایا کریں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کریں طلوعِ آفتاب سے پہلے (نمازِ فجر میں) اور اس کے غروب سے قبل (نمازِ عصر میں) اور رات کی ابتدائی ساعتوں میں (یعنی مغرب اور عشاء میں) بھی تسبیح کیا کریں اور دن کے کناروں پر بھی (نمازِ ظہر میں جب دن کا نصفِ اوّل ختم اور نصفِ ثانی شروع ہوتا ہے، (اے حبیبِ مکرّم! یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ آپ راضی ہو جائیں٥''

٥. وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ٥

(الزمر، ۳۹: ۷٥)

''اور (اے حبیب!) آپ فرشتوں کو عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے دیکھیں گے جو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے، اور (سب) لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ کُل حمد اللہ ہی کے لائق ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے٥''

٦. سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ٥

(الحديد، ٥٧: ۱)

''اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور وہی بڑی عزت والا بڑی حکمت والا ہے٥''

۷. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا٥

(النصر، ۱۱۰: ۳)

''تو آپ (تشکراً) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح فرمائیں اور (تواضعاً) اس سے استغفار کریں، بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول فرمانے والا (اور مزید رحمت کے ساتھ رجوع فرمانے والا) ہے٥''

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا
يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِيْ فِيْ بَحْرِ هَمٍّ مُّغْرَقٌ
خُذْ يَدِيْ سَهِّلْ لَنَا اِشْكَالَنَا

﴿جامع ماثورہ دعاؤں اور اذکار کا بیان﴾

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آزمائش کی سختی سے، بدبختی کے آنے سے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کے تمسخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔'' (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

''حضرت ابو مالک (الاشجعی) اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں اپنے ربّ سے دعا کروں تو کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي﴾ (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق (حلال) عطا فرما۔) آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے کے سوا تمام انگلیاں جمع فرمائیں اور فرمایا: یہ کلمات تمہاری دنیا اور آخرت کے لیے جامع ہیں۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَکَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيْمَا تُحِبُّ﴾ (یا اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس ذات کی محبت عطا فرما، جس کی محبت مجھے تیری بارگاہ میں نفع دے۔ یا اللہ! جو تو نے مجھے میری پسند میں سے رزق عطا فرمایا اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا اور میری پسند میں سے جو تو نے مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر ان سے فارغ البال بنا دے۔)''

○ ''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت داود علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ حُبَّکَ

وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّکَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ﴾ (یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت، اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! اپنی محبت میرے لیے، میرے نفس، میری اولاد اور (شدید گرمی میں) ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔) راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت داود علیہ السلام کا جب بھی ذکر فرماتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے وقت فرماتے وہ (اپنے دور کے) انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو نعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔)

○ ''حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا بتایئے جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کروں۔ تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي﴾ (یا اللہ! میں سے اپنی سماعت، اپنی بصارت، اپنی زبان، اپنے دل اور اپنی شرم گاہ کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔)''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَةِ﴾ (یا اللہ! میں تجھ سے پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں۔) آپ ﷺ نے (دریافت) فرمایا: پوری پوری نعمت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ دعا مانگنے سے میرا مقصد بہتری کا ارادہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پوری نعمت تو جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے نجات ہے۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ، اور بخاری نے 'الأدب المفرد'

میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام زیلعی نے بھی فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے والد سے (جبکہ انہوں نے ابھی قبولِ اسلام نہیں کیا تھا) فرمایا: اے حصین! آج کل تم کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: چھ زمین میں اور ایک آسمان میں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہاری امید وخوف ان میں سے کس کے ساتھ وابستہ ہے؟ انہوں عرض کیا: آسمان والے رب کے ساتھ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حصین! اگر تم اسلام لاتے تو میں تمہیں دو نفع بخش کلمات سکھاتا۔ حضرت عمران فرماتے ہیں جب حضرت حصین رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وہ دو کلمات سکھایئے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو: ﴿اللّٰهُمَّ، أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي﴾ (یا اللہ! مجھے میری ہدایت (کی راہ) دکھا اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ)۔''

(اِس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اِس کی سند صحیح ہے۔)

○ اور امام حاکم نے یہ اضافہ فرمایا: ﴿اَللّٰهُمَّ، قِنِي شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِي عَلٰى أَرْشَدِ أَمْرِي، اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ، وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ﴾ (اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ فرما، اور مجھے میرے صحیح کام کی ہمت عطا فرما۔ اے اللہ! میں نے جو گناہ چھپ کر کیے یا اِعلانیہ کیے، جو خطأً کیے یا عمدًا کیے، جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا سب معاف فرما دے)۔'' (امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رات کو نیند سے بیدار ہوا، وضو کیا، اور جتنی اللہ نے طاقت دی نماز (تہجد) ادا کی، پھر نماز ہی میں مجھے اونگھ آ گئی اور میرا جسم (نیند کی وجہ سے) بوجھل ہو گیا، اچانک میں نے خود کو اپنے رب تعالیٰ کے پاس پایا جو کہ نہایت ہی حسین صورت میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے ربّ! حاضر ہوں۔ ربّ تعالیٰ نے فرمایا: ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس چیز پر جھگڑا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے ربّ! میں نہیں جانتا۔ ایسا آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیا، یہاں تک کہ میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں کے درمیان محسوس کی، پھر میرے لئے ہر چیز روشن و نمایاں ہوگئی، اور میں نے ہر چیز جان لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مانگیں، کہیں: ﴿اللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلٰى حُبِّكَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے، برے کاموں کو ترک کرنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور اگر تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے بغیر آزمائش میں ڈالے موت دے دینا۔ میں تجھ سے تیری محبت، اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے کا سوال کرتا ہوں۔) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کلماتِ حق ہیں انہیں پڑھو اور سیکھو۔''

(اِس حدیث کو امام ترمذی، مالک، احمد، ابن حمید اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: میں نے امام محمد بن اسماعیل (یعنی امام بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے، امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ، انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ﴾ (یا اللہ! تو نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور (مزید) نفع بخش علم عطا فرما۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں اہل جہنم کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے یہ اضافہ فرمایا: ﴿وَارْزُقْنِي عِلْمًا تَنْفَعُنِي بِهِ﴾ ''اور مجھے ایسا علم عطا فرما جس کے ذریعے تو مجھے (دنیا و آخرت میں) نفع عطا فرمائے۔'' امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی: ﴿اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ﴾ (یا اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا اور میرے ظاہر کو بھی اچھا فرما دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے اس نیک کمائی، صالح اہل خانہ اور صالح اولاد کا سوال کرتا ہوں۔ جو تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے جو نہ تو گمراہ ہوں اور نہ ہی گمراہ کرنے والے)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَمُوْتَ فِي سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا﴾ (اے

اللہ! میں کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے اور اونچی جگہ سے گر کر مرنے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور ڈوبنے، جلنے اور بہت بوڑھا ہونے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ لیتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے خبطی بنائے اور میں تیری راہ سے پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مارے جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے مر جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں)۔''

(اسے امام ابو داود، نسائی، احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرماتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ﴾ (اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ لیتا ہوں، اس علم سے جو نفع نہ دے، اور اس دل سے جس میں (تیری) خشیت نہ ہو، اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو)۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی اس کی تائید میں اور شواہد بھی ہیں۔)

○ ''حضرت حنظلہ بن علی سے روایت ہے کہ حضرت محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (ایک مرتبہ) مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اپنی نماز پوری کر کے تشہد پڑھتے ہوئے کہہ رہے تھا: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ (تو نے) کسی کو پیدا کیا اور نہ (تو) کسی سے پیدا ہوا ہے اور تیری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں (تجھ سے التجاء ہے) کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے، بے شک تو

بخش دینے والا مہربان ہے۔) راوی کا بیان ہے کہ (اس شخص کی یہ دعا سن کر) حضور ﷺ نے تین بار فرمایا: اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام مزی نے فرمایا: اسے امام ابو داود نے امام ابو معمر سے روایت کیا ہے جن کے علو مرتبت پر ہمیں ان سے موافقت ہے۔)

○ ’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، پھر اُس آدمی نے دعا کی: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ بِأَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ﴾ ’(اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تمام تعریف تیرے لیے ہی ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی بہت زیادہ احسان فرمانے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اے بزرگی اور بخشش والے! اے ہمیشہ زندہ! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! (میری دعا قبول فرما)۔‘ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (اس کی دعا سن کر) فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے (اس) اسمِ عظیم کے واسطہ سے دعا کی ہے جس کے ساتھ دعا کی جائے تو (لازمی) قبول ہو اور جس کے واسطہ سے مانگا جائے تو وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابو داود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنَ الْخَيْرِ کُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا

مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُکَ أَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تمام خیر مانگتی ہوں۔ دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی جو مجھے معلوم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔ میں دنیا اور آخرت کے ہر شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اُس سے بھی۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے مانگی اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتی ہوں اور اس کے قریب کرنے والے اعمال و اقوال بھی اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں دوزخ سے اور ہر اس قول و عمل سے جو دوزخ کے قریب کرے اور میں تجھ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ تو نے میری بابت جو فیصلہ فرمایا ہے اسے خیر بنا دے)۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ دعا میں جامع کلمات کو پسند فرماتے اور جو ایسے نہ ہوتے انہیں چھوڑ دیتے۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم دعا میں خوب کوشش کرو؟ تو یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَعِنَّا عَلٰی شُکْرِکَ وَذِکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ﴾ (اے اللہ! تیرا شکر ادا کرنے، تیرا ذکر کرنے اور احسن طریقے سے تیری عبادت کرنے کی ہمیں مدد و توفیق عطا فرما)۔‘‘

(اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے موسیٰ بن طارق کے اور وہ ثقہ ہیں۔)

٭ ''حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: اس حدیث کو یاد کرلو، اور وہ اسے حضور نبی اکرم ﷺ تک مرفوعاً روایت کرتے تھے، اور وہ ان الفاظ کے ذریعے دو رکنوں کے درمیان دعا مانگے کرتے تھے: ﴿رَبِّ، قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِکْ لِي فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ﴾ (اے میرے رب! تو نے جو رزق مجھے عطا کیا ہے اس پر مجھے قانع رکھ اور اس میں برکت عطا فرما اور ہر جگہ میری غیر موجودگی میں تو میرا محافظ بن جا)۔''

(اس حدیث کو امام ابن خزیمہ، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

٭ ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنَّا نَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِکَ مِنَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع اور تیری بخشش اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں اور ہر نیکی کی غنیمت اور جنت میں کامیابی اور تیری مدد ونصرت سے آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں)۔''

(اس حدیث کو امام حاکم اور ابن سرایا نے روایت کیا اور دونوں نے فرمایا: یہ حدیث مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

٭ ''حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: (اپنی دعا میں یوں) کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِي رِضَاکَ ضَعْفِي وَخُذْ لِي الْخَيْرَ بِنَاصِيَتِي وَاجْعَلِ الإِسْلَامَ مُنْتَهَى رِضَائِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِي وَإِنِّي ذَلِيْلٌ فَأَعِزَّنِي وَإِنِّي فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِي﴾ (اے اللہ! میں کمزور ہوں تو میری کمزوری کو اپنی رضا میں طاقتور کر دے، اور مجھے پیشانی سے پکڑ کر خیر تک پہنچا (یعنی میرے مقدر میں ہی خیر لکھ دے) اور اسلام کو میری رضا کی انتہا بنا دے، اے اللہ! بے شک میں کمزور ہوں تو

مجھے طاقتور بنا دے اور میں ذلیل و رسوا ہوں تو مجھے عزت دار بنا دے اور میں فقیر ہوں مجھے رزق عطا فرما دے)۔''

(اس حدیث کو امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

٭ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ﴾ (اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، کنجوسی، بڑھاپے، سخت دلی، غفلت، محتاجی، ذلت اور رسوائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (یا اللہ!) میں فقر، کفر، فسق، بدبختی، نفاق، شہرت اور ریاکاری سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور بہرے پن، گونگے پن، جنون، کوڑھی، برص (اور جملہ) موذی بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں اور امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔)

٭ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں، حضرت ابوبکر صدیق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کے ساتھ ہوں۔ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ نماز ادا کر رہے تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک عبد اللہ بڑی ملائمت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے جیسے کہ وہ نازل ہوا ہے۔ پس حضرت عبد اللہ نے اپنے رب کی ثنا بیان کی اور اس کی حمد بیان کی اور نہایت بہترین طریقے سے حمد بیان کی۔ پھر اپنے رب سے سوال کیا

اور نہایت اختصار سے سوال کیا اور رب تعالیٰ سے اتنے خوبصورت انداز سے سوال کیا جتنے خوبصورت انداز میں کوئی بندہ سوال کر سکتا ہے پھر کہا: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ إِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلَى عِلِّيِّيْنَ فِي جِنَانِکَ جِنَانِ الْخُلْدِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان جو کبھی تبدیل نہ ہو، ایسی نعمت جو کبھی ختم نہ ہو اور اعلیٰ علیین میں، جو کہ ہمیشہ قائم رہنے والی تیری جنت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (اُن کی دعا سن کر) فرماتے جا رہے تھے: (اے عبد اللہ!) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ (اور) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ یہ دو مرتبہ فرمایا اور بیان کیا کہ میں انہیں یہ خوشخبری سنانے کے لئے نکلا تو میں نے دیکھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر سبقت لے جا چکے تھے (یعنی انہیں پہلے ہی یہ خبر سنا چکے تھے) اور وہ نیکی میں بہت زیادہ سبقت لے جانے والے تھے۔‘‘

(اسے امام ابو یوسف اور حاکم نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ’’حضرت ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جب خوب گڑگڑا کر دعا کرتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الَّذِي أَفْضَلْتَ عَلَيَّ وَبَلَائِکَ الْحَسَنَ الَّذِي ابْتَلَيْتَنِي وَنَعْمَائِکَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ، اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِکَ وَمَغْفِرَتِکَ وَفَضْلِکَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس فضل کا سوال کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر کیا، اور تیری اس اچھی آزمائش کا جس میں تو نے مجھے بتلا کیا، اور تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی کہ تو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اے اللہ! مجھے اپنی رحمت، مغفرت اور فضل کے واسطے جنت میں داخل فرما)۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ’’حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال

روزِ قیامت اَجر کے پورے پورے پیمانے سے ماپا جائے تو اس کا اپنی مجلس میں آخری کلام یہ ہونا چاہیے: ﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ○ وَالْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے○)۔‘‘

(اسے علامہ ابن کثیر اور زیلعی نے روایت کیا ہے۔)

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

﴿حالتِ مرض میں اور مریض کی عیادت کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں﴾

⊙

○ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو (بیماری سے) چوزے کی طرح لاغر ہوگیا تھا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا مانگتے تھے یا اس سے کسی چیز کا سوال کیا کرتے تھے، تو اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جی ہاں! میں یہ سوال کرتا تھا: اے اللہ! تو مجھے آخرت میں جو سزا دینے والا ہے سو اس کے بدلہ میں مجھے دنیا میں ہی سزا دے دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! (حالانکہ) تم اِس (کے معمولی سے عذاب کو بھی برداشت کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے یا فرمایا: تم اِس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی: ﴿اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی (سے نواز) اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔) راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے اسے شفا عطا فرما دی۔''

(اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں کہہ رہا تھا: یا اللہ! اگر میری موت (قریب) آ چکی ہے تو مجھے راحت بخش، اگر کچھ تاخیر ہے تو مجھے اٹھا لے، اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کہا؟ بیان کیا کہ میں نے وہی کلمات دوہرائے تو

آپ ﷺ نے انہیں اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا: ﴿اَللّٰهُمَّ، عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ﴾ (یا اللہ! اسے عافیت دے۔ یا فرمایا: شفا عطا فرما!) راوی شعبہ کو شک ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی درد کی شکایت نہیں ہوئی۔''

(اسے امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ﴾ (اے اللہ! میں برص، دیوانہ پن، کوڑھ اور جملہ موذی بیماریوں سے تیری پناہ لیتا ہوں)۔''

(اِس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بتلایا کہ اُس کے والد کا پیشاب بند ہوگیا ہے، اور اسے پیشاب میں پتھری کی شکایت ہے تو انہوں نے اسے وہ دم سکھایا جو انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سن رکھا تھا۔ (اور وہ یہ ہے:) ﴿رَبُّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ أَمْرُکَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُکَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِي الْأَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَأَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِکَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِکَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ﴾ (ہمارا ربّ وہ ہے، جس کی بادشاہت آسمانوں میں بھی ہے۔ (اے میرے ربّ!) تیرا نام پاک ہے، اور تیری بادشاہت آسمان اور زمین میں ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے ایسی ہی رحمت زمین پر بھی نازل فرما اور ہمارے گناہ اور لغزشیں معاف فرما۔ تو طیب لوگوں کا ربّ ہے، سو تو اپنی شفاء اور رحمت اس درد میں مبتلا شخص پر نازل

فرمائے) تو وہ شخص صحت یاب ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ بھی اپنے والد کو اسی دعا کے ساتھ دم کرے، اس نے ایسا ہی کیا تو اس کے والد صحت یاب ہو گئے۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ’’حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّي کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بیشک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا) کے متعلق فرمایا: جو مسلمان اپنی بیماری کے دوران اس کے توسل سے چالیس دفعہ دعا کرے، پھر وہ اس بیماری میں فوت ہو جائے تو اسے شہید کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ شفایاب ہو جائے تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔‘‘

(اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اپنے گلے میں شدید تکلیف کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اوپر قرآن مجید کی تلاوت کو لازم کرلو (گلے کی تکلیف جاتی رہے گی)۔‘‘

(اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ بیشک مریض کے قریب جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو وہ اپنی تکلیف میں افاقہ محسوس کرتا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں آج آپ کو بہتر حالت میں دیکھ رہا ہوں تو انہوں نے فرمایا: (آج) میرے پاس قرآن مجید پڑھا گیا ہے (یہ اسی کی برکت سے ہوا ہے)۔‘‘

(اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: پانچ چیزیں نسیان (یعنی بھولنے کی بیماری) دور کرتی ہیں، حافظہ میں اضافہ کرتی ہیں اور بلغم کو ختم کرتی ہیں (وہ چیزیں یہ ہیں:) مسواک، روزہ، قرآن مجید کی تلاوت، شہد اور دودھ۔‘‘

(اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔)

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

(الفاتحة، ۱: ۱-۷)

’’سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے○ نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے○ روزِ جزا کا مالک ہے○ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں○ ہمیں سیدھا راستہ دکھا○ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا○ ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کا○‘‘

۲. وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (التوبة، ۹: ۱۴)

’’اور ایمان والوں کے سینوں کو شفا بخشے گا○‘‘

۳. وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ. (يونس، ۱۰: ۵۷)

’’اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور ان (بیماریوں) کی شفاء آگئی ہے جو سینوں میں (پوشیدہ) ہیں اور ہدایت اور اہلِ ایمان کے لیے رحمت (بھی)○‘‘

٤. فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ. (النحل، ١٦: ٦٩)

''اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔''

٥. وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ.

(بني إسرائيل، ١٧: ٨٢)

''اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرما رہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔''

٦. وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ○ (الشعراء، ٢٦: ٨٠)

''اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے○''

٧. قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ. (حم السجدة، ٤١: ٤٤)

''فرما دیجئے: وہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت (بھی) ہے اور شفا (بھی) ہے۔''

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

﴿میت کے لئے اور زیارت قبور کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں﴾



○ ''حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو (اس کے بارے میں) کلمہ خیر (یعنی اچھی بات) کہو کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (ان کے شوہر) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! (میرے شوہر) ابو سلمہ فوت ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً﴾ (اے اللہ! میری اور میرے شوہر کی مغفرت فرما اور ان کے بعد میرے لیے ان سے اچھا شخص مقرر کر دے۔) پھر اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کو مقرر فرما دیا (یعنی زوجیت رسول ﷺ میں آنے کا شرف حاصل ہوا)۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ''حضرت ابو ابراہیم اشہلی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا﴾ (اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے۔) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ، مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ﴾ (اے اللہ! ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام

ترمذی نے فرمایا: ابو ابراہیم کے والد کی روایت حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور اس کے دیگر شواہد بھی صحیح مسلم کی شرائط پر موجود ہیں۔)

○ ''حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پڑھی اور میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ﴿اَللّٰھُمَّ، اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے معاف فرما، اسے عافیت میں رکھ، اس کی اچھی مہمان نوازی فرما، اس کے مدخل کو وسیع کر، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اسے (دنیاوی) گھر کے بدلہ میں اچھا گھر عطا فرما اور (دنیاوی) گھر والوں کے بدلہ میں اچھے گھر والے عطا فرما اور (دنیا کی) بیوی کے بدلے میں اچھی بیوی عطا فرما۔ اسے عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے محفوظ رکھ۔) حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میت کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی یہ دعا سن کر (اس وقت) میں نے یہ تمنا کی کہ کاش یہ میری میت ہوتی۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ''حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے اسے جو شخص بھی خالصۃً اللہ تعالیٰ اور دارِ آخرت کے لئے پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اسے اپنے مُردوں پر پڑھا کرو۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ

نسائی کے ہیں۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا، اور اس میں انہوں نے ایک راوی کا نام بیان نہیں کیا۔ علاوہ ازیں بقیہ رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو خلوص دل سے اس کے لیے دعا کیا کرو۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو (یوں) کہو: ﴿بِسْمِ اللهِ وَعَلٰى سُنَّةِ (وفي رواية: وَعَلٰى مِلَّةِ) رَسُوْلِ اللهِ ﷺ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت یا آپ ﷺ کی ملت پر (اسے تیرے سپرد کرتے ہیں)۔''

(اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مسلمان شخص کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ﴾ (اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے سپرد ہے۔ پس تو اسے قبر کی آزمائش سے بچا۔) راوی عبد الرحمٰن نے یہ الفاظ بیان کئے: ﴿مِنْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ ''اے اللہ! (یہ میرا غلام) تیرے سپرد ہے اور تیری رحمت کا سہارا لیتا ہے۔ لہٰذا اِسے قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچا اور تو پورا اجر دینے والا اور مستحق تعریف ہے۔ اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

(اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ انہیں تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یوں کہیں: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ لَلَاحِقُوْنَ أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ﴾ (اے مسلمانوں اور مومنوں کی ملت سے تعلق رکھنے والو! تم پر سلامتی ہو، ان شاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ آملیں گے، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ کو (اپنی جگہ پر موجود) نہ پایا (تلاش کرنے پر) آپ ﷺ کو بقیع کے قبرستان میں موجود پایا۔ آپ ﷺ نے (اہلِ قبرستان سے) فرمایا: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَإِنَّا بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ﴾ (اے مومن قوم کی ملت سے تعلق رکھنے والو! تم پر سلامتی ہو، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم (بھی عنقریب) تم سے آملنے والے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھ اور ان کے بعد ہمیں فتنہ میں بھی مبتلا نہ کرنا)۔''

(اسے امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ○ (البقرہ، ٢: ١٥٥-١٥٦)

''بے شک ہم بھی اللہ ہی کا (مال) ہیں اور ہم بھی اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں○''

٢. تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ○ (یوسف، ١٢: ١٠١)

''مجھے حالتِ اسلام پر موت دینا اور مجھے صالح لوگوں کے ساتھ ملا دے○''

٣. مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى○ (طٰہٰ، ٢٠: ٥٥)

''(زمین کی) اسی (مٹی) سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تمہیں دوسری مرتبہ (پھر) نکالیں گے○''

٤. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ (الحشر، ٥٩: ١٠)

''اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○''



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

﴿رنج و غم اور مصیبت کو دفع کرنے اور مصیبت میں مبتلا انسان کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعائیں اور اَذکار﴾

○ ’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ تکلیف کے وقت یوں فرماتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو عظیم اور حلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو عرشِ عظیم کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے)۔‘‘ (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ’’اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو بھی کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے: ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ، أْجُرْنِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا﴾ (بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے لوٹ کر اسی کی طرف جانا ہے، اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور اس کا نعم البدل مجھے عطا فرما۔) تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت میں اجر عطا کرتا ہے اور اس کے بعد (اس کے لئے) بہتر آنے والے کو مقرر کر دیتا ہے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (ان کے شوہر) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے امر کے مطابق یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ کو میرے لیے مقرر فرما دیا (یعنی زوجیتِ رسول ﷺ میں آنے کا شرف حاصل ہوا)۔‘‘

(اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی

معاملہ سے پریشان ہوتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ﴾ (اے زندہ اور قائم رکھنے والے (ربّ)! میں تیری رحمت کے ساتھ (تیری) مدد کا طلب گار ہوں۔) اور اسی سند سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ﴿يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ کا (وردِ خود پر) لازم کرلو۔‘‘

(اسے امام ترمذی، حاکم، ابن السنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی معاملہ میں مغموم ہوتے تو سرِ انور آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ کلمات کہتے: ﴿سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ﴾ اور جب گڑگڑا کر دعا فرماتے تو کہتے: ﴿يَا حَيُّ، يَا قَيُّوْمُ﴾۔‘‘

(اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ’’حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام نے جب مچھلی کے پیٹ میں دعا کی تو ان کے کلمات یہ تھے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔) جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لیے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔‘‘

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ’’حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ یوں دعا کرے: ﴿اَللّٰهُمَّ، رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِي إِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام حالات کو درست فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔)

○ ''حضرت اَسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اُنہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ تم انہیں مصیبت کے وقت یا مصیبت میں کہا کرو: ﴿اَللهُ اَللهُ رَبِّي لَا أُشْرِکُ بِهِ شَيْئًا﴾ (اے اللہ! اے اللہ! اے میرے رب! میں اس (پروردگار) کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ابن راھویہ نے فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ یہ حدیث حسن ہے، اس کے رجال ثقہ اور صدوق کے درجہ کے ہیں۔)

○ ''اور ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غم و تکلیف پہنچے تو اسے چاہیے کہ (یوں) کہے: ﴿اَللهُ اَللهُ رَبِّي لَا أُشْرِکُ بِهِ شَيْئًا﴾ (اے اللہ! اے اللہ! اے میرے ربّ! میں اس (پروردگار) کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)۔''

(اس حدیث کو امام ابن حبان، نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن حبان نے کہا: ابو عامر خزاز کا نام صالح بن رستم ہے، اور انہوں نے اہلِ بصرہ کے ثقہ راویوں سے چالیس احادیث روایت کی ہیں۔)

○ ''حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں یا فرمایا: تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتلاؤں کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مصیبت اور کسی دنیاوی آزمائش میں مبتلا ہو تو اس کے توسّل سے مانگنے پر اس کی وہ تکلیف دور ہو جائے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ذوالنون علیہ السلام کی دعا: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّي کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک

ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا)۔''

(اسے امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔)

○ ''اور امام حاکم کی ایک روایت میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اس اسمِ اعظم کے بارے میں نہ بتلاؤں کہ جب اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو پکارا جاتا ہے تو وہ اس دعا کو قبول کرتا ہے اور جب اس کے ذریعے سے اس سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا کرتا ہے۔ اور یہ وہی دعا ہے جس کے ذریعے حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا، اس طرح کہ جب انہوں نے تین تاریکیوں (یعنی مچھلی کے پیٹ) میں اللہ تعالیٰ کو پکارا: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّي کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ تو ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ خاص تھی یا عام مومنین کے لئے بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (اور ہم نے انہیں غم سے نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔) اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان نے بھی چالیس دفعہ اپنی بیماری میں یہ دعا مانگی تو اگر وہ اسی مرض میں فوت ہوگیا تو اسے شہید کا ثواب ملے گا، اور اگر وہ ٹھیک ہوگیا تو ٹھیک ہوگیا، اور اس کے تمام گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔''

○ ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی بھی شخص جب وہ غم و حزن میں مبتلا ہو تو یہ دعا مانگے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ أَمَتِکَ، نَاصِيَتِي بِيَدِکَ، مَاضٍ فِيَّ حُکْمُکَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُکَ، أَسْأَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ هُوَ لَکَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَکَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي کِتَابِکَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَکَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِي وَنُوْرَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي﴾ (اے اللہ! میں تیرا بندا اور تیرے غلام اور تیری باندی کا

بیٹا ہوں، میری پیشانی (یعنی تقدیر) تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم مجھ پر نافذ ہے، تیرا فیصلہ میرے حق میں مبنی بر عدل ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس اسم کے ذریعے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنے لئے منتخب کیا ہے یا جو تو نے اپنی کتاب میں اُتارا ہے یا جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا جسے تو نے اپنے پاس علم غیب میں محفوظ رکھا ہے، یہ کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور بنا دے، اور میرے غم و حزن کے خاتمے کا ذریعہ بنا دے۔) تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو دور فرماتا ہے اور اسے خوشی سے بدل دیتا ہے۔
صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم یہ کلمات سیکھ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو شخص ان کلمات کو سنے اُسے چاہئے کہ وہ انہیں سیکھ لے۔''

(اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد اور ابو یعلی کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں سوائے ابوسلمہ جہنی کے اور اسے ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔)

o ''حضرت ابی بن کعب ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا تو گھر سے باہر تشریف لے آتے اور فرماتے: لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، ہلا دینے والی (قیامت) آ گئی، پیچھے آنے والا ایک اور زلزلہ اس کے پیچھے آئے گا، موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی، موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی۔ حضرت اُبی ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کثرت سے آپ پر درود بھیجتا ہوں۔ لہٰذا (مجھے بتائیں کہ) میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم بھیجنا چاہو؟ انہوں نے عرض کیا: کیا میں اپنی دعا کا چوتھائی حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آدھا حصہ خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض

کیا: (یا رسول اللہ!) دو تہائی کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) تب میں ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو یہ درود تمہارے تمام غموں کے (مداوا) کے لئے کافی ہو جائے گا اور (اس کی بدولت) تمہارے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔)

o ''حضرت حبان بن مُنقذ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی دعا کا تیسرا حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تو چاہے (تو ایسا کر سکتا ہے۔) پھر اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا دعا کا دو تہائی حصہ (آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں پھر اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ساری کی ساری دعا (آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں)؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ تیرے دنیا اور آخرت کے معاملات کے لئے کافی ہو جائے گا۔''

(اس حدیث کو امام طبرانی، ابن ابی عاصم اور بیہقی نے بھی مرسلاً روایت کیا اور فرمایا: یہ مرسل جید ہے اور امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔)

o ''حضرت طفیل بن ابی ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کی کیا رائے ہے اگر میں اپنی ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا و آخرت سے متعلق تمام اُمور کے لئے کافی ہو جائے گا۔''

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجتا ہے میں خود اسے سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہے جو مجھے وہ درود پہنچاتا ہے اور یہ درود اُس درود بھیجنے والے کی دنیا وآخرت کے معاملات کے لئے کفیل ہو جاتا ہے اور (قیامت کے روز) میں اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا۔''

(اس حدیث کو امام بیہقی، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔)

''حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا پانی کے آگ کو بجھانے سے بھی زیادہ گناہوں کو مٹانے والا ہے۔ اور حضور ﷺ پر سلام بھیجنا یہ غلاموں کو آزاد کرنے سے بڑھ کر فضیلت والا کام ہے اور حضور ﷺ کی محبت یہ جانوں کے لئے روحوں سے بڑھ کر فضیلت والی ہے یا فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر فضیلت والی ہے۔''

(اس حدیث کو امام متقی ہندی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے خیر و عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰی رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضٰی. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ (اے اللہ! میں نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں، یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ!

میرے حق میں سرکار دو عالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

○ ''اور امام احمد کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ اس شخص نے جوں ہی وہ عمل کیا اور اسی وقت وہ صحت یاب ہو گیا۔''

○ ''اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: اللہ رب العزت کی قسم! ابھی ہم وہاں سے اُٹھے بھی نہ تھے اور نہ ہی اُس بات کو کچھ زیادہ دیر گزری تھی کہ وہ آدمی دوبارہ اس حال میں آیا کہ جیسے اُسے کبھی کوئی تکلیف ہی نہیں تھی۔''

(اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بصارت جواب دے گئی ہے۔ آپ میرے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ وضو کرو اور پھر دو رکعت نماز پڑھو پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي سَائِلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، أَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلٰی رَبِّي فِي رَدِّ بَصَرِي، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي وَشَفِّعْ نَبِيِّي فِي رَدِّ بَصَرِي﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ تیرے رحیم نبی ہیں ان کے توسل سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد! میں آپ کے توسل سے اپنے رب سے اپنی بینائی کی شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو مجھے شفاء عطا فرما اور اپنے نبی ﷺ کی شفاعت میرے

بینائی کے لوٹانے میں قبول فرما۔)، اگر تمہیں پھر بھی کبھی کوئی حاجت ہو تو بھی اِسی طرح کرنا، اللہ تعالیٰ نے اُسے اُسی وقت بینائی عطا فرما دی۔"

○ "حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی انسان سے کوئی حاجت ہو تو اُسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور بارگاہ رسالت ﷺ میں تحفۂ درود پیش کر کے یہ دعا مانگے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگ ہے، (اے اللہ!) عرش عظیم کے مالک! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع، بخشش کے اسباب نیکی کی توفیق اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، میرے تمام گناہ بخش دے، میرے جملہ غم دور فرما دے اور میری ہر وہ حاجت جو تیری رضا مندی کے مطابق ہو پوری فرما۔ اے سب مہربانوں سے بڑھ کر رحمت والے! (میری حاجت پوری فرما دے۔ آمین)۔"

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کے راوی فاید بن عبد الرحمٰن، ابو الورقاء کوفی کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اور وہ مستقیم الحدیث ہیں۔ میں نے اس کے شواہد میں دیگر احادیث کی تخریج بھی کی ہے۔ امام منذری نے بھی فرمایا: اسے امام حاکم نے مختصراً روایت کر کے فرمایا: میں نے اس کے شواہد میں دیگر احادیث کی تخریج بھی کی ہے اور اس حدیث کا راوی فاید مستقیم الحدیث ہے۔)

"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بعض

فرشتے، انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ایسے بھی ہیں جو درختوں کے پتوں کے گرنے تک کو لکھتے ہیں۔ پس تم میں سے جب کوئی کسی جگہ (کسی بھی مشکل میں گر) جائے، جہاں بظاہر اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ پکار کر کہے: ﴿عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنَا أَوْ أَعِيْنُوْنَا رَحِمَكُمُ اللهُ﴾ (اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو۔) تو اُس کی مدد کی جائے گی۔ اور حضرت رَوح کی روایت میں ہے کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جنہیں "حفظه" (یعنی حفاظت کرنے والے) کا نام دیا جاتا ہے، اور جو زمین پر گرنے والے درختوں کے پتے تک لکھتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی کسی جگہ محبوس ہو جائے یا کسی ویران جگہ پر اسے کسی مدد کی ضرورت ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: ﴿أَعِيْنُوْنَا، عِبَادَ اللهِ، رَحِمَكُمُ اللهُ﴾ (اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو۔) تو ان شاء اللہ اُس شخص کی (ضرور) مدد کی جائے گی۔"

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔)

○ "حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعت نماز ادا کی اور وہ آپ ﷺ کے قریب ہی کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتوں میں آہستہ آواز میں قراءت فرمائی، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر) یہ دعا فرما رہے ہیں: ﴿اللّٰهُمَّ، رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ (ﷺ)، أَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ﴾ (اے حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے ربّ! میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔) آپ ﷺ نے یہ تین کلمات تین مرتبہ ادا فرمائے۔"

(اس حدیث کو امام حاکم، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں عباد بن سعید نامی راوی ہے اُسے امام ابن حبان نے 'الثقات' میں ذکر کیا ہے۔)

○ ''حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے، یا تم میں سے کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مدد گار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ یوں پکارے: ﴿يَا عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنِي، يَا عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنِي﴾ (اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔) یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں)۔ اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ) یہ تجربہ شدہ بات ہے۔''

(اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔)

○ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ، تو وہ کہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، آپ نے کتنی ہی اچھی چیزیں مجھے سکھائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی مصیبت میں پھنس جاؤ، تو یوں کہو: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، بڑا رحم فرمانے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر جو کہ نہایت بلند رتبہ اور عظمت والا ہے نیک کام کرنے کی طاقت اور قوت (کسی میں) نہیں۔) تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کے ذریعے سے انواع و اقسام کی آزمائشوں میں سے جو چاہتا ہے ٹال دیتا ہے۔''

(اس حدیث کو امام ابن السنی، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کسی مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ کلمات کہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا﴾ (تمام تعریفیں اس اللہ کی ذات کے لیے

ہیں جس نے مجھے اس بیماری سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت دی۔) تو وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت سے عافیت میں رہے گا۔ اور ایک روایت کے مطابق اس پر وہ مصیبت و آزمائش کبھی نہیں آئے گی۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے بھی فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔)

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ○ (البقرة، ٢: ١٥٣)

''اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے (مجھ سے) مدد چاہا کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہوتا) ہے○''

٢۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ○ (البقرة، ٢: ١٥٦)

''بے شک ہم بھی اللہ ہی کا (مال) ہیں اور ہم بھی اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں○''

٣۔ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ج فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ط كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○ (يونس، ١٠: ١٢)

''اور جب (ایسے) انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں اپنے پہلو پر لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ (ہمیں بھلا کر اس طرح) چل دیتا ہے گویا اس نے کسی تکلیف میں جو اسے پہنچی تھی ہمیں (کبھی)

پکارا ہی نہیں تھا۔ اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کے لیے ان کے (غلط) اَعمال آراستہ کر دکھائے گئے ہیں جو وہ کرتے رہے تھےo‘‘

٤. لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَo

(الأنبياء، ٢١: ٨٧)

’’تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھاo‘‘

٥. وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا کَانَ یَدْعُوْٓا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ط قُلْ تَمَتَّعْ بِکُفْرِکَ قَلِیْلًا ق اِنَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِo (الزمر، ٣٩: ٨)

’’اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتا ہے، پھر جب (اللہ) اُسے اپنی جانب سے کوئی نعمت بخش دیتا ہے تو وہ اُس (تکلیف) کو بھول جاتا ہے جس کے لیے وہ پہلے دعا کیا کرتا تھا اور (پھر) اللہ کے لیے (بتوں کو) شریک ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ (دوسرے لوگوں کو بھی) اس کی راہ سے بھٹکا دے، فرما دیجئے: (اے کافر!) تو اپنے کُفر کے ساتھ تھوڑا سا (ظاہری) فائدہ اُٹھا لے، تو بے شک دوزخیوں میں سے ہےo‘‘

٦. فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ز ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا لا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ ط بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَo

(الزمر، ٣٩: ٤٩)

’’پھر جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت بخش دیتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ نعمت تو مجھے (میرے) علم و تدبیر (کی بنا) پر ملی ہے، بلکہ یہ آزمائش ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتےo‘‘

﴿عفو و درگزر، سلامتی اور طلبِ مغفرت کے لئے دعائیں اور اَذکار﴾

• ’’حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) مجھے ایسی دعا سکھا دیں جس کے ذریعے میں اپنی نماز میں دعا کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا۔ گناہ صرف تو ہی بخشتا ہے۔ مجھے اپنی بارگاہ سے بخشش عطا فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، یقینا تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے)۔‘‘ (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

• ’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت یوں دعا فرمایا کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، قَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ لِي غَيْرُكَ﴾ (اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے، سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے، سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، تیری بات سچی اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار حق ہے، (تیری) جنت حق ہے، اور (تیری) دوزخ بھی حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا ہی فرمانبردار ہوا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا، اور تیری ہی طرف رجوع کرنے والا ہوا، اور تجھی سے میں نے انصاف چاہا اور

تجھی کو حاکم مانا، تو مجھے بخش دے وہ لغزشیں جو مجھ سے پہلے ہوئیں یا جو بعد میں ہوں گی اور جو (گناہ) میں نے چھپ کر کئے اور جو میں نے اعلانیہ کئے۔ تو میرا معبود ہے، میرے لئے تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔'' (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَی، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا کَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ کَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾ (اے اللہ! میں سستی، کمزوری، گناہ، قرض، قبر کی آزمائش، عذاب قبر، دوزخ کی آزمائش، عذابِ دوزخ اور امیری کی آزمائش اور اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں غربت کی آزمائش اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے یوں صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے پاک کیا، اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا فرما دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھی ہے)۔'' (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بتائیے اگر مجھے شب قدر معلوم ہوجائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عُفُوٌّ کَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي﴾ (اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند فرماتا ہے سو مجھے بھی معاف فرما دے)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام

ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی خیر و عافیت اور بخشش طلب کیا کرو۔ اس شخص نے دوسرے دن پھر حاضر ہوکر (وہی سوال) پوچھا: یا رسول اللہ! کونسی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے بھی وہی جواب عطا فرمایا۔ پھر تیسرے دن بھی وہ شخص حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا اور فرمایا: جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت دے دی گئی تو تم فلاح پاگئے۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ''اور ایک روایت میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ ایسی چیز سکھائیں جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چند دن ٹھہر کر میں دوبارہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور وہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح اور شام کو ان کلمات کا کبھی ناغہ نہیں فرماتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ

وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں سلامتی مانگتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے گھر والوں اور اپنے مال میں خیر و عافیت اور سلامتی کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما۔ (عثمان راوی کے الفاظ ہیں: میری شرمگاہوں کو چھپا) اور میرے دل کو اطمینان بخش۔ اے اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر کی جانب سے میری حفاظت فرما اور میں نیچے (زمین میں) دھنس جانے سے تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں)۔''

(اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ''عبد الحمید مولیٰ بنی ہاشم کا بیان ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے بیان کیا جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی کسی صاحبزادی کی خادمہ تھیں کہ اس صاحبزادی صاحبہ نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں تعلیم فرمائی تھی کہ صبح کے وقت یوں کہا کرو: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ﴾ (اللہ تعالیٰ اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قوت نہیں ہے جو وہ چاہے وہی ہوتا ہے اور جو وہ نہ چاہے وہ نہیں ہوتا۔) جس نے صبح کے وقت یہ کہا تو وہ شام تک (آفات سے) محفوظ رہتا ہے اور جس نے شام کے وقت یہ کہا تو وہ صبح تک (آفات سے) محفوظ رہتا ہے۔'' (اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض کیا: ابا جان! میں روزانہ سنتا ہوں کہ آپ صبح کے وقت یوں دعا مانگتے ہیں: ﴿اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے

اللہ! میرے جسم کو سلامت رکھ، اے اللہ! میرے کانوں کو سلامت رکھ، اے اللہ! میری آنکھوں کو سلامت رکھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) صبح کے وقت اسے تین دفعہ کہتے ہیں اور شام کے وقت بھی تین دفعہ۔ انہوں نے فرمایا: (بیٹا!) میں نے ان الفاظ کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کو دعا فرماتے ہوئے سنا ہے، لہٰذا میں آپ ﷺ کی سنت کی پیروی کو بہت پسند کرتا ہوں۔ اور امام عباس بن عبد العظیم نے یہ الفاظ بیان کئے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! میں کفر اور فاقے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) آپ ﷺ صبح کے وقت تین دفعہ اور شام کے وقت تین دفعہ ان الفاظ کے ساتھ دعا فرماتے، لہٰذا میں اتباعِ سنت کو بہت پسند کرتا ہوں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ یوں دعا کرے: ﴿اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَکَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! میں تیری رحمت کی اُمید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام حالات کو درست کر دے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔'' (اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا مانگے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْکَ وَأَسْأَلُکَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ، فَأَسْأَلُکَ أَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے سائلین کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے (نماز کی طرف اٹھنے والے) اپنے قدموں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک میں نہ کسی

برائی کی طرف چلا ہوں نہ تکبر اور غرور سے، نہ دکھاوے اور نہ کسی دنیاوی شہرت کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تو صرف تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے اور تیری رضا کے حصول کے لئے نکلا ہوں۔ سو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کی آگ سے نجات دے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔''

(اسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

(البقرة، ٢٠١:٢)

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ○''

٢. رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ○

(البقرة، ٢٨٦:٢)

''اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا (بھی) بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا بوجھ (بھی) نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، اور ہمارے (گناہوں) سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما○''

٣. رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

(آل عمران، ١٦:٣)

''اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں سو ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے○''

٤. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ○

(آل عمران، ١٤٧:٣)

''اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کام میں ہم سے ہونے والی زیادتیوں سے درگزر فرما اور ہمیں (اپنی راہ میں) ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما○''

٥. رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ○

(آل عمران، ١٩٢:٣-١٩٤)

''اے ہمارے رب! بے شک تو جسے دوزخ میں ڈال دے تو تُو نے اسے واقعۃً رسوا کر دیا، اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے○ اے ہمارے رب! (ہم تجھے بھولے ہوئے تھے) سو ہم نے ایک ندا دینے والے کو سنا جو ایمان کی ندا دے رہا تھا کہ (لوگو!) اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری خطاؤں کو ہمارے (نوشتۂ اعمال) سے محو فرما دے اور ہمیں نیک لوگوں کی سنگت میں موت دے○ اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے وعدہ فرمایا ہے، اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بے شک

تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا○''

٦. رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ○ (الأعراف، ٧:٢٣)

''اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اور اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم (نہ) فرمایا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے○''

٧. رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ○

(إبراهيم، ١٤:٤١)

''اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگا○''

٨. لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ○

(الأنبياء، ٢١:٨٧)

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا○''

٩. رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ○

(المؤمنون، ٢٣:١٠٩)

''بے شک میرے بندوں میں سے ایک طبقہ ایسا بھی تھا جو (میرے حضور) عرض کیا کرتے تھے: اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے○''

١٠. رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا○

(الفرقان، ٢٥:٦٥)

''اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹا لے بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک (اور دائمی) ہے○''

١١. رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ○ (غافر، ٤٠:٧)

''اے ہمارے رب! تو (اپنی) رحمت اور علم سے ہر شے کا احاطہ فرمائے ہوئے ہے، پس اُن لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے○''

١٢. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ (الحشر، ٥٩:١٠)

''اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○''

١٣. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ (الممتحنة، ٦٠:٥)

''اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کے لیے سببِ آزمائش نہ بنا (یعنی انہیں ہم پر مسلّط نہ کر) اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے پروردگار! بے شک تو ہی غلبہ و عزت والا بڑی حکمت والا ہے○''

﴿کشادگیِ رِزق، حصولِ نعمت، اِستغناءِ قلب، ادائیگیِ قرض اور تنگدستی دور کرنے والی دعائیں اور اَذکار﴾

○ ''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص استغفار کو اپنے لیے لازم کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور اسے ہر غم سے خلاصی دے گا اور ایسی جگہ سے اسے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہو۔''

(اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ﴾ (یا اللہ! تو مجھے اس کا نفع عطا فرما جو تو نے مجھے سکھایا ہے اور مجھے وہ سکھا جو مجھے نفع دے۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں دوزخیوں کی حالت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔''

(اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کوئی اچھی بات دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ﴾ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس کی نعمت سے صالحات مکمل ہوتی ہیں۔) اور جب کوئی ناپسندیدہ بات دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ﴾ (ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے ہی لئے ہیں)۔''

(اسے امام ابن ماجہ، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام کنانی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ یہ کہہ رہا تھا: ﴿يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ﴾ (اے میرے رب! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں جیسا وہ تیری عظمت کے جلال اور عظیم سلطنت کے مطابق ہونی چاہئیں۔) تو فرشتے اس پر بہت حیران ہوئے کہ اِن کلمات کا اجر کتنا لکھا جائے تو وہ آسمان پر گئے اور عرض کیا: اے خداوند! تیرے بندے نے ایک ایسا جملہ کہا ہے جسے ہم نہیں جانتے کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ حالانکہ وہ زیادہ جانتا ہے کہ اُس کے بندے نے کیا کہا، فرشتے عرض کرتے ہیں: تیرے بندے نے یہ جملہ کہا ہے (اے میرے رب! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں جیسا وہ تیری عظمت کے جلال اور عظیم سلطنت کے مطابق ہونی چاہئیں۔) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم ان ہی الفاظ کے ساتھ اس کلمہ کو لکھ لو جب میرا بندہ مجھ سے ملے گا تو میں خود اسے اس کا اجر عطا کروں گا۔''

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اس حدیث کی سند متصل ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ اور امام کنانی نے کہا اس سند میں قدامہ بن ابراہیم کے بارے میں کلام ہے جبکہ ابن حبان نے اسے 'الثقات' میں بیان کیا ہے اور صدقہ بن بشیر کے بارے میں کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس نے ان کی جرح و تعدیل بیان کی ہو جبکہ اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔)

○ ''حضرت شجاع بن ابی فاطمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں آپ کے لئے وظیفہ مقرر کرنے کا حکم نہ دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آپ کی بچیوں کے لئے (سبب) ہو جائے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا

ہے کہ وہ ہر رات سورۂ واقعہ کی تلاوت کیا کریں کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ہر رات سورۂ واقعہ کی تلاوت کی اسے کبھی فاقہ نہیں پہنچ سکتا۔‘‘

(اس حدیث کو امام احمد، ابن السنی، بیہقی او رابن عبد البر نے روایت کیا ہے اور امام زیلعی نے فرمایا: اسے امام ابوبکر ابن السنی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جسے نعمت سے نوازے تو وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے، اور جس کے غم کثیر ہو جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے (کثرت کے ساتھ) استغفار کرے اور جس سے اس کا رزق دور ہو جائے وہ کثرت سے ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ پڑھے۔ اور جو کسی قوم کے ہاں مہمان ٹھہرے تو وہ روزہ نہ رکھے مگر ان کی اجازت سے اور جو کسی قوم کے گھر میں داخل ہو تو جہاں وہ اسے بیٹھنے کا کہیں وہیں بیٹھ جائے کیونکہ گھر والوں کو گھر کے پردے کا بہتر علم ہوتا ہے اور کینہ، حسد اور عبادت میں کاہلی اور معیشت میں تنگی ایسے گناہ میں سے ہیں جو گنہگار پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اظہار ہیں۔‘‘

(امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث میں یونس بن تمیم راوی ہیں جنہیں امام ذہبی نے لسان المیزان میں ذکر کیا اور یہ حدیث ان کے ترجمہ میں بیان کی ہے اور کسی نے انہیں ضعیف نہیں کہا۔)

○ ’’حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کے مال یا اہل یا اولاد پر انعام کرتا ہے اور وہ کہتا ہے: ﴿مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ تو وہ اس انعام میں سوائے موت کے کوئی آفت نہیں دیکھتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَلَوْلَآ إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾۔‘‘ (اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے کیوں نہیں کہا: وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہے کسی کو کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)۔‘‘

(اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی

نے فرمایا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔)

○ ’’حضرت عقبہ بن عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس شخص پر کسی نعمت کا انعام فرمایا اور اس شخص نے اس نعمت کی بقا چاہی تو وہ ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ کثرت سے پڑھے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: (اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے کیوں نہیں کہا: وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہے کسی کو کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)۔‘‘ (اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی شخص پر نعمت کرتا ہے اور وہ ’’الحمد للہ‘‘ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بھی بہتر شے عطا فرماتا ہے جو اس سے لی ہوتی ہے۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن السنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے کہا: یہ سند حسن ہے۔)

○ ’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کو نعمت عطا فرماتا ہے اور وہ اس پر (ایک بار) ’’الحمد للہ‘‘ کہتا ہے تو وہ اس نعمت کا شکر ادا کر دیتا ہے اور اگر دوسری دفعہ ’’الحمد للہ‘‘ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب نئے سرے سے عطا فرماتا ہے اور اگر تیسری بار کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔‘‘

(اس حدیث کو امام حاکم، ابن سرایا اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ’’حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آج رات آپ کی دعا سنی اس میں جو حصہ میں نے سنا وہ یہ تھا: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي﴾ (اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے گھر میں وسعت عطا فرما اور

جو رزق تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما۔) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اس میں سے کچھ چھوٹ گیا ہے؟''

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے چند کلمات سکھائے جنہیں میں وتروں میں پڑھتا ہوں: ﴿اَللّٰهُمَّ، اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ﴾ (اے اللہ! مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ہدایت اور عافیت یافتہ بندوں میں عافیت عطا فرما، مجھے اپنے دوستوں میں ایک دوست بنا، جو رزق تو مجھے عطا فرماتا ہے اسے بابرکت بنا دے، مجھے تقدیر کے شر سے محفوظ رکھ، بیشک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ جسے تو نے دوست بنایا وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند ہے)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کے پاس مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی سی آواز سنائی دیتی۔ ایک دن وحی نازل ہوئی ہم کچھ دیر ٹھہرے رہے جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ، زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا﴾ (اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا فرما اور (جو کچھ عطا فرمایا ہے) اُس میں کمی نہ فرما، ہمیں عزت دے، ذلیل نہ کر، ہمیں عطا فرما، محروم نہ رکھ، ہمیں چن لے اور ہم پر کسی دوسرے کو نہ چن،

ہمیں راضی رکھ اور ہم سے راضی ہو جا)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث اصح (صحیح تر) ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي﴾ (اے اللہ! تو میرے بڑھاپے اور عمر کے آخری حصے میں مجھے بہت زیادہ فراخ روزی عطا فرما)۔''

(اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔ جبکہ امام ابن سرایا نے فرمایا: اس کی سند اور متن دونوں حسن ہیں۔)

○ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مکاتب (ایسا غلام جو ایک مخصوص رقم ادا کر کے اپنے آقا سے آزادی کا معاہدہ کر لے) نے ان کے پاس آ کر عرض کیا: میں اپنی کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں آپ میری مدد فرمایئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھائے ہیں۔ اگر تجھ پر ثبیر پہاڑ جتنا قرض بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دے گا۔ یوں کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ﴾ (یا اللہ! مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز فرما دے)۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اور امام مقدسی نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ﴾ (اے اللہ! میں قرض کے بوجھ، اور دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کی طعن درازی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے وہ دعا سنی ہے جو آپ ﷺ نے مجھے سکھائی ہے؟ میں نے کہا: وہ کونسی دعا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسی دعا ہے جو حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھلاتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی پر سونے کا ایک پہاڑ قرض ہو اور وہ اس دعا کے ساتھ اللہ خالق کو پکارے تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض چکا دے گا (وہ دعا یہ ہے:) ﴿اَللّٰهُمَّ، فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا أَنْتَ تَرْحَمُنِي فَارْحَمْنِي بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ﴾ (اے اللہ! اے غم کو دور کرنے والے! مجبوروں کی التجاء سننے والے! دنیا و آخرت کے رحمان و رحیم! تو ہی مجھے پر رحم فرماتا ہے۔ سو (اب بھی) تو ہی مجھ پر رحمت فرما۔ ایسی رحمت جس کے ذریعے تو مجھے اپنے سواء ہر ایک کی نوازشوں سے بے نیاز فرما دے۔) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ پر کچھ قرض باقی تھا اور مجھے قرض سے سخت نفرت تھی، سو میں یہ دعا پڑھ کر (اللہ تعالیٰ سے) التجاء کیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا اور میری طرف سے اس قرض کی ادائیگی کا سبب پیدا کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اپنا واقعہ) بیان کرتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا ایک دینار اور تین درہم میرے ذمہ قرض تھے۔ وہ میرے گھر آئیں تو میں ان کا قرض ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھنے کی وجہ سے ان کی طرف براہِ راست دیکھنے سے بھی شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔ تب میں نے اس دعا کو پڑھنا

شروع کیا تو کچھ ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا رزق عطا فرمایا جو نہ تو مجھ پر صدقہ کیا گیا تھا اور نہ ہی میراث تھی جس کی میں وارث تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے میری طرف سے ادا فرما دیا اور اس مال میں سے کچھ میں نے اپنے گھر والوں کو بھی دیا اور اسی میں سے میں نے (اپنے بھائی) حضرت عبد الرحمن کی بیٹی کے لئے تین اوقیہ چاندی کا زیور بھی بنایا اور پھر بھی اس مال میں سے ہمارے لئے اچھا خاصا بچ گیا۔''

(اس حدیث کو امام حاکم، بزار اور مروزی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: امام بخاری نے عبد اللہ بن عمر نمیری کو قابل حجت مانا ہے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔)

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ○

(البقرة، ۲:۱۵۲)

''سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو○''

۲. تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ○

(آل عمران، ۳:۲۷)

''تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تُو ہی زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے (اپنی نوازشات سے) بہرہ اندوز کرتا ہے○''

۳. اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ○ (الرعد، ۱۳:۲۶)

''اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ فرما دیتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، اور وہ (کافر) دنیا کی زندگی سے بہت مسرور ہیں، حالاں کہ دنیوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں ایک حقیر متاع کے سوا کچھ بھی نہیںo''

٤. وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَo (النحل، ١٦:٧١)

''اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق (کے درجات) میں فضیلت دی ہے (تاکہ وہ تمہیں حکمِ انفاق کے ذریعے آزمائے)، مگر جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ اپنی دولت (کے کچھ حصہ کو بھی) اپنے زیردست لوگوں پر نہیں لوٹاتے (یعنی خرچ نہیں کرتے) حالاں کہ وہ سب اس میں (بنیادی ضروریات کی حد تک) برابر ہیں، تو کیا وہ اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیںo''

٥. وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًاo (الكهف، ١٨:٣٩)

''اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے کیوں نہیں کہا: ''ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ'' (وہی ہونا ہے جو اللہ چاہے کسی کو کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)، اگر تو (اس وقت) مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کم تر دیکھتا ہے (تو کیا ہوا)o''

٦. وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَo

(الجمعة، ٦٢:١١)

''اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو (اپنی حاجت مندی اور

معاشی تنگی کے باعث) اس کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے اور آپ کو (خطبہ میں) کھڑے چھوڑ گئے، فرما دیجئے: جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہےo''

٧. وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاo وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًاo (الطلاق، ٦٥:٢-٣)

''اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا و آخرت کے رنج و غم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہےo اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ (اللہ) اسے کافی ہے، بے شک اللہ اپنا کام پورا کر لینے والا ہے، بے شک اللہ نے ہر شے کے لیے اندازہ مقرر فرما رکھا ہےo''

٨. فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًاo يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًاo وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًاo (نوح، ٧١:١٠-١٢)

''پھر میں نے کہا کہ تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہےo وہ تم پر بڑی زوردار بارش بھیجے گاo اور تمہاری مدد اَموال اور اولاد کے ذریعے فرمائے گا اور تمہارے لیے باغات اُگائے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گاo''

٩. لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍo اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِo فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِo الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍo

(قریش، ١٠٦:١-٤)

''قریش کو رغبت دلانے کے سبب سےo انہیں سردیوں اور گرمیوں کے

(تجارتی) سفر سے مانوس کر دیا○ پس انہیں چاہئے کہ اس گھر (خانہ کعبہ) کے رب کی عبادت کریں (تاکہ اس کی شکر گزاری ہو)○ جس نے انہیں بھوک (یعنی فقر و فاقہ کے حالات) میں کھانا دیا (یعنی رزق فراہم کیا) اور (دشمنوں کے) خوف سے امن بخشا (یعنی محفوظ و مامون زندگی سے نوازا)○''

۱۰۔ اَرَءَيْتَ الَّذِیْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ○ فَذٰلِكَ الَّذِیْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ○ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ○ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ○ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ○

(الماعون، ۱۰۷: ۱-۷)

''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟ تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (یعنی یتیموں کی حاجات کو رد کرتا اور انہیں حق سے محروم رکھتا ہے)○ اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا (یعنی معاشرے سے غریبوں اور محتاجوں کے معاشی اِستحصال کے خاتمے کی کوشش نہیں کرتا)○ پس افسوس (اور خرابی) ہے ان نمازیوں کے لیے○ جو اپنی نماز (کی روح) سے بے خبر ہیں (یعنی انہیں محض حقوق اللہ یاد ہیں حقوق العباد بھلا بیٹھے ہیں)○ وہ لوگ (عبادت میں) دکھلاوا کرتے ہیں (کیوں کہ وہ خالق کی رسمی بندگی بجا لاتے ہیں اور پسی ہوئی مخلوق سے بے پرواہی برت رہے ہیں)○ اور وہ برتنے کی معمولی سی چیز بھی مانگے نہیں دیتے○

۱۱۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ○ (الکوثر، ۱۰۸: ۱-۳)

''بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہے○ پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیۂ تشکر ہے)○ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہوگا○''

﴿اَخلاق و اَحوال کی پاکیزگی کے لئے دعائیں اور اَذکار﴾

○ ''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رات اپنی خالہ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزاری۔ ...... حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز (تہجد) کے لیے اذان دی۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (نیند سے اٹھ کر) نماز (تہجد) ادا فرمائی اور وضو نہ فرمایا اور آپ ﷺ اپنی دعا میں فرما رہے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا، وَفِي بَصَرِي نُوْرًا، وَفِي سَمْعِي نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِي نُوْرًا، وَفَوْقِي نُوْرًا، وَتَحْتِي نُوْرًا، وَأَمَامِي نُوْرًا، وَخَلْفِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا﴾ (اے اللہ! میرے دل میں نور، میری نگاہ میں نور، میری سماعت میں نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور پیدا کر دے اور مجھے نور بنا دے۔) راوی کُرَیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے سات چیزوں کا ذکر فرمایا۔ (فرماتے ہیں کہ) میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص سے ملا تو اس نے مزید یہ الفاظ ذکر کیے: ﴿عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي﴾ (اے اللہ! میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے بالوں اور میری جلد (کو بھی نور بنا دے۔) نیز دو خصلتیں اور بیان کیں۔'' (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تم سے صرف وہی کچھ بیان کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ان الفاظ میں دعا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اَللّٰهُمَّ، آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا. اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا﴾ (اے اللہ! میں عجز، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا

فرما، اسے پاک فرما دے، تو سب سے بہتر پاک فرمانے والا ہے اور تو ہی اس کا ولی اور مولیٰ ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے جس میں (تیری) خشیت نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو شرفِ قبولیت سے محروم ہو)۔'' (اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اِن الفاظ میں دعا کیا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ الْهُدَی وَالتُّقَی وَالْعَفَافَ وَالْغِنَی﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں)۔''

(اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ الصِّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالأَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، حسن خُلق اور راضی بہ تقدیر رہنے کا سوال کرتا ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام بخاری نے 'الأدب المفرد' میں، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں عبد الرحمن بن زیاد بن انعم راوی ہے اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ اور دو سندوں میں سے ایک کے بقیہ رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ''حضرت عبد اللہ (بن مسعود ﷺ) سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اور کلمات بھی سکھائے تھے لیکن وہ اس طرح نہیں سکھائے تھے جیسے تشہد سکھایا (اور وہ کلمات یوں ہیں): ﴿اَللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَی النُّوْرِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ، وَبَارِکْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا، وَقُلُوْبِنَا، وَأَزْوَاجِنَا، وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاکِرِيْنَ لِنِعْمَتِکَ مُثْنِيْنَ بِهَا

قَابِلِيْهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا﴾ (اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت ڈال اور ہمارے درمیان صلح و صفائی رکھ اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اجالے سے اندھیرے کی طرف جانے سے بچا اور ہمیں ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں، ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے والا اس کی ثناء بیان کرنے والا، اس کا اہل بنا اور اسے ہم پر مکمل فرما)۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اس کی سند جید ہے۔)

○ ''حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے پروردگار سے یہ دعا فرماتے ا۔ (اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، بہترین دعا، بہترین کامرانی، بہترین عمل، بہترین ثواب، بہترین زندگی اور بہترین موت کی دعا مانگتا ہوں، تو مجھے (حق پر) ثابت قدم رکھ، میری (نیکیوں کے) ترازو (کا پلہ) بھاری فرما، میرے ایمان کو محکم (و مضبوط) فرما، میرے درجات بلند فرما، میری نماز قبول فرما، میری خطائیں معاف فرما اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔

۲۔ ''اے اللہ! میں تجھ سے (تمام) خیر و خوبی کی ابتداؤں کا، خیر و خوبی کی انتہاؤں کا، جامع خیر و خوبی کا، اوّل و آخر خیر کا اور ظاہر و باطن کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔

۳۔ ''اے اللہ! میں ہر اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو میں اختیار کروں اور اپنے ہر فعل و عمل کا اور جو ظاہر ہے اس کی خیر کا بھی اور جو پوشیدہ ہے اس کی خیر کا بھی جو ظاہر ہے، اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

۴۔ ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند فرما، میرا بوجھ ہلکا فرما، میرا (ہر) کام درست فرما، میرا دل پاک فرما، میری شرمگاہ کی حفاظت فرما، میرے

لئے میرے دل کو منور فرما دے، اور میرے لئے میرے گناہ بخش دے۔ اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

۵۰۔ ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے کانوں، میری آنکھوں، میری روح، میرے جسم، میرے اَخلاق، میرے گھر بار، میری (پوری) زندگی میں، میری موت میں اور میرے ہر عمل میں میرے لئے برکتیں عطا فرما دے اور تو میری نیکیوں کو قبول فرما لے، اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔''

۵۱ اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ، وَخَيْرَ الدُّعَاءِ، وَخَيْرَ النَّجَاحِ، وَخَيْرَ الْعَمَلِ، وَخَيْرَ الثَّوَابِ، وَخَيْرَ الْحَيَاةِ، وَخَيْرَ الْمَمَاتِ، وَثَبِّتْنِي وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِي، وَحَقِّقْ إِيْمَانِي، وَارْفَعْ دَرَجَاتِي، وَتَقَبَّلْ صَلَاتِي، وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِي، وَأَسْأَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ.

۵۲ اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ، وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. آمِيْنَ.

۵۳ اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ مَا آتِي، وَخَيْرَ مَا أَفْعَلُ، وَخَيْرَ مَا أَعْمَلُ، وَخَيْرَ مَا بَطَنَ، وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. آمِيْنَ.

۵۴ اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ أَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِي، وَ تَضَعَ وِزْرِي، وَتُصْلِحَ أَمْرِي، وَتُطَهِّرَ قَلْبِي، وَتُحَصِّنَ فَرْجِي، وَتُنَوِّرَ لِي قَلْبِي، وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي، وَأَسْأَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. آمِيْنَ.

۵۵ اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ أَنْ تُبَارِکَ لِي فِي نَفْسِي، وَفِي سَمْعِي، وَفِي بَصَرِي، وَفِي رُوْحِي، وَفِي خَلْقِي، وَفِي خُلُقِي، وَفِي أَهْلِي، وَفِي

مَحْيَايَ، وَفِي مَمَاتِي وَفِي عَمَلِي، فَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِي، وَأَسْأَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. آمِيْنَ.

(اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے محمد بن زنبور اور عاصم بن عبید کے اور یہ دونوں بھی ثقہ ہیں۔)

○ ''حضرت اُمّ معبد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ دعا فرماتے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ، وَلِسَانِي مِنَ الْکَذِبِ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ﴾ (اے اللہ! میرا دل منافقت سے، میرا عمل ریاکاری سے، میری زبان جھوٹ سے اور میری آنکھیں خیانت سے پاک فرما دے، بیشک تو آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ دلوں میں چھپا ہے وہ سب جانتا ہے)۔''

(اس حدیث کو امام حکیم ترمذی، دیلمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔)

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَيُزَکِّيْهِمْ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُo

(البقرة، ۲: ۱۲۹)

''اے ہمارے رب! اُن میں اُنہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہےo''

۲. كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ○

(البقرة، ٢:١٥١)

''اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفساً و قلباً) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے○''

۳. اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ○ (آل عمران، ٣: ١٣٤)

''یہ وہ لوگ ہیں جو فراخی اور تنگی (دونوں حالتوں) میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں سے (ان کی غلطیوں پر) درگزر کرنے والے ہیں، اور اللہ اِحسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے○''

٤. فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ○

(آل عمران، ٣: ١٥٩)

''(اے حبیبِ والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تُندخُو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے، سو آپ ان سے درگزر فرمایا کریں اور ان کے لیے بخشش مانگا کریں اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر

بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکّل والوں سے محبت کرتا ہے○''

٥. وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا○ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا○

(الفرقان، ٢٥: ٦٣، ٦٤)

''اور (خدائے) رحمان کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب اُن سے جاہل (اَکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں○ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لیے سجدہ ریزی اور قیامِ (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں○''

٦. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا○ (الأحزاب، ٣٣: ٢١)

''فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے○''

۷. هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○ (الجمعة، ٦٢:٢)

''وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (باعظمت) رسول (ﷺ) کو بھیجا وہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں بے شک وہ لوگ اِن (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے○''

۸۔ وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ○ (القلم، ٦٨:٣-٤)

''اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متصف ہیں)○''



فرمانِ حبیبِ ربّ العالمین ﷺ

وہ شخص بخیل ہے، جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے۔ اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ○
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ○

﴿وسوسوں سے نجات پانے کے لئے دعائیں اور اذکار﴾



○ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں شے کو کس نے پیدا کیا؟ (اور جب یہ وسوسے گہرے ہو جاتے ہیں تو) بالآخر دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات یہاں تک پہنچے تو (شیطان سے پناہ مانگتے ہوئے) اللہ تعالیٰ کے جوارِ رحمت میں پناہ لینی چاہیے اور ایسے خیالات کو ترک کر دینا چاہیے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(امام مسلم، احمد اور ابو یعلی کی ایک روایت میں ہے: ''اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: ﴿آمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهٖ﴾ (میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا)۔'')

(امام ابو داود اور نسائی کی ایک روایت میں ہے: ''تو اس وقت تم یوں کہو: ﴿اَللهُ اَحَدٌ، اَللهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ اسے کسی نے جنا ہے اور کوئی ایک بھی اس کی برابری کرنے والا نہیں ہے۔) پھر اپنے بائیں جانب تین دفعہ تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے (یعنی اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے)۔'')

○ ''حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور مجھ پر قراءت مشتبہ کر دیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کو خَنْزَب کہا جاتا ہے، جب تم اسے محسوس کرو تو اُس (شیطان) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، اور بائیں جانب تین بار تھوک دو۔ حضرت عثمان کہتے ہیں کہ میں نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، احمد، عبد الرزاق، اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک نماز پڑھتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا (راوی حضرت عمرو نے کہا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ کونسی نماز تھی) تو آپ ﷺ نے (نماز کے بعد) یہ فرمایا: ﴿اَللهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، اَللهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، اَللهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، وَالْحَمْدُ ِللهِ کَثِیْرًا، وَالْحَمْدُ ِللهِ کَثِیْرًا، وَالْحَمْدُ ِللهِ کَثِیْرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا، اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطَانِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ﴾ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اور صبح و شام اللہ تعالیٰ کے لئے ہی پاکی ہے۔ میں شیطان کی لغویات، اس کے تکبر اور اس کے وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں)۔'' فرمایا: نَفْثُهٗ اُس (شیطان) کی لغویات، نَفْخُهٗ اس کا تکبر اور هَمْزُهٗ سے مراد اس کے وسوسے ہیں۔

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، احمد، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ''حضرت ابو زمیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (اپنی بے چین قلبی کیفیت کے بارے میں) پوچھتے ہوئے عرض کیا: میرے دل کو کیا ہوگیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: (ایسی عجیب کیفیت ہے جو کہ) خدا کی قسم! زبان پر نہیں لا سکتا بیان کیا کہ چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا کوئی شک واقع ہوگیا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ ہنسے اور فرمایا: اس سے تو کوئی نہیں بچا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ''(اے سننے والے!) اگر تو اس (کتاب) کے بارے میں ذرا بھی شک میں مبتلا ہے جو ہم نے (اپنے رسول ﷺ کی وساطت سے)

تیری طرف اتاری ہے تو (اس کی حقانیت کی نسبت) ان لوگوں سے دریافت کر لے جو تجھ سے پہلے (اللہ کی) کتاب پڑھ رہے ہیں۔'') پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے دل میں کوئی وسوسہ محسوس کرو تو (یہ آیت) پڑھو: ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ج وَ هُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾ (وہی (سب سے) اوّل اور (سب سے) آخر ہے اور (اپنی قدرت کے اعتبار سے) ظاہر اور (اپنی ذات کے اعتبار سے) پوشیدہ ہے، اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے)۔'' (اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔)

(اس حدیث کی سند کو امام نووی نے 'الأذکار' اور امام مقدسی نے 'المختارة' میں جید قرار دیا ہے اور ابن سرایا نے 'سلاح المؤمن' میں فرمایا: راوی ابو زمیل کو جن کا نام سماک بن ولید حنفی ہے، امام مسلم نے قابلِ حجت قرار دیا ہے۔)

○ ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَهَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ﴾ (اے اللہ! میں شیطان مردود سے، اس کے وسوسوں، اس کی لغویات اور اس کے تکبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔'' فرمایا: هَمْزُهٗ اس کے وسوسے، نَفْثُهٗ اس کی لغویات اور نَفْخُهٗ سے مراد اس کا تکبر ہے۔

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طیالسی، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ''حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب مجھے طائف کا گورنر بنایا تو میرے دل میں اس قسم کے خیالات (اور وسوسے) آنے لگے کہ مجھے یہ بھی یاد نہ رہتا کہ کتنی رکعات نماز پڑھی ہے۔ جب میں نے اپنی یہ حالت دیکھی تو سفر کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر (تعجباً) فرمایا: ابن ابی العاص ہے! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں، آپ ﷺ نے

فرمایا: کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) کوئی شے میری نماز میں آتی ہے اور مجھے یہ بھی بھول جاتا ہے کہ میں نے کیا پڑھا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان ہے میرے قریب آؤ، میں آپ ﷺ کے قریب ادب سے دو زانو بیٹھ گیا۔ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے میرے سینہ پر اپنا دست مبارک رکھا اور اپنا لعاب مبارک میرے منہ میں ڈالا اور تین بار فرمایا: اے اللہ کے دشمن! نکل جا، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اب جاؤ اپنا کام کرو۔ حضرت عثمان ؓ فرماتے ہیں: اللہ رب العزت کی قسم! اُس دن کے بعد پھر کبھی شیطان نے اس قسم کے وسوسے میرے دل میں پیدا نہیں کئے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی عاصم اور رویانی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔

○ ”بعض علماء نے فرمایا: جو شخص وضو میں یا نماز میں یا ان جیسی کسی اور عبادت میں وسوسہ میں مبتلا ہو تو اس کے لئے ”لَا إِلٰهَ إِلَّا الله“ پڑھنا مستحب ہے، کیونکہ شیطان جب ذکر الٰہی سنتا ہے تو اس سے دور بھاگتا ہے۔ اور ”لَا إِلٰهَ إِلَّا الله“ تمام اذکار کا سردار (یعنی ذکر کا سب سے بلند اور اعلیٰ درجہ) ہے۔ اسی لئے اس امت کے برگزیدہ بزرگوں، اور سالکین کی تربیت کرنے والوں، اور مریدوں کو ادب سکھانے والے (صوفیاء) نے اس ذکر ”لَا إِلٰهَ إِلَّا الله“ کو اہل خلوت کے لئے لازم کیا، اور انہیں اس پر مداومت اختیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: وسوسوں کو دور کرنے کا سب سے نفع بخش علاج کثرت سے ذکر الٰہی کرنا ہے اور سید احمد بن ابی حواری بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوسلیمان دارانی کو وسوسہ کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: جب تم خود کو وسوسوں سے آزاد کرنا چاہو تو اسے (یعنی وسوسہ کو) محسوس کرتے ہی خوشی و فرحت کا اظہار کرنا شروع کر دو، جوں ہی تم فرحت و سرور کا اظہار کرو گے وہ تم سے دور ہو جائے گا کیونکہ شیطان کو مومن کے فرحت و سرور سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہیں ہے، اور اگر تم اس وسوسہ پر غمزدہ ہو کر بیٹھ گئے تو یہ

بڑھ جائے گا۔ (امام نووی فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں: یہ چیز اس بات کی تائید کرتی ہے جو بعض ائمہ کرام نے کہی ہے کہ وسوسہ میں بس وہی شخص مبتلا ہوتا ہے جس کا ایمان کامل ہو، کیونکہ کوئی بھی چور ویران گھر میں چوری کا ارادہ نہیں کرتا۔“

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ○ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ○ (المؤمنون، ٢٣: ٩٧-٩٨)

”اور آپ (دعا) فرمائیے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں○ اور اے میرے رب! میں اس بات سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں○“

٢. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○

(الفلق، ١١٣: ١-٥)

”آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے○ اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائے○ اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سے○ اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے○“

٣. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ○ مَلِکِ النَّاسِ○ اِلٰهِ النَّاسِ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ○ الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ○ مِنَ الْجِنَّةِ

وَالنَّاسِ○ (النّاس، ١١٤: ١-٦)

''آپ عرض کیجئے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے○ جو (ساری) نسل انسانی کا معبود ہے○ وسوسہ انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے○ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے○ خواہ وہ (وسوسہ انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے○''

⊙

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

⊙ يَارَسُوْلَ اللهِ ⊙

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ

⊙ يَاحَبِيْبَ اللهِ ⊙

⊙

﴿دین و ایمان پر ثابت قدمی اور طلب خیر و برکت کی دعائیں اور اذکار﴾

⊙

○ ''حضرت انس ﷺ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا)۔'' (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس (رکن یمانی) کے ساتھ ستر فرشتے متعین ہیں (اس کے پاس) جو شخص یہ دعا کرے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں بخشش اور امن و سلامتی کا سوال کرتا ہوں، اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔) تو وہ فرشتے (اس کی دعا پر) آمین کہتے ہیں۔''

(اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، فاکہی، طبرانی، دیلمی اور منذری نے روایت کیا اور حسن قرار دیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَصْلِحْ لِي دِيْنِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيْهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ﴾ (اے اللہ! میرے دین کو درست کر دے جو میرے معاملہ کا محافظ ہے، اور میری دنیا کو درست کردے جس میں میری روزی ہے، اور میری آخرت کو درست کردے جس میں میرا تیری طرف لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں میری زیادتی کا سبب بنادے اور میری وفات کو ہر شر سے میرے لئے

راحت بنا دے۔''

(اِس حدیث کو امام مسلم، طبرانی اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تمام بنی آدم کے دل (اللہ) رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی مانند ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ، مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلَى طَاعَتِکَ﴾ (اے اللہ! اے دلوں کے پھیرنے والے (ربّ)! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے)۔''

(اِس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔)

○ ''اور ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی سر انور آسمان کی طرف اُٹھاتے تو (بارگاہ الٰہی میں) عرض کرتے: ﴿يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِکَ﴾ (اے دلوں کے پھیرنے والے ربّ! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے)۔''

(اِس حدیث کو امام نسائی، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''اور ایک روایت میں حضرت ابو ہلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جب اپنی گفتگو سے فارغ ہوتے اور (مجلس سے) اُٹھنے کا ارادہ کرتے تو (یہ دعا) کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، تَرَى قُلُوْبَنَا مِنَ الشِّرْکِ، وَالْکِبْرِ، وَالنِّفَاقِ، وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ، وَالرِّيْبَةِ، وَالشَّکِّ فِي دِيْنِکَ. يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَى دِيْنِکَ وَاجْعَلْ دِيْنَنَا الإِسْلَامَ الْقَيِّمَ﴾ (اے اللہ! تو ہمارے دلوں کو شرک، تکبر، نفاق، ریاء، شہرت، شک و شبہ میں (مبتلا) دیکھتا ہے۔ (ہمیں ان سے محفوظ فرما۔) اے دلوں کے پھیرنے والے!

ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ، ہمارا دین (ہمیشہ) دین قیم اسلام کو ہی بنا۔''

(اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ﴿يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِکَ﴾ (اے دلوں کے پھیرنے والے ربّ! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے کیا آپ کو (اب بھی) ہمارا دین سے پھر جانے کا ڈر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان (اس کے قبضہ قدرت میں) ہیں۔ وہ جس طرف چاہے انہیں پھیر دے۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: امام ابو سفیان کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث صحیح تر ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْکُرْ لِي وَلَا تَمْکُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي. وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَکَ شَکَّارًا، لَکَ ذَکَّارًا، لَکَ رَهَّابًا، لَکَ مِطْوَاعًا، لَکَ مُخْبِتًا، إِلَيْکَ أَوَّاهًا مُنِيْبًا. رَبِّ، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِي﴾ (اے میرے پروردگار! میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کو کامیابی نہ دے، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ ہو۔ مجھے ہدایت دے اور اسے میرے لئے آسان فرما۔ مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا، شکر گزار، بہت ڈرنے والا

نہایت فرمانبردار، خوب اطاعت کرنے والا، بہت عاجزی کرنے والا، بہت گریہ و زاری کرنے والا اور تیری ہی جانب رجوع کرنے والا بنا دے۔ میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال۔ میری دعا قبول فرما، میری دلیل کو قائم رکھ، میری زبان کو درست رکھ، میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوٹ نکال دے)۔"

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی (دعاؤں میں سے) یہ دعا بھی تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِکَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِيْعِ سَخَطِکَ﴾ (اے اللہ! میں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔"

(اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، نسائی اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ کلمات سکھایا کرتے تھے کہ ہم یوں کہا کریں: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَأَسْأَلُکَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ، وَأَسْأَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا، وَقَلْبًا سَلِيْمًا، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّکَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی، ہدایت میں پختگی، نعمت پر شکر ادا کرنے کی توفیق، حسنِ عبادت، سچی زبان اور قلبِ سلیم کا سوال کرتا ہوں۔ اور ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ اور ہر اس خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر

اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو ہر چھپی بات کا خوب جاننے والا ہے)۔"

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُشْمِتْ بِي عَدُوًّا حَاسِدًا، وَاللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ کُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِکَ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِکَ﴾ (اے اللہ! کھڑے، بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) مجھے اسلام پر قائم رکھ، اور میری مصیبت پر میرے حاسد دشمن کو خوش نہ کر۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے تمام خوبیاں اور بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور میں تمام برائیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں)۔"

(اس حدیث کو امام حاکم، ابن حبان، ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ، انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى کُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ﴾ (یا اللہ! مجھے جو علم تو نے عطا فرمایا ہے اسے میرے لئے نفع بخش بنا دے اور مجھے (مزید) نفع بخش علم عطا فرما۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں اہلِ دوزخ کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔"

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی

شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت علی ؓ سے مروی ہے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے (یہ) دعا سکھائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ، اِفْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِي لِذِكْرِکَ، وَارْزُقْنِي طَاعَتَکَ، وَطَاعَةَ رَسُوْلِکَ، وَعَمَلًا بِكِتَابِکَ﴾ (اے اللہ! اپنے ذکر کے لئے میرے دل کے کان کھول دے اور مجھے اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کی توفیق عطا فرما۔)''

(اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمان ؓ کو بھلائی کی وصیت کی اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا نبی چاہتا ہے کہ تجھے ایسے کلمات عطا فرمائے جن کا تو رحمان سے سوال کرے گا، اور ان کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ کی رغبت اختیار کرے گا اور ان کے ذریعے تو دن رات دعا مانگے گا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا (اِن الفاظ میں) بیان فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ صِحَّةَ إِيْمَانٍ وَإِيْمَانًا فِي خُلُقٍ حَسَنٍ وَنَجَاحًا يَتْبَعُهُ فَلَاحٌ، يَعْنِي وَرَحْمَةً مِنْکَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْکَ وَرِضْوَانًا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کی صحت، اچھے اخلاق میں ایمان، اور ایسی کامیابی کا سوال کرتا ہوں جس کے بعد فلاح عافیت اور تیری مغفرت اور خوشنودی ہے)۔''

(اِس حدیث کو امام احمد، نسائی، طبرانی اور ابن راہویہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے راوی ثقہ ہیں۔)

○ ''حضرت بُسر بن ارطاۃ القرشی ؓ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (یہ) دعا فرماتے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ﴾ (اے اللہ! ہمارے تمام معاملات کا انجام احسن طریقے سے فرما، اور ہمیں دنیا کی ندامت اور آخرت کے عذاب سے بچا)۔''

(اِس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابن ابی عاصم اور امام بخاری نے 'التاریخ الأوسط' اور 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت نواس بن سمعان الکلابی ؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر (شخص کا) دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہے، خواہ وہ اسے سیدھا رکھے خواہ وہ اسے ٹیڑھا کر دے۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿يَا مُثَبِّتَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِکَ﴾ (اے دلوں کے قائم رکھنے والے! ہمارے دلوں کو بھی اپنے دین پر قائم رکھ۔) اور فرمایا: میزان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، وہ کچھ قوموں کو (ان کے اچھے اعمال کے باعث) عروج عطا فرماتا ہے اور کچھ اقوام کو (ان کے ناپسندیدہ اعمال کے باعث) قیامت تک پست فرماتا رہے گا۔''

(اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، بِعِلْمِکَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِکَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، وَأَسْأَلُکَ خَشْيَتَکَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُکَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُکَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِکَ، وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِکَ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ، زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ﴾ (اے اللہ! اپنے علم غیب، اور مخلوق پر اپنی قدرت کے واسطے، مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو جانتا ہے کہ زندگی میرے لیے بہتر ہے، اور مجھے موت عطا کر جب تو جانے کہ موت میرے حق میں بہتر ہے۔ میں حاضر و غیب میں تجھ سے تیری خشیت، رضا و غضب میں کلمۂ اخلاص کا

سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو، اور آنکھ کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی بھی منقطع نہ ہو۔ اور تیرے فیصلے پر رضا کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد پرسکون زندگی کا، اور تیرے دیدار کی لذت کا اور تیری ملاقات کے اشتیاق کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر نقصان دہ مصیبت اور ہر گمراہ کن فتنہ سے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر اور ہمیں ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ بنا)۔"

(اس حدیث کو امام نسائی، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

اَلآیَاتُ الْقُرْآنِیَّةُ

١. رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ○ (البقرة، ٢:١٢٨)

"اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنے حکم کے سامنے جھکنے والا بنا اور ہماری اولاد سے بھی ایک امت کو خاص اپنا تابع فرمان بنا اور ہمیں ہماری عبادت (اور حج کے) قواعد بتا دے اور ہم پر (رحمت و مغفرت) کی نظر فرما، بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے○"

٢. رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ○ (البقرة، ٢:٢٥٠)

"اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر میں وسعت ارزانی فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما○"

٣. رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ○ (آل عمران، ٣:٨)

"اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمیں خاص اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے○"

٤. رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ○ (آل عمران، ٣:٥٣)

"اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے اس رسول کی اتباع کی سو ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے○"

٥. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ○ (آل عمران، ٣:١٤٧)

"اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کام میں ہم سے ہونے والی زیادتیوں سے درگزر فرما اور ہمیں (اپنی راہ میں) ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما○"

٦. رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ○ (الأعراف، ٧:١٢٦)

"اے ہمارے رب! تو ہم پر صبر کے سرچشمے کھول دے اور ہم کو (ثابت قدمی سے) مسلمان رہتے ہوئے (دنیا سے) اٹھا لے○"

٧. رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا○ (الإسراء، ١٧:٨٠)

"اے میرے رب! مجھے سچائی (خوشنودی) کے ساتھ داخل فرما (جہاں بھی داخل فرمانا ہو) اور مجھے سچائی (وخوشنودی) کے ساتھ باہر لے آ (جہاں سے بھی لانا ہو) اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ وقوت عطا فرما دے○"

8۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّ هَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا○

(الکهف، ۱۸: ۱۰)

''اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں راہ یابی (کے اسباب) مہیا فرما○''

⊙

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ
هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ
یَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ
یَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰی یَا بَارِئَ النَّسَمِ

﴿قحط سالی، تیز آندھی، آسمانی بجلی اور بارش برسنے کے وقت کی دعائیں اور اَذکار﴾

⊙

• ''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگ روتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور قحط سالی سے نجات کے لیے دعا کی درخواست کی) تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ﴾ (اے اللہ! ہم پر (ایسی) بارش برسا جو ضرورت کو پوری کرے، اچھے انجام والی، سبزہ اگانے والی، نقصان سے مبرا اور نفع مند ہو، جو جلد برسنے والی، دیر نہ کرنے والی ہو۔) راوی کا بیان ہے کہ اسی وقت انہیں بادلوں نے گھیر لیا (اور خوب بارش ہوئی)۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔)

• ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ کے حکم پر عیدگاہ میں منبر رکھ دیا گیا اور ایک مقررہ دن میں لوگ باہر نکل آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سورج نظر آتے ہی رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: تم نے اپنے علاقوں کی خشک سالی اور مدت سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ اُس کی بارگاہ میں دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تمہاری دعا کو شرفِ قبولیت بخشے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ

لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِيْنٍ﴾ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا، نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا، اور روزِ جزا کا مالک ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، (اے اللہ!) تو ہی غنی ہے اور ہم (تیری بارگاہ میں) تہی دست (آئے) ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور ایسی بارش برسا جو ایک مدت تک ہمیں قوت اور فائدہ دے۔) پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک بلند فرمائے اور برابر بلند کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی جانب پیٹھ کر کے اپنی چادر الٹ لی اور ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے نیچے اترے اور دو رکعتیں پڑھائیں تو اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرما دیئے جن میں گرج اور چمک ہوئی پھر وہ بادل اللہ تعالیٰ کے حکم سے برسنے لگے ابھی آپ ﷺ مسجد نبوی تک نہیں پہنچے تھے کہ نالیاں چلنے لگیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی (بارش سے بچنے کے لیے) تیزی دیکھی تو ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک شے پر قادر ہے اور بے شک میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن حبان اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو داود نے فرمایا: اس حدیث کی سند عمدہ ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث شیخین (بخاری و مسلم) کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ’’حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا اِن الفاظ میں فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ﴾ (اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے چوپایوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ شہروں کو حیات نو بخش دے)۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابو داود، عبد الرزاق، ابن سعد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: یہ حدیث حضرت عمرو بن شعیب سے مرسلاً روایت کی گئی ہے اور امام ابن حبان نے انہیں ’الثقات‘ میں روایت کیا ہے۔)

○ ’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی صحابی، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں ایسی قوم کی جانب سے حاضر ہوا ہوں جن کے چرواہوں کے پاس کوئی توشہ نہیں اور ان کا کوئی نر جانور (کمزوری کی وجہ سے) حرم نہیں اچھالتا (یعنی اس شخص نے قحط سالی کی شکایت کی) تو آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر یہ دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا طَبَقًا مَرِيْعًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ﴾ (اے اللہ! ہمیں پانی پلا، زمین کو بھرنے والا (جس سے تالاب و ندیاں بھر جائیں) خوب برسنے والا، جلد برسنے والا نہ کہ تاخیر سے برسنے والا، جو نفع مند ہو، نقصان دہ نہ ہو۔) پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اس کے بعد جس جانب سے بھی کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی ہے۔‘‘

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔)

○ ’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب زور کی آندھی آتی تو حضور نبی اکرم ﷺ (یہ دعا) فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس (بارش) کی خیر کا، جو اس میں ہے اس کی خیر کا اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں، اور میں اس کے شر سے، جو اس میں ہے اس کے شر سے اور جس شر کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اُس سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام

حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اس حدیث کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

o ''حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آندھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے جو کبھی رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب، سو جب تم اسے دیکھو تو برا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو اور اُس کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور بخاری نے 'الأدب المفرد' اور 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

o ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب آسمان کے کنارے سے ابر اُٹھتا ہوا دیکھتے تو کام کاج چھوڑ دیتے خواہ نماز میں ہی کیوں نہ ہوتے اور فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا﴾ (اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔) اگر بارش ہونے لگتی تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، صَيِّبًا هَنِيْئًا﴾ (اے اللہ! خوشگوار اور (نفع مند) بارش عطا فرما)۔''

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔)

o ''حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب کبھی آسمانی کڑک کی آواز سنتے تو اپنی بات منقطع کر دیتے اور فرماتے: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ﴾ ''(بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔'' پھر فرماتے: یہ اہل زمین کے لئے سخت وعید ہے۔''

(اس حدیث کو امام مالک، بخاری نے 'الأدب المفرد' اور احمد نے 'الزھد' میں روایت کیا ہے۔)

o ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس نے آسمانی کڑک کی آواز سنی اور یہ کہا: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ ''پاک ہے وہ ذات! (بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (ان کلمات کو کہنے کے بعد) پھر اگر اس شخص کو آسمانی بجلی نے نقصان پہنچایا تو اس کی دیت میرے ذمہ ہے۔''

(اسے امام سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔)

o ''ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر بن خطاب ؓ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہمیں سخت کڑک، بجلی اور اولوں نے آ لیا، تو حضرت کعب ؓ نے ہمیں کہا کہ جس شخص نے آسمانی بجلی کی کڑک کی آواز سن کر یہ آیت تین دفعہ پڑھی: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ﴾ ''(بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔'' تو وہ اس آسمانی بجلی کی کڑک میں جو کچھ ہے اس سے عافیت میں رہے گا۔ پھر میں (ایک دن) حضرت عمر بن الخطاب ؓ سے راستے میں کسی جگہ ملا تو کیا دیکھا کہ ایک اولا ان کی ناک کو لگا اور وہاں نشان ڈال دیا۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اولہ جو میرے ناک پر لگا ہے اس نے وہاں نشان ڈال دیا ہے تو میں نے عرض کیا: حضرت کعب ؓ نے جب آسمانی کڑک کی آواز سنی تو ہمیں کہا کہ جو شخص آسمانی بجلی کی کڑک سن کر یہ آیت پڑھے: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ﴾ ''(بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔'' تو وہ اس (نقصان دہ) چیز سے عافیت میں رہے گا جو اس آسمانی بجلی کی کڑک میں ہے۔ ہم نے یہ پڑھا تھا تو ہم عافیت میں رہے۔ تب حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں

نہیں بتایا تاکہ ہم بھی یہ دعا پڑھتے (اور اُولے سے محفوظ رہتے)؟"

(اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ﴾ (یا اللہ! ہمیں اپنی ناراضگی سے ہلاک نہ کرنا اور نہ ہی اپنے عذاب سے ہلاک کرنا، اور ہمیں اس سے قبل ہی معاف فرما دینا)۔"

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بارش دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، صَيِّبًا نَافِعًا﴾ (اے اللہ! ہمیں نفع مند بارش عطا فرما)۔" (اس حدیث کو امام بخاری، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ أَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ○ (البقرة، ٢:١٦٤)

"بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کی گردش میں اور ان جہازوں (اور کشتیوں) میں جو سمندر میں لوگوں کو نفع پہنچانے والی چیزیں اٹھا کر چلتی ہیں

اور اس (بارش) کے پانی میں جسے اللہ آسمان کی طرف سے اتارتا ہے پھر اس کے ذریعے زمین کو مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے (وہ زمین) جس میں اس نے ہر قسم کے جانور پھیلا دیے ہیں اور ہواؤں کے رُخ بدلنے میں اور اس بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان (حکمِ الٰہی کا) پابند (ہو کر چلتا) ہے (ان میں) عقلمندوں کے لیے (قدرتِ الٰہی کی بہت سی) نشانیاں ہیں○"

٢. وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰى إِذَآ أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَأَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ○ (الأعراف، ٧:٥٧)

"اور وہی ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ (ہوائیں) بھاری بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم ان (بادلوں) کو کسی مردہ (یعنی بے آب و گیاہ) شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر ہم اس (بادل) سے پانی برساتے ہیں پھر ہم اس (پانی) کے ذریعے (زمین سے) ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ اسی طرح ہم (روزِ قیامت) مُردوں کو (قبروں سے) نکالیں گے تاکہ تم نصیحت قبول کرو○"

٣. هُوَ الَّذِي يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ○ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللهِ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ○ (الرعد، ١٣:١٢-١٣)

"وہی ہے جو تمہیں (کبھی) ڈرانے اور (کبھی) امید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا ہے اور (کبھی) بھاری (گھنے) بادلوں کو اٹھاتا ہے○ (بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں،

اور وہ کڑکتی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے اسے گرا دیتا ہے، اور وہ (کفار قدرت کی ان نشانیوں کے باوجود) اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں، اور وہ سخت تدبیر و گرفت والا ہےo‘‘

٤. وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَo (الحجر، ١٥:٢٢)

’’اور ہم ہواؤں کو بادلوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے بھیجتے ہیں پھر ہم آسمان کی جانب سے پانی اتارتے ہیں پھر ہم اسے تم ہی کو پلاتے ہیں اور تم اس کے خزانے رکھنے والے نہیں ہوo‘‘

٥. وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًاo (الکهف، ١٨:٤٥)

’’اور آپ انہیں دنیوی زندگی کی مثال (بھی) بیان کیجئے (جو) اس پانی جیسی ہے جسے ہم نے آسمان کی طرف سے اتارا تو اس کے باعث زمین کا سبزہ خوب گھنا ہو گیا پھر وہ سوکھی گھاس کا چورا بن گیا جسے ہوائیں اڑا لے جاتی ہیں، اور اللہ ہر چیز پر کامل قدرت والا ہےo‘‘

٦. وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًاo (الفرقان، ٢٥:٤٨)

’’اور وہی ہے جو اپنی رحمت (کی بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، اور ہم ہی آسمان سے پاک (صاف کرنے والا) پانی اتارتے ہیںo‘‘

٧. اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ

﴿دَم کے لئے پڑھے جانے والے اَذکار﴾

⊙

o ’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے مرضِ وصال میں معوذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ والناس) پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمایا کرتے تھے، اور جب تکلیف زیادہ ہو گئی تو میں یہی سورتیں پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کیا کرتی تھی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ ﷺ کا (اپنا) دست اقدس آپ ﷺ (کے جسم اقدس) پر پھیرا کرتیں۔ میں (امام معمر) نے (امام ابن شہاب) الزہری سے پوچھا کہ آپ دم کس طرح کیا کرتے تھے؟ فرمایا: سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے۔‘‘ (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

o ’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کے اہلِ خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ ﷺ اس پر معوذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ والناس) پڑھ کر دم فرماتے، جب آپ ﷺ مرض وصال میں مبتلا تھے تو میں آپ ﷺ پر (معوذات سے) دم کرتی اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرتی، کیونکہ آپ ﷺ کے دست مبارک میں میرے ہاتھوں سے زیادہ برکت تھی۔‘‘

(یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

o ’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دم کرتے وقت (یہ الفاظ) فرمایا کرتے تھے: ﴿تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفٰى سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا﴾ (ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کا (بابرکت) لعاب دہن سے، ہمارے پروردگار کے حکم سے، ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے)۔‘‘

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

o ’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ ـ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ ـ حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ ـ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ

يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ○ (الروم، ۳۰:۴۸)

''اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر وہ اس (بادل) کو فضائے آسمانی میں جس طرح چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے پھر اسے (متفرق) ٹکڑے (کر کے تہ بہ تہ) کر دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش اس کے درمیان سے نکلتی ہے پھر جب اس (بارش) کو اپنے بندوں میں سے جنہیں چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے تو وہ فوراً خوش ہو جاتے ہیں○''

۸. وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ○ (فاطر، ۳۵:۹)

''اور اللہ ہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے تو وہ بادل کو ابھار کر اکٹھا کرتی ہیں پھر ہم اس (بادل) کو خشک اور بنجر بستی کی طرف سیرابی کے لیے لے جاتے ہیں، پھر ہم اس کے ذریعے اس زمین کو اس کی مُردنی کے بعد زندگی عطا کرتے ہیں، اسی طرح (مُردوں کا) جی اٹھنا ہوگا○''

۹. وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ○ (ق، ۵۰:۹)

''اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا پھر ہم نے اس سے باغات اُگائے اور کھیتوں کا غلّہ (بھی)○''

۱۰. فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا○ (نوح، ۷۱:۱۰-۱۲)

''پھر میں نے کہا کہ تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے○ وہ تم پر بڑی زوردار بارش بھیجے گا○ اور تمہاری مدد اَموال اور اولاد کے ذریعے فرمائے گا اور تمہارے لیے باغات اُگائے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا○''

ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر (یہ کلمات ادا) فرماتے: ﴿اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾ (اے انسانوں کے پروردگار! تکلیفوں کو دور کر دے، شفا عطا فرما دے، بے شک تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے، تیری شفاء کے سوا اور کوئی شفا نہیں ہے، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو بالکل ختم کر دے)۔'' (یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

○ ''حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اپنی تکلیف بیان کی کہ جب سے وہ اسلام لائے ہیں ان کے جسم میں درد رہتا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے جسم میں جہاں درد ہے اس جگہ ہاتھ رکھو اور تین بار بسم اللہ اور سات بار (یہ کلمات) کہو: ﴿اَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور قدرت سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں (ڈرانے والا) پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ، نسائی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ امام ترمذی اور ابوداود نے یہ الفاظ بیان فرمائے: ''حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں ایسے شدید درد میں مبتلا تھا جو مجھے ہلاک کیے جا رہی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (درد کی جگہ) سات مرتبہ دایاں ہاتھ پھیرو اور یوں کہو: ﴿اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کی عزت، قدرت اور غلبہ کے ساتھ اس درد کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔) آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو درد فوراً رفع ہو گیا۔ اور اب میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو بھی اسی بات کا حکم دیتا ہوں۔''

(امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی

اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت جبرائیل نے یہ کلمات کہے: ﴿بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ مِنْ کُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيْکَ بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ﴾ (اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر ایذاء اور تکلیف دینے والی چیز کے شر سے اور ہر نفس اور ہر حسد والی آنکھ کے ضرر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے گا، میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''اور ایک روایت میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام آکر آپ ﷺ کو دم کرتے اور یہ کلمات کہتے: ﴿بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيْکَ وَمِنْ کُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِي عَيْنٍ﴾ (اللہ کے نام سے، وہ آپ کو تندرست کرے گا، اور ہر بیماری سے شفا عطا کرے گا اور حسد کرنے والے حاسد کے ہر شر سے اور نظر لگانے والی آنکھ کے ہر شر سے آپ کو اپنی پناہ میں رکھے گا)۔''

(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔)

○ ''اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا پڑھ کر دم نہ کروں جو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس لائے ہیں! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، تو آپ ﷺ نے تین بار یہ دم فرمایا: ﴿بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ وَاللهُ يَشْفِيْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ فِيْکَ، وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تجھے ہر اس بیماری سے نجات دلائے جو تجھ میں ہے اور تجھے شفاء دے گانٹھوں

میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور ہر حاسد کے حسد سے جب وہ حسد کرے)۔''

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت قریب نہ ہو اور سات بار یوں کہے: ﴿أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَکَ إِلَّا عُوفِيَ﴾ (میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے ربّ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔) تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کو کوئی تکلیف ہو یا اس کا کوئی مسلمان بھائی اس سے اپنی بیماری کی شکایت کرے تو (وہ یوں) کہے: ﴿رَبُّنَا اللهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ أَمْرُکَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِکَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِکَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ﴾ (ہمارا رب اللہ ہے جس کی حکومت آسمانوں میں بھی ہے۔ (اے اللہ!) تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمانوں اور زمین میں ہے۔ تیری رحمت جیسی آسمانوں میں ہے ویسی ہی زمین میں بھی عطا فرما، ہماری غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرما تو پاک لوگوں کا ربّ ہے۔ اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفا میں سے شفا اس تکلیف پر نازل فرما (تاکہ یہ تندرست ہو جائے۔) تو وہ شخص شفایاب ہو جائے گا۔''

(اسے امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ بخار اور ہر قسم کے درد میں ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگنے کی تعلیم فرماتے: ﴿بِسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ﴾ (اللہ تعالیٰ بڑائی والے کے نام سے، ہر پھڑکنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی کے شر سے عظمت والے ربّ کی پناہ چاہتا ہوں)۔''

(اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ''حضرت سہل بن حنیف ؓ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک ندی کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں اتر کر نہا لیا۔ جب میں باہر نکلا تو مجھے بخار ہو گیا۔ اس بات کی خبر حضور نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ثابت کو تعویذ لینے کا حکم دو۔ (صحابی حضرت سہل بن حنیف سے روایت کرنے والی تابعیہ حضرت رباب بیان کرتی ہیں کہ) میں نے (حضرت سہل بن حنیف ؓ سے) عرض کیا: میرے آقا! کیا دم سے بھی فائدہ ہوجاتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: دم صرف نظر بد، سانپ کے ڈسے اور بچھو کے کاٹے کا ہوتا ہے۔'' (امام ابو داود نے فرمایا: الحمة سانپ وغیرہ زہریلے جانور کا کاٹا)۔''

(اِس حدیث کو امام ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ''حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یا آپ ﷺ کے اہل خانہ میں سے یا آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو اگر آشوب چشم

ہو جاتا تو وہ ان کلمات سے دعا کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَأَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَأْرِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي﴾ (اے اللہ! مجھے میری نگاہ سے لطف اندوز کر اور اس کو میرا وارث بنا، اور مجھے اپنے دشمن کا انتقام دکھا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس پر میری مدد فرما)۔''

(اِس حدیث کو امام حاکم، ابن السنی اور حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت علی ؓ بیان فرماتے ہیں کہ جس نے چھینک سن کر یہ کہا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ﴾ (ہر حال میں جو بھی ہو تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں) تو وہ داڑھ اور کان کا درد کبھی نہیں پائے گا۔''

(اِس حدیث کو امام بخاری نے 'الأدب المفرد' میں اور حاکم نے روایت کیا ہے۔)

○ ''حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس زمین پر رکھا تو اس پر ایک بچھو نے ڈس لیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے نعلین مبارک سے مار ڈالا، پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بچھو پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ وہ نمازی، غیر نمازی اور نبی اور غیر نبی کسی کو بھی بلا امتیاز ڈسنے سے باز نہیں آتا پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوا کر انہیں ایک برتن میں حل فرمایا اور پھر اسے اپنی اس انگلی پر ڈالنا شروع کر دیا جہاں پر بچھو نے ڈسا تھا اور اس پر اپنا دست اقدس پھیرنے لگے اور اس انگلی پر آپ ﷺ معوذتین پڑھ کر دم فرمانے لگے۔''

(اِس حدیث کو امام ابن ماجہ نے مختصراً اور ابن ابی شیبہ، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا اور مذکورہ الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں۔)

○ امام طبرانی اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ امام ابن فضیل نے حضرت مطرف سے روایت کی، اُنہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس بچھو کو مار دیا۔

(صرف اتنا بیان کیا کہ) حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور پھر آپ ﷺ نے اس انگشت مبارکہ پر اپنا دست اقدس پھیرنا شروع کیا اور ساتھ یہ (سورتیں): ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر دم فرمایا۔''

o ''حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ حضرات قبائل عرب میں سے ایک قبیلے میں گئے تو ان قبیلے والوں نے ان کی کوئی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی دوران ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا تو وہ (ان صحابہ کرام کے پاس آ کر) کہنے لگے: کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا: چونکہ تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی لہٰذا ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے ساتھ کچھ (معاوضہ) مقرر نہ کرلو۔ سو انہوں نے کچھ بکریاں دینا منظور کیا چنانچہ (ان میں سے ایک نے) سورۂ فاتحہ پڑھی اور تھوک منہ میں جمع کر کے بچھو کے کاٹے کی جگہ پر تھوک دیا تو اس کی تکلیف (اسی وقت) دور ہوگئی۔ وہ لوگ (طے شدہ معاملہ کے مطابق) بکریاں لے کر آئے تو ان (صحابہ میں سے بعض) نے کہا کہ (یہ بکریاں) ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک حضور نبی اکرم ﷺ سے ان کے متعلق پوچھ نہ لیں۔ سو جب انھوں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں (حاضر ہوکر) دریافت کیا تو آپ ﷺ (سارا ماجرا سن کر) ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ (سورہ فاتحہ) دم کرنے کی چیز ہے؟ خیر تم وہ بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی نکالنا۔''

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

o ''حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک خاندان تھا جنہیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا۔ یہ (بچھو، سانپ وغیرہ زہریلے جانوروں کے) ڈنگ کا دم کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دم سے منع فرمایا تو یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے دم کرنے سے منع فرما دیا جبکہ ہم ڈنگ کا دم کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم مجھے دم (کے کلمات) سناؤ انہوں نے وہ کلمات سنائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ یہ تو وعدے ہیں۔''

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث مختصراً صحاح میں بھی موجود ہے اور اس کے رجال بھی صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے قیس بن ربیع کے، اور انہیں بھی امام شعبہ اور ثوری نے ثقہ قرار دیا ہے۔)

o ایک اور روایت میں حضرت جابر ؓ سے مروی ہے، انہوں نے بیان فرمایا: ایک آدمی بچھو کے ڈنگ کا دم کرتا تھا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے دم کرنے سے منع فرما دیا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے دم سے منع فرما دیا ہے جبکہ میں بچھو کے ڈسے کا دم کیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں جو اپنے بھائی کو نفع دینے کی استطاعت رکھتا ہے، وہ دم کرلیا کرے۔''

(اس حدیث کو امام ابو یعلی، طحاوی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

o ''حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شام کے وقت تین دفعہ یہ دعا پڑھی: ﴿اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ (میں مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں۔) تو اس رات سانپ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور آپ ﷺ کے اہل میں سے اگر کسی انسان کو سانپ وغیرہ ڈس لیتا تو آپ ﷺ فرماتے کہ اس نے وہ کلمات نہیں پڑھے۔''

(اس حدیث کو امام حاکم، قزوینی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

o ''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے اور ان سے فرماتے کہ ان کے جد امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام پر یہ پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے: ﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان (کے شر) سے، اور موذی جانوروں اور حشرات سے اور ہر نظرِ بد سے)۔''

(اسے امام بخاری، ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

- ''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ، جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ الناس) نازل ہوئیں۔ ان کے نزول پر آپ ﷺ نے ان دونوں کو اختیار فرمایا اور ان کے سوا باقی چیزوں کو چھوڑ دیا۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

- ''حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا بھائی بیمار ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اسے کیا مرض ہے۔ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اسے آسیب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اسے (یہاں) لے آؤ وہ اعرابی اسے لے آیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ پھر سورہ بقرہ کی شروع کی چار آیات اور پھر درمیان کی دو آیات: ﴿وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ﴾ پڑھیں۔ پھر آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھیں۔ اور ایک آیت سورہ آل عمران کی غالباً ﴿شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ پڑھی۔ پھر سورہ اعراف کی ایک آیت: ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ﴾ پڑھی۔ اور ایک آیت سورہ مومنین کی ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللهِ إِلٰهًا

آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهٖ﴾ پڑھی۔ اور ایک آیت سورہ جن کی ﴿وَأَنَّهُ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا﴾ پڑھی اور سورہ الصافات کی شروع کی دس آیات پڑھیں اور آخری تین آیات سورہ حشر کی پڑھیں اور ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین (سورہ فلق اور سورہ والناس) پڑھیں تو وہ اعرابی (اسی وقت) اچھا ہوکر کھڑا ہوگیا جیسے اسے کبھی کوئی بیماری ہی نہ تھی۔''

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: امام بخاری و مسلم نے اس حدیث کے شروع سے آخر تک راویوں کو قابل حجت و دلیل مانا ہے سوائے ابو جناب کلبی کے اور یہ حدیث محفوظ اور صحیح ہے۔)

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

(الفاتحة، ۱:۱-۷)

''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے ۝ نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے ۝ روزِ جزا کا مالک ہے ۝ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۝ ہمیں سیدھا راستہ دکھا ۝ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا ۝ ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کا ۝''

۲. وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ (المؤمنون، ۲۳:۹۷)

''اور آپ (دعا) فرمائیے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے

تیری پناہ مانگتا ہوں○"

۳. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○

(الفلق، ۱۱۳:۱-۵)

"آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے○ اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائے○ اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سے○ اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے○"

٤. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ○ مَلِكِ النَّاسِ○ اِلٰهِ النَّاسِ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ○

(الناس، ۱۱٤:۱-٦)

"آپ عرض کیجئے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے○ جو (ساری) نسل انسانی کا معبود ہے○ وسوسہ انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے○ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے○ خواہ وہ (وسوسہ انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے○"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
○ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا ○
مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

مکتبہ روحانیات کی فخریہ پیشکش

مقصد	تعارف
شادی کے لئے	اس نقش و عمل کی بدولت چند دنوں میں نیک رشتہ نصیب ہوتا ہے۔ کنوارے لڑکے لڑکیوں کے لئے خاص تحفہ۔
روزگار کے لئے	جو خواتین و حضرات جلد از جلد بہترین روزگار حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس نقش و عمل کو ضرور حاصل کریں۔
محبت کے لئے	دو دلوں کو ملانے اور روٹھوں کو منانے کیلئے اس نقش و عمل کی جادوگری چند دنوں میں ملاحظہ فرمائیں۔
مقدمہ میں کامیابی کیلئے	بڑے بڑے سنگین مقدمات میں کامیابی کے لئے یہ نقش و عمل آسان و مجرب اور آزمودہ ہے۔
خیر و برکت کیلئے	ہر کام میں خیر و برکت کے لئے یہ نقش و عمل نہایت اکسیر و آزمودہ ہے۔ ایک بار ضرور آزمائیں۔
روحانیات کیلئے	روحانیات حاصل کرنے والے خوش نصیب خواتین و حضرات کیلئے یہ نقش و عمل اپنا جواب نہیں رکھتا ہے۔
تسخیر الخلائق کیلئے	عاملوں، وکیلوں، ڈاکٹروں وغیرہ کے لئے یہ نقش و عمل لاجواب ہے۔ آزمائش شرط ہے۔
حاضرات کیلئے	حاضرات کے متلاشی خواتین و حضرات کے لئے انمول تحفہ اس نقش و عمل کے بعد کسی دوسرے عمل کی حاجت نہیں رہے گی۔
ہر مقصد کیلئے	جملہ مقاصد کے لئے یہ نقش و عمل اپنی مثال آپ ہے۔ آیات قرآنی کا زندہ معجزہ۔

ادارہ فیض العملیات و تعویذات نقشبندی

★★ (زیر نگرانی مکتبۂ روحانیات کراچی) ★★

ابھی رابطہ کیجئے MOBILE : 0300-3493001

روحانی علاج

کے لئے تشریف لائیں

یہ حقیقت ہے کہ پریشانیوں میں گھرا ہوا انسان ذہنی طور پر اس قابل نہیں رہتا کہ راہ نجات خود ہی تلاش کر سکے۔ لہٰذا آپ کسی بھی مسئلہ مثلاً آپ کو کونسا کاروبار کرنا چاہیئے۔ آپ کے لئے کہاں ملازمت بہتر رہے گی۔ آپ کے لئے جیون ساتھی کیسا ہو۔ آپ اپنے بچوں کے کیا نام رکھیں۔ آپ کا اسم الٰہی کا ورد کونسا ہے۔ اپنے شوہر یا بیوی کو کیسے راہ راست پر لائیں۔ تسخیر محبوب کے لئے کونسا وظیفہ کریں وغیرہ وغیرہ کے لئے۔

روحانی معالج

صوفی محمد ندیم محمدی سے

کی روحانی خدمات سے فیضیاب ہوں

ادارہ فیض العملیات و تعویذات نقشبندیہ

(زیر نگرانی: مکتبہ روحانیات کراچی)

MOBILE : 0300-3493001

قصیدہ نعت النبی الکریم ﷺ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ رحمۃ للعالمین و علی الہ واصحابہ واھل بیتہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین۔

اما بعد! واضح ہو کہ یہ قصیدہ شریف حضرت قطب مکہ امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات سے ہے جس کا نام نعت النبی ﷺ ہے۔ اس کی تلاوت سے تمام مقاصد دینی و دینوی اور تمام مراحل ظاہری و باطنی حاصل ہو جاتے ہیں اور جو شخص باادب اخلاص اور حسن عقیدت سے پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب اور آپ ﷺ کے زمرہ عشاق میں شامل ہوگا اور حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ اور آپ ﷺ اس شخص سے راضی ہوں گے اور اس کے حق میں دعائے سعادت دارین مانگیں گے۔ کیونکہ یہ قصیدہ شریف مستند ہے۔ اس میں جتنے معجزات کا ذکر ہے سب صحیح ہیں اور پایہ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں اور اس کی تلاوت سے ہر ایک قسم کی گردش اور حوادثات اور مصائب سے انسان محفوظ رہتا ہے اور اس شخص کے لیے حضور نبی کریم علیہ السلام کی شفاعت لازمی اور ابدی ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا يُّؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ○

حضرت امام یافع رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تذکرہ

آپ کے والد ماجد کا اسم شریف حضرت یافع رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ کنیت ابوالسعادت اور لقب عفیف الدین اور قدیمی وطن ملک یمن ہے۔ تمام عمر حرمین شریف میں بسر کی۔ شافعی المذہب اور قادری المشرب صاحب کرامات وخرق عادات ہیں۔ آپ کی تصانیف میں

سے تاریخ یافعی۔ روضۃ الریاحین۔ تکملہ۔ مرآت الجنان یقظان فی معرفۃ حوادث الزمان۔ درۃ النظیم فی فضائل قرآن العظیم۔ نشر المجالس۔ قصیدہ نعت النبی ﷺ وغیرہ مشہور ہیں۔ آپ کو چند واسطوں سے خرقہ شریف کی نسبت حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اور حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ہمعصروں میں سے ہیں چنانچہ جب مخدوم صاحب حج کو تشریف لے گئے تو آپ نے ہدایت کی کہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت شریف میں حاضر ہو کر سلسلہ عالیہ چشتیہ کا بھی فیض حاصل کریں۔ حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۲۱/ ماہ جمادی الاخر ۷۶۸ھ میں واقع ہوئی آپ کا مزار مبارک بیت اللہ شریف (مکہ معظمہ کے قبرستان) میں ہے۔

سعادت مندوں کے لیے ہدایتیں

چونکہ اس قصیدہ میں (یا مصطفیٰ الطف بنا) حرف ندا آیا ہے۔ اور آپ ﷺ سے امداد طلب کی گئی ہے۔ لہٰذا جواز ندا کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ تاکہ ظنون فاسدہ اور شکوک جہلاء دور ہوں۔ اور آفتاب ہدایت تاریک دلوں پر چمک پڑے۔ بے ادبی اور گستاخی زائل ہو اور شوق ومحبت نبوی ﷺ میں ترقی ہو۔

قرآن شریف:

❀ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ (الآیہ) وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ الخ

وجہ استدلال آیات بالا سے ثابت ہوا کہ شہید زندہ ہیں اس امر پر اجماع امت ہے کہ پیغمبر شہیدوں سے افضل ہیں کیونکہ کامل الشہادت ہیں۔ لہٰذا انبیاء علیہم السلام بھی زندہ ہیں۔

❀ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ۔

حضرت نافع مدنی ابن کثیر مکی ابوعمر بصری ابن عمر شامی سلیمان اعمش آئمہ قرأت کے نزدیک **سواءٌ** کے آخر نون تنوین مضموم ہے۔ وجہ استدلال۔ ایمان والوں کا مرنا اور جینا برابر ہے۔ اپنے علاوہ ایمان والوں سے انبیاء علیہم السلام افضل ہیں کیونکہ کامل الایمان ہیں۔

❀ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔

وجہ استدلال۔ اگر انبیاء علیہم السلام زندہ نہیں اور ہمارے نیک و بد پر مطلع نہیں تو شہادت کس بات کی دیں گے لہٰذا یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفی ﷺ اپنی جملہ امت کے نیک و بد اعمال وافعال واقوال پر مطلع ہیں۔

❀ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ آپ کے اکابران امت بھی دوسرے لوگوں پر شہادت دیں گے۔ سوال یہ ہے کہ جس چیز کا علم نہیں ہے اس پر شہادت کیسی۔ جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جامع البرکات میں تحریر فرماتے ہیں۔ ''وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر احوال واعمال امتیان مطلع است و بر مقربان و خاصان خود ممد فیض و حاضر و ناظر'' اور شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔ کی تفسیر اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ '' و باشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست وحجابے کہ بداماں از ترقی ماندہ است کدام است پس او مے شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص شمارا و نفاق شمارا انتہی'' (دیکھو تفسیر عزیزی) اور ملا علی قاری شرح شفا میں ابن دینار تابعی مکی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حَاضِرٌ فِيْ بُيُوْتِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ۔ یعنی روح مبارک آنجناب علیہ السلام در خانہ ہائے اہل اسلام حاضر مے شد۔

احادیث شریف:

آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا (روایت کی مسلم نے حضرت

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ۔ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ۔ حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ۔ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

انس رضی اللہ عنہ سے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف بکثرت بھیجو کیونکہ مجھ کو پہنچایا جاتا ہے اور پیغمبروں کے جسموں کو مٹی خراب نہیں کرتی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ عَلَى الْاَرْضِ۔(یہ حدیث روایت کی ابو داؤد اور بیہقی نے اوس ثقفی سے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلْاَنْبِيَآءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ۔(روایت کی بیہقی نے) اِنَّ عِلْمِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَعِلْمِيْ فِيْ حَيَاتِيْ۔(روایت کی بیہقی نے اور اصبہانی نے ترغیب میں) نیز نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص درود شریف میری قبر کے پاس پڑھے میں سنتا ہوں اور جو شخص دور سے پڑھے میرے پاس پہنچایا جاتا ہے۔(روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں اور اصبہانی نے ترغیب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کا ایک فرشتہ ہے جس کو تمام جہان کی باتیں سنائی دینے کا مرتبہ حاصل ہوا ہے وہ میری قبر پر کھڑا رہتا ہے جہاں کوئی مجھ پر درود شریف پڑھے وہ مجھے پہنچا دیتا ہے (روایت کی بخاری نے اپنی تاریخ میں) نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کئی فرشتے اس خدمت پر مقرر ہیں ہ میری امت کا سلام مجھ کو پہنچاتے ہیں۔ (روایت کی نسائی اور دارمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اہل محبت کا درود شریف سنتا ہوں اور ان کو پہچانتا ہوں۔ (دیکھو دلائل الخیرات) غرض اس مضمون کی احادیث بکثرت ہیں۔ نیز حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو بخاری شریف میں مروی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ صفات محدودہ بشریہ کے زائل ہونے سے صفات غیر محدودہ حقیہ حاصل ہوتی ہیں جیسے دور دراز سے سننا دیکھنا یا سنانا یا پہنچانا وغیرہ تو جب بالجملہ علائق دینوی سے پاک ہو کر بالکل اِلَى اللّٰهِ وَفِي اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ہو جائے تو کیونکر صفات حقیہ سے متصف نہ ہوگا۔ والسلام

خاک پائے اصفیا (محمد عبدالعزیز قادری) ساکن گڑھ دیسنداں۔ ضلع جالندھر

هٰذِهِ الْقَصِيْدَةُ الْمَوْسُوْمَةُ بِنَعْتِ النَّبِيِّ كَرِيْمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

حَضْرَتُ اِمَامِ اَبُو السَّعَادَتْ عَفِيْفُ الدِّيْنِ يَافِعِيْ رحمۃ اللہ علیہ

❀❀ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ❀❀

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم کرنے والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعُلٰى	هُوَ خَالِقٌ لِنَبِيِّنَا
سب طرح کی حمد خدائے بزرگ کے لیے ہے	وہی ہمارے نبی ﷺ کا خالق ہے
لَوْلَاهُ مَا خَلَقَ السَّمَاءَ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اگر حضور ﷺ نہ ہوتے تو آسمان پیدا نہ ہوتا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
طَلَعَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى	كَالْبَدْرِ يَطْلَعُ فِي الدُّجٰى
برگزیدہ نبی نے طلوع کیا	جیسے چودھویں کا چاند اندھیرے میں طلوع ہوتا ہے
بِطُلُوْعِهٖ جَآءَ الْهُدٰى	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے طلوع کی برکت سے ہدایت آئی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِكَمَالِهٖ بَلَغَ الْعُلٰى	بِجَمَالِهٖ كَشَفَ الدُّجٰى
اپنے کمال کے باعث اعلیٰ مرتبہ پر پہنچے	آپ کے جمال کے باعث تاریکی دور ہوئی
بِقُدُوْمِهٖ زَالَ الْوَبَآءَ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی آمد کے باعث وبا جاتی رہی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

مِنْ كَفِّهٖ مَآءٌ جَرٰى	نَحْوَ السَّمَاءِ لَيْلًا سَرٰى
آپ ﷺ کے کفِ دست سے پانی (کا چشمہ) جاری ہوا	آسمان کی طرف رات کو تشریف لے گئے
خَيْرُ الرُّسُلِ خَيْرُ الْوَرٰى	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
کیونکہ آپ ﷺ سب رسولوں سے افضل اور سب مخلوق سے بہتر ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ كَانَ طَيِّبًا بَوْلُهٗ	مَا كَانَ كِذْبًا قَوْلُهٗ
آپ ﷺ کا بول خوشبودار پاکیزہ تھا	آپ ﷺ کا قول جھوٹ نہ تھا
وَعَلَى الْخَلَآئِقِ طَوْلُهٗ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور سب طرح کی مخلوق پر آپ ﷺ کا احسان عام ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اٰيَاتُهٗ بَلَغَ السَّمَآءَ	رَاٰيَاتُهٗ قَهَرَ الْعِدٰى
آپ ﷺ کے نشان آسمان کو پہنچے	آپ ﷺ کے علموں نے دشمنوں کو مغلوب کیا
مَازَاغَ عَيْنُهٗ مَا طَغٰى	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
چشم مبارک نے کجی نہ کی اور نہ سرکشی کی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ كَانَ فَجْرًا سَاطِعًا	قَدْ كَانَ نُوْرًا طَالِعًا
آپ ﷺ صبح صادق کی طرح چمکنے والے تھے	آپ ﷺ مجسم نور طلوع کرنے والے تھے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِدُعَآئِهٖ نَزَلَ الْمَطَرُ	وَ بِاَمْرِهٖ مَرَّ الشَّجَرُ
آپ ﷺ کی دعا سے بارش اتری	اور آپ ﷺ کے حکم سے درخت چل پڑا

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ۔ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ۔ حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ۔ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اَحْشَآئُهٗ شَدَّ الْحَجَرُ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
پتھر نے آپ ﷺ کے پیٹ کے بلوں کو روکا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ كَانَ فَخْمًا فِي النَّظَرِ	قَدْ كَانَ وَجْهًا كَالْقَمَرِ
آپ ﷺ نظر میں آنکھ کی پتلی تھے	آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح نورانی تھا
اَسْنَانُهٗ مِثْلُ الدُّرَرِ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے دندان شریف موتیوں کی لڑی تھے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَدْعَجُ وَاَكْحَلُ عَيْنُهٗ	قَدْ صَارَ دُرًّا ظُفْرُهٗ
آپ ﷺ کی چشم مبارک کشادہ اور سرگیں ہے	آپ ﷺ کا ناخن موتی جیسا ہے
وَ اَضَآءَ لَيْلًا صَدْرُهٗ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ کے سینے مبارک نے شب تاریک کو روشن کیا ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِيْ كَفِّهٖ قَرَاءَ الْحَجَرُ	فِي الْحَرْبِ قَدْ اُعْطِي الظَّفَرُ
سنگریزوں نے آپ ﷺ کی مشت مبارک میں کلمہ شہادت پڑھا	جہاد میں آپ ﷺ کو فتح عنایت ہوئی
وَ بِيُمْنِهٖ طَابَ الثَّمَرُ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ کی برکت سے پھل خوشبودار ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
كَالزَّهْرِ تَرَفًا جِسْمُهٗ	قَدْ كَانَ زَهْرًا لَوْنُهٗ
چنبے کی طرح آپ ﷺ کا جسم نازک تھا	آپ ﷺ کا رنگ چنبے کا تھا
قَدْ كَانَ نُوْرًا كُلُّهٗ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ سب کے سب مجسم نور تھے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ۔ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ۔ حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ۔ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

قَدْ كَانَ مِسْكًا رِيْحُهٗ	مَا نَامَ لَيْلًا قَلْبُهٗ
حضور ﷺ کی ریح مبارک کستوری تھی	آپ ﷺ کا قلب شریف رات کو کبھی سویا نہ تھا
قَدْ صَارَ اَعْلٰى دِيْنُهٗ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کا دین نہایت ہی بلند ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَطَاءَ السَّمَآءَ اَقْدَامُهٗ	اَعْلَى الْخُلُقِ اَخْلَاقُهٗ
آپ ﷺ کے مبارک قدموں نے آسمان کو طے کیا	سب اخلاق سے بالا آپ ﷺ کے اخلاق ہیں
نَجْمُ الْهُدٰى اَصْحَابُهٗ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے اصحاب ہدایت کے تارے ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هُوَ ذُوا لنُّبُوَّةِ ذُوْ شَمَمْ	اِذْ كَانَ اٰدَمُ فِي الْعَدَمْ
آپ ﷺ صاحب نبوت صاحب مراتب عظمیٰ تھے	جب آدم علیہ السلام عدم میں تھے
مِنْ نُّوْرِهٖ خُلِقَ الْقَلَمْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ ہی کے نور سے قلم پیدا کیا گیا ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مِنْ شَانِهٖ عَفْوُ اللَّمَمْ	قَدْ كَانَ بَحْرًا فِي الْكَرَمْ
آپ ﷺ کی شان سے خطاؤں سے درگزر ہے	کیونکہ آپ ﷺ بحر سخاوت ہیں
صِرْنَا بِهٖ خَيْرَ الْاُمَمْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ ہی کے ذریعے سے ہم تمام امتوں کے سردار بنے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ زَادَ قَدْرُهٗ فِي الْعِظَمْ	رُوْحُ الْاَمِيْنُ لَهٗ مِنْ خِدَمْ
آپ ﷺ کا قدر بزرگی میں بہت بڑھا ہوا ہے	جبرئیل علیہ السلام آپ کے خادموں میں سے ہیں

تَاجُ الْعَرَبُ فَخْرُ الْعَجَمْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ عرب کے تاج اور عجم کے فخر ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
كَالشَّمْسِ اَضْوَءُ نُوْرُهٗ	اَلْعَرْشُ فَضْلًا طُوْرُهٗ
آپ ﷺ کا نور آفتاب کی طرح روشن ہوا	باعتبار عرش اعظم آپ ﷺ کے لئے کوہ طور بنا
لِلْقَلْبِ شَافٍ سُؤْرُهٗ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کا پس خوردہ قلب کے لیے شفا ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ظَبْيٌ تَمَسَّكَ ذَيْلَهٗ	ضَبٌّ تَكَلَّمَ عِنْدَهٗ
ہرنی نے آپ ﷺ کا دامن پکڑا	سوسمار بھنی ہوئی آپ ﷺ کے پاس کلام کی
اَدَّى الشَّهَادَةَ اَجْلَهٗ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے لیے شہادت ادا کی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هُوَ شَمْسُ فَضْلٍ فِي الْحَرَمْ	بِلُعْبِهٖ دُفِعَ الْاَلَمْ
آپ ﷺ حرم الٰہی میں فضیلت کے آفتاب ہیں	آپ ﷺ کے لعاب مبارک سے دکھ دور کیا گیا
وَبِبَعْثِهٖ كُسِرَ الصَّنَمْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ کی بعثت سے بت توڑا گیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هُوَ فِي السَّكِيْنَةِ كَالْعَلَمْ	قَدْ كَانَ يَنْبُوْعَ الْحِلَمْ
آپ ﷺ ولی اطمینان کے لیے بمنزلے نشان کے ہیں	کیونکہ آپ ﷺ حلم کے منبع ہیں
قَدْ كَانَ نُوْرًا فِي الظُّلَمْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ تاریکی کے نور ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

وَلَقَدْ وُصِفْ هُوَ فِي الْوَفَا	وَ لَقَدْ نُصِرْ هُوَ بِالصَّبَا
اور آپ ﷺ کی صفت وفاداری ہے	اور آپ ﷺ بادِ صبا سے نصرت دیئے گئے ہیں
وَلَقَدْ حُمِدْ هُوَ فِي السَّمَآءِ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ عالم بالا میں محمود ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِرِسَالَتِهٖ شَهِدَ الْوَثَنْ	بِوُجُوْدِهٖ مَحَّ الْفِتَنْ
آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی بتوں نے دی	آپ ﷺ کے وجود مقدس کے ساتھ فتنے ختم ہوئے
وَ بِحَلْبِهٖ كَثُرَ اللَّبَنْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ کے شیر نکالنے سے سانڈہ بکری کا دودھ بافراط ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِاِيْمَائِهٖ انْشَقَّ الْقَمَرْ	وَ بِرَجْلِهٖ عَيْنَ ظَهَرْ
آپ ﷺ کے اشارے سے چاند پھٹ گیا	اور آپ ﷺ کے پاؤں کی رگڑ سے چشمہ جاری ہوا
وَبِغَرْسِهٖ حَمَلَ الشَّجَرْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ کے پودہ لگاتے درخت باردار ہوگیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ اَطْعَمَهٗ رَبُّ الْبَشَرْ	بَاضَتْ حِمَامٌ فِي الْمَمَرْ
آپ ﷺ کو بشر کے رب نے کھانا کھلایا	کبوتری نے آپ ﷺ کے گزرگاہ میں انڈے دیئے
حِفْظًا لَهٗ مِمَّنْ كَفَرْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
تاکہ کافروں سے آپ ﷺ کی حفاظت رہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَ سَقَاهُ لَيْلًا رَبُّهٗ	نَالَ الْخَلَائِقَ بِرُّهٗ
آپ ﷺ کے رب نے ایک ہی رات میں آپ کو سیراب کردیا	آپ ﷺ کی نیکی سب مخلوق کے شامل حال ہوئی

لِلدَّآءِ شَافٍ كَفُّهٗ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی کف مبارک ہر ایک مرض کے لیے شفا ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِي الْغَارِ لِلْهِجْرِ اخْتَفٰى	ثُمَّ عَنْكَبُوْتُ قَدْ وَفٰى
ہجرت کے لیے آپ ﷺ غار ثور میں مخفی ہوئے	پھر مکڑی نے آپ ﷺ کے ساتھ وفاداری کی
بِهٖ وَالْحِمَامَةُ مَرْحَبًا	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور کبوتری نے بھی واواہ وا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِيْ وَصْفِهٖ طٰهٰ نَزَلْ	وَبِمَحْيِهِ الْبَاطِلُ اَفَلْ
آپ ﷺ کی صفت میں طٰہٰ (اے طاہر) نازل ہوا	اور آپ ﷺ کی حیات سے باطل گم ہوا
لِلنَّاسِ كَهْفٌ فِي الْجَبَلْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
پہاڑ میں لوگوں کے لیے جائے پناہ ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَلشَّمْسُ رُدَّتْ اَجْلَهٗ	قَدْ جَآءَ لَمْ اَرْمِثْلَهٗ
آپ ﷺ کے لیے آفتاب واپس کیا گیا	آپ ﷺ کی مثل کسی کو نہ دیکھا
لَا قَبْلَهٗ لَا بَعْدَهٗ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
نہ آپ ﷺ کے پہلے اور نہ آپ ﷺ کے پیچھے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اِخْتَارَ جُوْعًا وَّا لْعَنَا	خَلْفًا اَمَامًا قَدْرَاٰى
آپ ﷺ بھوک اور تکلیف کو اختیار کیا	اپنے آگے اور پیچھے یکساں دیکھتے تھے
جَيْشًا هَزَمْ هُوَ بِالْحَصٰى	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ نے مٹھی بھر سنگریزوں سے بھاری لشکر کو شکست دی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

قَدْ نَالَهُ نَفْخُ الْقَدَمِ	مَا قَالَ اُفٍّ لِلْخَدَمِ
آپ ﷺ کے عبادت میں قدم سوج جاتے	خادموں کو کبھی اف تک نہ کہا
لَوْلَاهُ كُنَّا فِي الْعَدَمِ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو ہم سب معدوم ہوتے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مَا ضَرَّهُ سَمٌّ اَكْلٌ	فِيْ نَفْثِهٖ بَرِءَ الْعِلَلْ
آپ ﷺ کو زہر قاتل سے ضرر نہ پہنچا	آپ ﷺ کے دم سے بیماریاں دور ہوئیں
وَبِشَرْعِهٖ نُسِخَ الْمِلَلْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ کی شریعت سے سب دین منسوخ ہوئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مَا ذَمَّ شَيْئًا مِّنْ طَعَامِ	قَدْ كَانَ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ
کھانے کی چیز کی آپ ﷺ نے کبھی برائی نہ کی	دوسرے سے پہلے آپ ﷺ السلام علیکم فرماتے تھے
لَهٗ كَانَ لِيْنٌ فِي الْكَلَامِ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی کلام نہایت نرم ہوتی تھی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ مَاتَ مَا لَهٗ مِنْ حُطَامِ	غَيْرَ الْاَرَاضِيْ وَالْحِسَامِ
آپ ﷺ فوت ہوئے کہ آپ کے یہاں کھانے کی کوئی چیز نہ تھی	سوائے زمینوں اور تلوار کے
دِرْعٍ وَّ بَغْلٍ وَّ اللِّجَامِ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
زرہ اور خچر اور لگام کے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِوِلَادَتِهٖ نُوْرٌ اَضَآءَ	اَلدَّارُ ضَاءَتْ وَالْفِنَا
آپ ﷺ کی ولادت کے وقت نور چمکا	گھر اور باہر سب روشن ہوا

وَاَضَآءَ بِهٖ اُفُقُ السَّمَآءِ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور اس کے ساتھ آسمان کی بلندی تک روشنی پہنچی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَللّٰهِ اَعْطَاهُ . اَلْمَدَدْ	مَعَ مَنْ كَفَرْ حِيْنَ اجْتَلَدْ
اللہ نے آپ ﷺ کو مدد عنایت فرمائی	کفر کرنے والوں پر جب آپ ﷺ نے کوڑے لگائے
هُمْ كَالْغَنَمْ هُوَ كَالْاَسَدْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
وہ لوگ بمنزلے بکریوں اور آپ ﷺ بمنزلے شیر ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
نَارٌ بِشَهْرٍ مَا وَ قَدْ	مَا قَالَ لَا قَطْ لِلْاَحَدْ
پورا مہینہ آپ ﷺ کے یہاں آگ نہ جلائی گئی	آپ ﷺ نے کبھی کسی کو لفظ نہ نہیں فرمایا
لَا رَيْبَ حَيٌّ فِي اللَّحَدْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ یقیناً لحد شریف میں زندہ ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِي الْحُسْنِ قَدْ فَاقَ الْكَرِيْمْ	اِبْنُ الْكَرِيْمْ اِبْنُ الْكَرِيْمْ
آپ ﷺ کریم ہیں حسن میں سب سے بلند ہیں	کریم کے فرزند اور کریم کے فرزند ہیں
لَوْلَاهُ نُخَلَّدُ فِي الْجَحِيْمْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو ہم جہنم میں ہمیشہ رہتے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَحْيَا عِظَامًا بِالدُّعَا	قَدْ هَابَهٗ شَخْصٌ رَءَا
آپ ﷺ نے دعا سے بوسیدہ ہڈیاں زندہ کیں	جو شخص آپ ﷺ کو دیکھتا ہیبت میں آجاتا
قَدْ كَانَ يَعْفُوْا مَنْ جَفَا	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ جفا کار کو معاف کرتے تھے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

نَعْمَاءُ دُنْیَا قَدْ تَرَكْ	مِنْ اَجْلِهٖ خُلِقَ الْفَلَكْ
آپ ﷺ نے دنیا کی نعمتیں ترک کیں	آپ ﷺ ہی کے باعث آسمان پیدا کیا گیا
وَالْعَرْشُ اِلٰی تَحْتَ السَّمَكْ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
اور مچھلی کے نیچے تک	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
خَیْرُ الْکُتُبِ قُرْاٰنُهٗ	وَ لَقَدْ اَضَآءَ بُرْهَانُهٗ
آپ ﷺ کا قرآن شریف سب کتابوں سے بہتر ہے	اور آپ ﷺ کی برہان روشن ہے
غَلَبَ الْعَرَبُ سُلْطَانُهٗ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی قوت نے عرب کو غالب کیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَمَّ الْمَلَكُ وَالْاَنْبِیَآءَ	فِیْ مَسْجِدٍ وَقْتًا سَرٰی
آپ ﷺ نے تمام نبیوں اور فرشتوں کی امامت کی	مسجد اقصیٰ میں کہ جس وقت آپ ﷺ نے رات کو سیر کی
نَبِیُّنَا فَخْرًا لَّنَا	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
ہمیں بھی اپنے نبی کے ساتھ بڑا بھاری فخر ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ذُوالْحِلْمِ مَصْدُوْقٌ اَمِیْنٌ	فِی الْحَشْرِ کَهْفُ الْمُذْنِبِیْنَ
آپ ﷺ بردبار تصدیق کیے گئے امانت دار ہیں	قیامت کے دن گنہگاروں کی جائے پناہ ہیں
هُوَ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْنَ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ ہی تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَحْلَامُهٗ مِثْلُ الْفَلَقْ	لَا بِالْهَوٰی وَحْیًا نَطَقْ
آپ ﷺ کے خواب صبح صادق کی طرح ہیں	خواہش سے نہیں وحی الٰہی سے ارشاد فرماتے تھے

اَلرُّسُلُ کُلًّا قَدْ سَبَقْ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ تمام رسولوں پر سبقت لے گئے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ کَانَ فِیْ کُتُبِ السَّمَآءِ	وَصْفُهٗ وَ خُلْقُهٗ کُلُّهَا
تمام آسمانی کتابوں میں	آپ ﷺ کی صفت اور خلق سب مذکور ہے
تَبْعَهٗ تَمَنَّی الْاَنْبِیَآءَ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی تابعداری کی تمام نبیوں نے تمنا کی ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هُوَ ذُوالتَّوَاضُعِ وَالْحَیَا	اَهْلَ الْمَجَالِسِ قَدْ عَلٰی
آپ ﷺ تواضع کرنے والے اور صاحب حیا ہیں	آپ ﷺ تمام مجالس والوں سے اعلیٰ ہیں
وَ بِلَمْسِهٖ زَالَ الْعَمٰی	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ کے چھونے سے اندھاپن دور ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هُوَ مَا ذَخَرَ شَیْئًا لِغَدْ	وَ بِرِیْقِهٖ زَالَ الرَّمَدْ
آپ ﷺ نے آئندہ دن کے لیے کبھی کسی چیز کا ذخیرہ نہ رکھا	اور آپ ﷺ کے لعاب دہن سے آشوب چشم دور ہوا
نَفْدِیْهِ بِالْاَبِ وَالْوَلَدْ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
ہم اپنے بچے اور باپ کو آپ ﷺ پر قربان کرتے ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مِنْ مَسْحِهٖ زَالَ الْجُنُوْنَ	اِنَّ قَرْنَهٗ خَیْرُ الْقُرُوْنِ
آپ ﷺ کے چھونے سے دیوانگی جاتی رہی	آپ ﷺ کا زمانہ تمام زمانوں سے بہتر ہے
مَا اسْتَطَاعَ وَ صْفَهٗ ذُوْفُنُوْنَ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی صفت کی ہوشیار سے ہوشیار آدمی بھی طاقت نہیں رکھتے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بِفِرَاقِهٖ حَنَّ الْعَمُوْدَ	قَدْ كَانَ يَبْكِىْ فِى السُّجُوْدَ
آپ ﷺ کے فراق میں ستون زار زار رویا	آپ ﷺ سجدوں میں رویا کرتے تھے
قَدْ كَانَ اَصْدَقَ فِى الْعُهُوْدَ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ عہدوں کے پورا کرنے میں سب سے صادق تھے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اِنْ شَقَّ قَلْبُهٗ كَالْقَمَرْ	وَ بِاِصْبَعِهٖ فَجَرَ الْحَجَرْ
آپ ﷺ کا قلب مبارک چاند کی طرح پھٹا	اور آپ ﷺ کی انگشت کے ذریعہ پتھر سے چشمہ پھوٹ نکلا
طُوْبٰى لِمَنْ بِهٖ اعْتَصَرْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
خوشخبری ہے اس کے لیے کہ جس نے آپ ﷺ کے ذریعہ دعا مانگی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِجَهَازِ دُنْيَا مَا شْتَغَلْ	هُوَ مَا شَبِعْ قَطُّ مِنْ دَقَلْ
آپ ﷺ دنیا کی تیاری میں مشغول نہ ہوئے	آپ ﷺ اناج سے کبھی سیر نہ ہوئے
حَتّٰى دَنٰى مِنْهُ الْاَجَلْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
یہاں تک کہ اجل آپ ﷺ کے قریب ہوئی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لِلّٰهِ قَدْ تَرَكَ الْوَطَنْ	فِى اللهِ قَدْ قَبِلَ الْمِحَنْ
آپ ﷺ نے اللہ ہی کے لیے وطن ترک کیا	اللہ ہی کے راستے میں محنتوں کو قبول کیا
وَوُجُوْدُهٗ فَخْرُ الزَّمَنْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ کا وجود زمانے کے لیے فخر ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَلشَّمْسُ هُوَ وَالْاَنْبِيَآ	عِنْدَهٗ نُجُوْمٌ فِى الضِّيَا
آپ ﷺ آفتاب ہیں اور سب نبی	آپ ﷺ کے نزدیک روشنی میں تارے ہیں

مَا دَامَ هُوَ هُمْ فِى الْغِطَا	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
جب تک آپ ﷺ ہیں تو سب پردے میں ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
نَزَلَ الْمَلَكُ لِرِفَاقَتِهٖ	خَرَجَ اللَّبَنُ مِنْ اِصْبَعِهٖ
آپ ﷺ کی رفاقت کے لیے فرشتے نازل ہوئے	آپ ﷺ کی انگشت مبارک سے دودھ جاری ہوا
سَقَطَ الشُّهُبُ فِى مَوْلِدِهٖ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی پیدائش کے وقت تارے ٹوٹے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَلَقَدْ قَرَأَ وَقْتًا وَلَدْ	اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا الْاَحَدْ
اور آپ ﷺ نے پیدائش کے وقت پڑھا	کہ اللہ احد کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
وَقَعَ الشَّيٰطِيْنُ فِى كَبَدْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
شیاطین مصیبت میں پڑے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَلَصَوْتِ جِنٍّ قَدْ سَمِعْ	اَيْوَانُ كِسْرٰى اِنْصَدَعْ
اور آپ ﷺ نے جنوں کی آواز سنی	کسریٰ کے محلوں میں شگاف آیا
مَاءُ الْبُحَيْرَةِ اِنْقَطَعْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
چشمہ بحیرہ کا پانی بند ہو گیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
خُبْزُ الْحَوَارِىْ مَا اَكَلْ	يَقْضِى الْحَوَائِجَ وَالْاَمَلْ
آپ ﷺ نے میدے گندم کی روٹی نہ کھائی	آپ ﷺ حاجتیں اور امید پوری کرتے
صَلُّوْا فَهِىَ خَيْرُ الْعَمَلْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
درود شریف بھیجو کیونکہ یہی بہترین عمل ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

خُبْزُ الْحَوَارِیْ مَارَا	وَ بِکَفِّہٖ دُفِعَ الشَّرٰی
آپ ﷺ نے سفید روٹی نہ کھائی	اور آپ ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے پت دور ہوئی
یُعْرَضُ عَلَیْہِ صَلٰوتُنَا	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
ہمارے درود شریف آپ ﷺ پر پیش کیے جاتے ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَجَلُہٗ شَعِیْرٌ قَدْ طُحِنْ	مِنْ غَیْرِ نَخْلٍ قَدْ عُجِنْ
آپ ﷺ کے لیے جو پیسے گئے	اور بغیر چھانے کے گوندھے گئے
وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ قَدْ خُتِنْ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ اپنی ماں کے پیٹ سے مختون پیدا ہوئے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ کَانَ مِسْحًا فَرْشُہٗ	وَیَنَامُ لَیْلًا فَوْقَہٗ
آپ ﷺ کا فرش ٹاٹ کا تھا	اور اس پر رات کو خواب فرماتے تھے
فِی الْبَیْتِ یَخْدِمُ اَہْلَہٗ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
گھر والوں کی خود خدمت کیا کرتے تھے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِہٖ اَبُو الْبَشَرِ قَدِ اعْتَصَرْ	فِیْ تَوْبَتِہٖ حَتّٰی غَفَرْ
آدم علیہ السلام نے آپ کے ذریعے مدد مانگی	اپنی توبہ میں یہاں تک کہ بخشے
عِصْیَانَہٗ رَبُّ الْبَشَرْ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
ان کے گناہ بشر کے رب نے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
نُوْرٌ خَرَجْ وَقْتَ الْکَلَامِ	مِنْ سِنِّہٖ حَبُّ الْغَمَامِ
آپ ﷺ کی کلام کے وقت نور نکلتا	آپ ﷺ کے دندان مبارک سے آپ ﷺ کے ساتھ ابر کو محبت تھی

جَآءَ حَیَّۃٌ لَہٗ لِلسَّلَامِ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے سلام کے لیے سانپ حاضر ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
جُرْحٌ بَرِءٌ مِنْ رِیْقِہٖ	زَالَ الْعَمٰی مِنْ نَفْثِہٖ
آپ ﷺ کے لعاب دہن سے زخم اچھا ہوا	آپ ﷺ کے دم سے اندھا پن دور ہوا
دَفِعَ الْبَرَصُ مِنْ لَمْسِہٖ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے چھونے سے برص (جذام) جاتا رہا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بُوْرِکَ خُبُوْزٌ بِالدُّعَآ	حَتّٰی شَبِعَ کُلُّ الْمَلَا
آپ ﷺ کی دعا سے چند روٹیوں میں برکت کی گئی	یہاں تک کہ ساری جماعت سیر ہوگئی
جَمْعٌ تَوَضَّاَ مِنْ اِنَاءٍ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
ایک جماعت کثیر نے ایک ہی برتن کے پانی سے وضو کیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مِنْ رَکْضِہٖ سَکَنَ الْجَبَلُ	وَلَقَدْ شَکٰی عِنْدَہٗ جَمَلٌ
آپ ﷺ کے ایڑ لگانے سے پہاڑ تھما	اور آپ ﷺ کے پاس اونٹ نے شکایت کی
وَ بِجَابِذِہٖ سَوْ قَدْ نَحَلْ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ نے شتربان کو (ہدایت) عنایت فرمائی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِدُعَآئِہٖ کَثُرَ الْعَجِیْنَ	کَانَ الْمَلَکُ ذَاتَ الْیَمِیْنَ
آپ ﷺ کی دعا سے گندھا ہوا آٹا زیادہ ہوا	فرشتے آپ ﷺ کے داہنے طرف
لَہٗ عَنْ یَسَارٍ بِالْیَقِیْنَ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
اور بائیں طرف بھی یقیناً تھے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

غَارَ الْفَرَسُ مِنْ لَمْحِهٖ	لَحْمٌ کَثُرَ مِنْ بَزْقِهٖ
آپ ﷺ کی نگاہ سے گھوڑا زمین میں دھس گیا	آپ ﷺ کے لعاب دہن سے گوشت زیادہ ہوا
سَاقٌ بَرِءٌ مِنْ لَمْسِهٖ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے چھونے سے پنڈلی کا زخم اچھا ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
صَارَ الرَّجُلُ بِهٖ ذَا الْغِنَا	جُوْعٌ عَدَمُ خَیْرَ النِّسَآ
آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے ایک شخص مالدار ہوا	بھوک سے حضرت خیر النساء فوت ہوئیں
بِدُعَآئِهٖ فَرَسٌ نَجَا	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی دعا سے گھوڑے نے نجات پائی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
جِذْعٌ بِضَمِّهٖ اِسْتَقَرْ	بِجُلُوْسِهٖ اخْضَرَّ الشَّجَرْ
خشک چوب نے آپ ﷺ کے معانقہ سے قرار پکڑا	آپ ﷺ کی نشست سے درخت سبز ہوا
عَنْ سَاحِرِهٖ هُوَ فَانْتَصِرْ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ نے جادوگر پر فتح حاصل کی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لِلْمُصْطَفٰی سَجَدَ الْجَمَلُ	شَاةٌ غُصِبُ هُوَ مَا اَکَلْ
حضرت مصطفی ﷺ کے لیے اونٹ نے سجدہ کیا	چھینی ہوئی بکری کا گوشت آپ ﷺ نے نہ کھایا
وَلِاُمَّتِهٖ هُوَ قَدْ کَفَلْ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
اور اپنی امت کے لیے آپ ﷺ ضامن ہوئے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مِنْ اَجْلِهٖ نُصِبَ الْعَلَمْ	یَوْمًا لَّهٗ سَجَدَا الْغَنَمْ
آپ ﷺ ہی کے لیے نشان قائم کیا گیا	ایک دن آپ ﷺ کو بکری نے سجدہ کیا

وَبِکَفِّهٖ صَحَّ الْقَدَمْ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے قدم تندرست ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَیَقُوْلُ سَلِّمْ قَآئِمًا	عِنْدَا الصِّرَاطِ اَجْلَنَا
اور آپ ﷺ ارشاد فرمائیں گے کہ سلامتی کے ساتھ کھڑے رہو	پل صراط کے پاس ہمارے لیے
فَلَنِعْمَ دَاعٍ هُوَ لَنَا	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کیا ہی عمدہ ہمارے لیے داعی ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فَهُوَ النَّبِیُّ ذُوالْقِبْلَتَیْنِ	وَلَقَدْ عُرِضَ لِلْخَافِقَیْنِ
آپ ﷺ دو قبلوں والے نبی ﷺ ہیں	اور آپ ﷺ مشرق مغرب والوں پر پیش کیے گئے ہیں
بِهٖ مَا نَقَصَ لِمَزَادَتَیْنِ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی برکت سے مشک کے پانی میں کمی نہ آئی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ذُوْ کَوْثَرٍ هُوَ وَاللِّوَا	تَوَّجْ بِتَاجِ الْاِصْطِفَا
آپ ﷺ حوض کوثر کے مالک اور صاحب شان ہیں	برگزیدگی کا تاج پہنائے گئے ہیں
بِوُجُوْدِهٖ قَآئِمَ السَّمَاءِ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ ہی کے وجود کے باعث آسمان قائم ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
نَطَقَ الرَّضِیْعُ فِی الْمَلَاءِ	اَنَّهٗ رَسُوْلٌ مُّرْتَضٰی
آپ ﷺ نے کلام فرمائی شیر خوارگی کی حالت میں	کہ آپ ﷺ بیشک اللہ کے پسندیدہ چنے ہوئے رسول ہیں
وَلَهٗ اَمِیْنٌ فِی السَّمَآءِ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ کے لیے آپ ﷺ کا اسم امین ثابت ہے آسمان میں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

فِی الْحَرْبِ ھُوَ نِعْمَ النَّکَلُ	اَللّٰہُ اَعْطَاہُ النَّفَلُ
آپ ﷺ جنگ میں بہتر سزا دینے والے ہیں	اللہ نے آپ ﷺ کو مال غنیمت عنایت فرمایا
فِیْ قِسْمَۃٍ ھُوَ قَدْ عَدَلُ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ نے تقسیم میں عدل کیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ھُوَ مَا قَرَءُ ھُوَ مَا سَطَرُ	لِلنَّاسِ ھُوَ نُوْرُ الْبَصَرُ
آپ ﷺ نے نہ پڑھا اور نہ کوئی سطر لکھی	آپ ﷺ سب لوگوں کے لیے نور نظر ہیں
مَنْ عَابَہٗ فَلَقَدْ کَفَرُ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
جس شخص نے آپ ﷺ میں عیب نکالا وہی کافر ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَیُمْنِ خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ	بُوْرِکْ تُمُوْرُ الْغَارِمِیْنَ
اور حضرت خیر المرسلین ﷺ کی برکت سے	قرضداروں کے چھوہاروں میں برکت کی گئی
وَ لِقَوْلِہٖ قُصِرَ الْیَمِیْنَ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ کے فرمان سے داہنا ہاتھ کاٹا گیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اِسْمُ النَّبِیْ ذُوْ رِفْعَتٍ	حُرِّرْ قُصُوْرُ الْجَنّٰتِ
حضرت نبی کریم ﷺ کا اسم شریف بلندی والا ہے	جنت کے محلوں پر لکھا گیا
وَرَقَ الشَّجَرْ وَالْغُرُفٰتِ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
درختوں کے پتوں اور کھڑکیوں کا تعویذ ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَصُدُوْرَ حُوْرٍ وَّالسَّمَاءِ	عَیْنَ الْمَلَکْ وَالْحَاجِبَا
اور حوروں کے سینوں اور آسمان کا	فرشتوں اور دربانوں کی آنکھ کا

وَالْعَرْشَ طُوْبٰی ھٰؤُلَآءِ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
اور عرش اعظم کا ان سب کے لیے خوشخبری ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِدُعَآئِہٖ عُمِیَ الْعِدٰی	زَیْدً اَوْ غَیْرَہٗ قَدْ نُعٰی
آپ کی دعا سے دشمن اندھے ہوئے	زید وغیرہ کی خبر مرگ آئی
بِئْرٌ نَبَعْ قَدْ مَآءَ ھَا	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
خشک کنوئیں کا پانی پھوٹ کر نکل آیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لَوْرَاَیْتَ قَالَتْ مَادِحَہٗ	لَرَاَیْتَ شَمْسًا طَالِعَہٗ
اے مخاطب اگر تو زیارت کرے تو مدح کرنے لگے	تجھے آفتاب چڑھا ہوا نظر آئے
اَنْوَارُ وَجْھِہٖ سَاطِعًا	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے چہرے مبارک کے انوار چمکتے ہوئے نظر آئیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
سَارَ الْفَرَسُ مِنْ ضَرْبِہٖ	اَثَرَ الْمَخِیْطُ فِیْ صَدْرِہٖ
آپ ﷺ کی ضرب سے سیر میں گھوڑا چالاک ہوا	آپ ﷺ کے سینے مبارک میں سلائی کا نشان تھا
سُمِعَ الْاَذَانُ مِنْ قَبْرِہٖ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی قبر مبارک سے اذان سنی گئی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اِسْتَغَاثَ طَیْرًا فِی السَّفَرْ	اَجَلُ اَفْرُخٍ خَیْرَ الْبَشَرْ
ایک پرندے نے سفر میں فریاد کی	اپنے بچوں کی بابت حضرت خیر البشر ﷺ کے پاس
بِرِسَالَتِہٖ شَھِدَ الشَّجَرْ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی رسالت کی درخت نے شہادت دی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

مَا کَانَ لَهٗ ظِلُّ الْجَسَدْ	وَ بِذِکْرِهٖ سَکَنَ الْخَلَدْ
آپ ﷺ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا	اور آپ ﷺ کے ذکر سے بہشت کو قرار ہوا
مَنْ تَابِعَهٗ فَلَقَدْ رَشَدْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
جو شخص آپ ﷺ کے تابع ہوا اس نے ہدایت پائی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِیْ کَفِّهٖ قِرءَ الطَّعَامْ	قَدْ کَانَ هُوْ حُلْوُالْکَلَامْ
آپ ﷺ کی ہتھیلی میں طعام نے کلام کی	آپ ﷺ کی کلام نہایت شریں تھی
ذُوالْعِزِّ هُوْ وَالْاِحْتِرَامِ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ صاحب عزت اور صاحب بزرگی ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
شَیْءٌ یَسِیْرٌ بِدُّعَآءِ	فَلَقَدْ کَثُرْ حَتّٰی مَلَا
آپ ﷺ کی دعا سے تھوڑی چیز	اس قدر زیادہ ہوئی کہ پر کر لیے
اَفْوَاجُهٗ کُلَّ الْوِعَآءِ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
تمام فوجوں نے اپنے سب برتن	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
کَانَ الْعَرَقْ دُرًّا الْعَدَنْ	وَیَفُوْحُ طِیْبًا کَالْبَدَنْ
آپ ﷺ کا پسینہ مبارک عدن کا موتی تھا	اور تمام بدن سے خوشبو مہکتی تھی
اَشْبَعْ رِجَالًا بِاللَّبَنْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
تھوڑے سے دودھ سے بہت لوگ سیر گئے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مِنْ قَلْبِهٖ طُرِحَ الْعَلَقْ	مِنْ سُوْرِهٖ مَآءٍ اَبَقْ
آپ ﷺ کے قلب مبارک سے خون بستہ دور کیا گیا	آپ ﷺ کے غرغرے سے کنوئیں کا پانی جاری ہوا

فَاحَتْ عُرُوْسٌ بِالْعَرَقْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
ایک دلہن آپ ﷺ کے پسینے کے ساتھ مہک اٹھی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
حَتّٰی نَشَرْ مِنْ بِنْتِهَا	ثُمَّ مَنْ وُّلِدْ مِنْ نَسْلِهَا
یہاں تک کہ اس کی لڑکی سے خوشبو آئی	پھر جو شخص پیدا ہوا اس کی نسل سے
ثُمَّ مَنْ وُّلِدْ ثُمَّ هٰکَذَا	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
پھر جو پیدا شدہ سے پیدا ہوا پھر اسی طرح	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ذِئْبٌ شَهِدْ بِرَسَالَتِهٖ	خَرَّ الصَّنَمْ بِوِلَادَتِهٖ
بھیڑیئے نے آپ ﷺ کی رسالت کی شہادت دی	آپ ﷺ کی ولادت سے بت گر پڑا
ضَمَّ الْقَمَرْ بِاِشَارَتِهٖ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے اشارے سے چاند جڑ گیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
عَمَّا یَکُوْنُ قَالَ الْخَبَرْ	وَ بِقَبْرِهٖ نَزَلَ الْمَطَرْ
آپ ﷺ نے آنے والے حالات کی خبر دی	اور آپ ﷺ کی قبر کی برکت سے بارش نازل ہوئی
وَ بِظِلِّهٖ مَالَ الشَّجَرْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ پر سایہ کرنے کے لیے درخت جھک گئے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَ بِاَمْرِ رَبِّهٖ قَدْ هَجَرْ	جَمْعٌ بِبَابِهٖ انْتَظَرْ
اور آپ ﷺ نے رب کے امر سے ہجرت کی	مخالفوں کی جماعت دروازے میں منتظر تھی
اَخْزَاهُمُ اللهُ فِی السَّقَرْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اللہ نے ان کو دوزخ میں جمع کر دیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِهٖ۔ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ۔ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ۔ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ

هُوَ كَفُّ تُرْبٍ قَدْ رَمٰى	وَقْتًا خَرَجْ نَحْوَ الْعِدٰى
آپ ﷺ نے ایک مشت خاک پھینکی	جس وقت کہ آپ دشمن کی طرف نکلے
فَبِرَمْيِهٖ عُمِيَ الْعِدٰى	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے مٹی پھینکنے سے دشمن اندھے ہوئے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَالَ النَّبِيُّ عَنْ دَوْدَتِهٖ	مَا فِي الصَّحِيْفَتِهٖ اَكْلَةٍ
حضرت نبی کریم ﷺ نے کیڑے کو ارشاد فرمایا	تختے میں تیری خوراک کیا ہے
اِلَّا اِسْمَ رَبِّ الْعِزَّةِ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
مگر رب عزت والے کا اسم شریف ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فَاحَ الْعَرَقُ مِنْ اَبْطِهٖ	زَالَ الْوَرَمُ مِنْ لَمْسِهٖ
آپ ﷺ کی بغل سے پسینہ مہکتا تھا	آپ ﷺ کے چھونے سے ورم دور ہوا
فَقَدٌ وَجِدُ مِنْ نُوْرِهٖ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے نور سے گم شدہ چیز مل گئی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اِنْشَقَّ صَدْرُهٗ مَرَّتَيْنِ	وَقْتَ الصِّغَرْ ثُمَّ كَرَّتَيْنِ
آپ ﷺ کا سینہ دو مرتبہ شق ہوا	بچپنی کے وقت پھر دو مرتبہ
اُيِّدْ بِجُنْدٍ فِيْ حُنَيْنِ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ جنگ حنین میں فرشتوں کے لشکر کے ساتھ مدد کیے گئے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
جَآءَ الْمَلَكُ بِبُرَاقِهٖ	اَحَدٌ اَخَذْ بِرِكَابِهٖ
آپ کے براق کے ساتھ فرشتہ آیا	ایک فرشتے نے آپ کی رکاب پکڑی

اٰخَرْ قَبَضْ بِعِنَانِهٖ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
دوسرے نے براق کی لگام تھامی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
جَمْعُ الْمَلَكُ بِاِمَامِهٖ	رَهْطٌ لَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ
آپ کے آگے فرشتوں کی ایک جماعت تھی	ایک گروہ آپ کے پیچھے تھا
هُمْ عَنْ يَمِيْنَ وَشَمَالِهٖ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
فرشتے آپ ﷺ کے داہنے اور بائیں بھی تھے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لَمَّا وَصَلْ فَوْقَ السَّمَآءِ	اَثْنٰى عَلَيْهِ الْاَنْبِيَآءِ
جب آپ ﷺ آسمان پر پہنچے	توسب نبیوں نے آپ ﷺ کی صفت اور ثنا بیان کی
بِالْاِبْنِ وَالْاَخِ مَرْحَبًا	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
کسی نے فرزند اور کسی نے بھائی کہہ کر مرحبا کہا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اِنَّ النَّبِيَّ ذَاالْحُرْمَتِهٖ	بَدْرًا رَاٰ بِالرُّحْتِهٖ
بے شک نبی کریم ﷺ صاحب حرمت نے	جنگ بدر کے میدان میں دیکھے
صَحْبًا مَصَارِعُ كَفْرَتْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
کہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام کافروں کو پچھاڑنے والے ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فَاَصَابَ كُلٌّ مَصْرِعًا	عَيَّنْ رَسُوْلٌ مُصْطَفٰى
ہر ایک کافر اپنے پچھڑنے کی جگہ پر گرا	کہ جو حضرت رسول مصطفی ﷺ نے مقرر فرمائی تھی
فَلَقَدْ رَجَعْ هُوَ غَانِمًا	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
لہٰذا آپ ﷺ غنیمت حاصل کر کے فتح کے ساتھ واپس آئے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

طُوْبٰی لِجَیْشٍ قَدْ حَضَرْ	بَدْرًا وَّ قَاتَلَ مَنْ کَفَرْ
خوشخبری ہے لشکر کے لیے کہ جو حاضر ہوا	جنگ بدر میں کافروں کے ساتھ لڑا
فَلَهُمْ اِلٰهٌ قَدْ غَفَرْ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
ان کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَخْبَرْ لَهُمْ عَنْ مَرْءَةٍ	وَ ذِهَابِهَا بِصَحِیْفَةٍ
آپ ﷺ نے ان کو ایک عورت کی خبر دی	اور اس کے خط لے جانے کا حال بتایا
بِهٖ دَامَ سَمْنُ الْعُکَّةِ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی دعا کے باعث کپے کا روغن زرد ہو گیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
عِذْقٌ نَزَلْ لِشَهَادَتِهٖ	عِجْلٌ نَطَقْ بِرِسَالَتِهٖ
انگور کا خوشہ آپ ﷺ کی شہادت کے لیے اترا	ایک بچھڑے نے آپ ﷺ کی رسالت کی شہادت دی
وُجِدَ الْبَعِیْرُ بِدَلَالَتِهٖ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے بتانے سے ایک گم شدہ اونٹ مل گیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مِنْ نَّاقَةٍ خَرَجَ الشَّجَرْ	فَوْرًا لَّهٗ ثَمَرٌ ظَهَرْ
ایک اونٹنی سے درخت نکلا	فوراً اس کا پھل ظاہر ہوا
اَلْحَاضِرُوْنَ اَکَلُوا الثَّمَرْ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
سب حاضرین نے اس کا پھل تناول کیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
سَارَ النَّبِیُّ فِیْ لَیْلَةٍ	یَنْعَسْ بِفَوْقِ النَّاقَةِ
نبی کریم ﷺ نے ایک رات کو سیر کی	اس طرح کہ آپ ﷺ اونٹنی پر اونگھ رہے تھے

حَتّٰی وَ صَلْ بِالشَّجَرَةِ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
یہاں تک کہ آپ ایک درخت کے پاس پہنچے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَجَلَ النَّبِیُّ اِنْشَقَّةٍ	کَانَتْ بِشَجْرِ السِّدْرَةِ
نبی کریم ﷺ کے لیے شگاف ہوا	کہ جو بیری کے درخت میں پڑا
مَرَّ بَیْنَهَا بِسَلَامَةٍ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ اس میں سے سلامتی کے ساتھ گزرے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ذَوَا الصُّوْرِ جَالِزِیَارَتِهٖ	مَالٌ کَثُرْ بِتِجَارَتِهٖ
شہر صور والا آپ ﷺ کی زیارت کے لیے وہ حاضر ہوا	آپ ﷺ کی تجارت کے ساتھ اس کا مال بڑھا
عُمْرُ الْغَنَمْ قَدْ طَالَ بِهٖ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی دعا کے باعث بکریوں کی عمر دراز ہو	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اِنَّ النَّبِیَّ لَمَّا اَمَرْ	حَجَرًا لَّهٗ جَآءَ الْحَجَرْ
جب نبی کریم ﷺ نے امر کیا	اپنے لیے ایک پتھر کو تو پتھر آیا
وَبِفَوْقِ مَآءٍ عَبَرَ الْحَجَرْ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
اور پتھر پانی پر تیرنے لگا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لَا طِیْبَ یَعْدِلُ طِیْبَهٗ	هَا مِنْ جَرِیْدٍ بَیْتُهٗ
آپ ﷺ کی خوشبو کے برابر عطر نہیں ہے	یادرکھو کھجور کی شاخوں سے آپ ﷺ کا گھر ہے
اَثَّرْ حَصِیْرٌ جَنْبَهٗ	صَلُّوْا عَلَیْهِ دَآئِمًا
بوریے کا نشان آپ ﷺ کے پہلو میں تھا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

فَاحَ الرَّجُلُ مِنْ بَوْلِهٖ	ثُمَّ مَنْ وُلِدْ مِنْ سَبْطِهٖ
ایک شخص آپ ﷺ کے بول سے معطر ہوا	پھر جو شخص اس کی اولاد سے پیدا ہوا
ثُمَّ قَدْ وُجِدْ مِنْ نَسْلِهٖ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
پھر اسی طرح اس کی نسل میں خوشبو پائی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
سَبَقَ الْاِبِلُ مِنْ مَسْحِهٖ	ظِلُّ الْمَلَكُ مِنْ فَوْقِهٖ
آپ ﷺ کے چھونے سے اونٹ سبقت لے گیا	آپ ﷺ کے اوپر فرشتے سایہ کرتے تھے
زَالَ الْخُنَاقُ بِدُعَآئِهٖ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی دعا سے مرض خناق دور ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَ لِحَمْلِهٖ نَزَلَ الْمَطَرُ	اِبْلِيْسُ وَالْاَوْثَانُ خَرَّ
آپ ﷺ شکم مادر میں تھے کہ بارش نازل ہوئی	شیطان اور بت گر پڑے
رَهْطُ الشَّيٰطِيْنُ قَدْ دَخَرْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
شیطانوں کا گروہ ذلیل ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَخَذَ الْمَلَكُ بِزَمَامِهٖ	لِاِيْصَالِهٖ بِمَكَانِهٖ
فرشتے نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی	تاکہ آپ ﷺ کے مکان پہنچا دے
يٰسٓ نَزَلَ فِيْ شَانِهٖ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
یٰس (اے سردار) آپ ﷺ کی شان میں نازل ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
نُوْرٌ خُلِقَهَا اَوَّلًا	مِنْ نُّوْرِهٖ خُلِقَ السَّمَآءُ
پہلے آپ ﷺ کا نور پیدا کیا گیا	پھر آپ ﷺ کے نور سے آسمان پیدا کئے گئے

حَوَّا وَ اٰدَمُ وَالْوَرٰى	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
حضرت آدم علیہ السلام اور حوا اور سب مخلوق بھی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اِنَّ الْحَجَرُ سَلَّمُ عَلٰى	مَنْ خَرَّقَ السَّبْعَ الْعُلٰى
پتھر نے سلام کیا اس حضرت ﷺ پر	کہ جنھوں نے ساتوں آسمانوں کی بلندی
مَنْ قَابَ قَوْسَيْنَ قَدْ دَنٰى	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
قاب قوسین سے بھی نزدیک ہوئے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اِنَّ الشَّجَرُ سَلَّمُ عَلٰى	مَنْ جَآءَ وَصْفُهٗ مَا غَوٰى
درخت نے سلام کیا اس حضرت ﷺ پر	کہ جن ﷺ کی صفت میں آیت ماغوی نازل ہوئی
بِالْعَيْنِ رَبُّهٗ قَدْ رَاٰى	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور آنکھ سے اپنے رب کو دیکھا ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اِنَّ الْجَمَلُ سَلَّمُ عَلٰى	مَنْ يُّمْنُهٗ غُصْنًا اَضَآءَ
اونٹ نے سلام کیا اس حضرت ﷺ پر	کہ جن ﷺ کی برکت سے شاخ روشن ہوئی
طِفْلَيْنِ اَحْيَا بِالدُّعَآءِ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور ان ﷺ کی دعا سے دو بچے زندہ ہوئے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اِنَّ الْمَدَرُ سَلَّمُ عَلٰى	مَنْ مِّطْهَرُهٗ اَرْوَالْمَلَا
ڈھیلے نے سلام کیا اس حضرت ﷺ پر	کہ جن ﷺ کے وضو کے پانی بچے ہوئے سے ایک گروہ سیراب ہوا
لِلْمَرْءِ اَخْبَرَ بِالْعَمٰى	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور ایک شخص کو اندھے ہونے کی خبر دی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

اِنَّ الْجَمَلْ سَلَّمْ عَلٰی	مَنْ رُعْبُہٗ رَاعَ الْعِدٰی
اونٹ نے سلام کیا اس حضرت ﷺ پر	کہ جن ﷺ کے رعب سے دشمنوں کو خوف ہوا
لِلْمَشِیْ صُحْبًا قَدْ عَلٰی	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے ساتھ چلنے سے صحابہ کو بزرگی حاصل ہوئی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
جَبَلٌ ذِرَاعٌ وَالشَّجَرْ	قَدْ کَلَّمُوْا خَیْرَ الْبَشَرْ
پہاڑ اور بازو اور درخت	سبھوں نے خیر البشر ﷺ کے ساتھ کلام کی
بِالْبَابِ قَدْ نَبَتَ الشَّجَرْ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
دروازے میں درخت پیدا ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
خَمْسَۃُ رِجَالٌ قَدْ سَلَكْ	طُرُقُ الْاَذٰی حَتّٰی ہَلَكْ
پانچ شخص چلے	آپ کو تکلیف دینے کے رستوں میں یہاں تک کہ ہلاک ہوئے
فَلَھُمْ نَکَالٌ فِی الدَّرَكْ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
ان کے لیے دوزخ میں سزا ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
جَآءَ الْعَدُوْ لَہٗ مِنْ وَرَا	لِاِیْذَآئِہٖ حَتّٰی رَاٰی
آپ ﷺ کے پیچھے سے دشمن آیا	تکلیف دینے کے لیے یہاں تک کہ اس نے دیکھا
بَیْنَہٗ وَ بَیْنَہٗ خَنْدَقًا	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
کہ اس کے اور آپ ﷺ کے درمیان ایک خندق ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لِلْمَرْءِ اَعْطَی الْمُصْطَفٰی	اَلْعُوْدُ فِیْ وَقْتِ غَزٰی
حضرت مصطفی ﷺ نے ایک شخص کو عنایت فرمائی	ایک لکڑی جہاد کے وقت

فَاَصَارَ سَیْفًا قَاطِعًا	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
وہی لکڑی کاٹنے والی تلوار رہی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اِنَّ الصَّحَابِیْ بَعْدَ ذَا	بِالسَّیْفِ ھٰذَا بَارِزًا
یہ صحابی اس جنگ کے بعد	اسی لکڑی سے جہاد کرتا تھا
مَا زَالَ عِنْدَہٗ بَاقِیًا	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
اور اس کے پاس ہمیشہ باقی رہی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِوُضُوْئِہٖ نَبَتَ الشَّجَرْ	وَلَقَدْ عَبَقْ ھُوَ وَالثَّمَرْ
آپ ﷺ کے وضو کے پانی کی برکت سے ایک درخت پیدا ہوا	اور وہ خوشہ دار ہوا اور چھوہارے لگے
بَاقِی النُّعُوْتِ قَدِ اشْتَھَرْ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
باقی آپ ﷺ کی سب نعتیں مشہور ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ھُوَ فِی الرَّضَاعِ فَلَقَدْ عَدَلْ	بِوُضُوْئِہٖ سَارَ الْجَمَلْ
آپ ﷺ نے شیر خوارگی میں بھی عدل کیا	آپ ﷺ کے وضو کے پانی کی برکت سے اونٹ نے سیر کی
وَاَعَادَ عَیْنًا فِی الْمَحَلْ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
اور آنکھ اپنی جگہ میں واپس آئی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِلُعَابِہٖ عَیْنٌ ظَھَرْ	بِدُعَآئِہٖ انْشَقَّ الْقَمَرْ
آپ ﷺ کے لعاب سے آنکھ ظاہر ہوئی	آپ ﷺ کی دعا سے چاند پھٹ گیا
بَرْقٌ لَمَعْ بِہٖ مِنْ حَجَرْ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے لیے پتھر سے بجلی چمکی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

حَجْرٌ وَ رِيحٌ لَا جَرَمْ	جَيْشُ الْعِدٰى فَلَقَدْ هُزِمْ
پتھر اور ہوا نے بالضرور	دشمن کا لشکر بھگا دیا
فَرُّوْا بِهٖ مِثْلَ الْغَنَمْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے سامنے بکریوں کی طرح بھاگ نکلے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَخَذَ النَّبِيُّ فِيْ رَاحَتِهٖ	اَلثَّمْرُ مِنْ بِيْهُرَّةٍ
حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنی ہتھیلی میں لیے	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پھل
قَرْنًا اَكَلَ مِنْ بَرَكَةٍ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی برکت سے ایک زمانے تک کھاتے رہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِي الْمَهْدِ قَدْ نَطَقَ النَّبِيُّ	بِدُعَآئِهٖ رَعْشٌ لَا بَقِيْ
نبی کریم ﷺ نے گھوارے میں کلام کی	آپ ﷺ کی دعا سے لرزہ باقی نہ رہا
مِنْ شَعْرِهٖ دَآءٌ شَفِيْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے بال سے بیماری سے شفا ملی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
عِنْدَهٗ بِلَالٌ فِي السَّفَرْ	مَعَ سَبْعِ تَمْرٍ اِحْتَضَرْ
آپ ﷺ کے پاس حضرت بلال رضی اللہ عنہ سفر میں	سات چھوہارے لے کر حاضر ہوئے
فَبِيُمْنِهٖ شَبِعَ النَّفَرْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی برکت سے بہتوں نے پیٹ بھرے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِيْ حَرْبِ خَيْبَرَ النَّبِيُّ	فَلَقَدْ دَعَا فِيْهِ عَلِيْ
حضرت نبی ﷺ نے جنگ خیبر میں	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی

حَرًّا وَّ بَرْدًا قَدْ كَفِيْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
سردی اور گرمی میں کفایت کی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَقْتُ الْوِلَادَةِ قَدْ سَجَدْ	وَلَقَدْ دَعَا الرَّبَّ الْاَحَدْ
پیدائش کے وقت سجدہ کیا	اور رب احد کو پکارا
حَتّٰى قَطَعْ بَطْنًا اَسَدْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
یہاں تک کہ شیر نے دشمن کا پیٹ چیرا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اٰمِيْنَ لَهٗ قَالَ الْجِدَارُ	فِيْ شَانِهٖ نَطَقَ الْحِمَارُ
دیوار نے آپ ﷺ کو امین کہا	آپ ﷺ کی شان میں گدھے کو گویائی عنایت ہوئی
مَنْ خَالَفَهٗ فَلَهُ الْبَوَارُ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
جس نے آپ ﷺ کی مخالفت کی اس کے لیے ہلاکت ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مَاتَ الْمَلِكُ لِلْحَبْشَةِ	صَلَّى النَّبِيُّ بِجَنَازَةٍ
ملک حبشہ کا بادشاہ رضی اللہ عنہ فوت ہوا	نبی کریم ﷺ نے جنازہ پڑھا
دَخَلَ الْجِنَانَ بِسَلَامَةٍ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
وہ جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِوُضُوْئِهٖ نَبَتَ الْكَلَامْ	قَدْ كَانَ خَضْرًا فِي الشِّتَا
آپ ﷺ کے وضو کے پانی سے گھاس پیدا ہوا	جو جاڑے میں سبز رہتا
وَالصَّيْفِ هُوَ نِعْمَ الْكَلَا	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور گرمی میں بھی وہ بہتر گھاس تھا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

مُنِعَ الشَّیٰطِیۡنُ مَا اسۡتَرَقُ	فِیۡ شَانِہٖ غَنَمَ النَّطَقُ
شیاطین چوری کرنے سے روکے گئے	آپ ﷺ کی شان میں بکری بولی
مِنۡدِیۡلُہٗ ھَا مَا احۡتَرَقُ	صَلُّوۡا عَلَیۡہِ دَآئِمًا
یادرکھو کہ آپ ﷺ کا رومال آگ میں نہ جلا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدۡ اِنۡکَسَرَ کَفُّ الصَّبِیۡ	جَآءُوۡا بِہٖ عِنۡدَ النَّبِیۡ
ایک بچے کی ہتھیلی ٹوٹی	اس کو حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس لائے
فَوۡرًا یَرِءُ کَفُّ الصَّبِیۡ	صَلُّوۡا عَلَیۡہِ دَآئِمًا
فوراً بچے کی ہتھیلی اچھی ہوگئی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لَا شَیۡءَ یَعۡدِلُ تُرۡبَہٗ	اَعۡنِیۡ تُرَابًا ضَمَّہٗ
کوئی چیز آپ ﷺ کی مٹی کے برابر نہیں	یعنی وہ مٹی جو آپ ﷺ سے ملی ہوئی ہے
مَنۡ زَارَہٗ طُوۡبٰی لَہٗ	صَلُّوۡا عَلَیۡہِ دَآئِمًا
جس نے آپ ﷺ کی زیارت کی اس کے لیے بشارت ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لِاَبِیۡہِ نُوۡرٌ ظَاھِرٌ	ھُوَ فِیۡ جَبِیۡنِہٖ زَاھِرٌ
آپ کے والد رضی اللہ عنہ کے لیے نور ظاہر ہے	جوان کی پیشانی میں چمکنے والا ہے
وَدَمُ النَّبِیۡ ھَا ظَاھِرٌ	صَلُّوۡا عَلَیۡہِ دَآئِمًا
اور یادرکھو نبی کا خون پیشانی میں ظاہر تھا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مِنۡ وَصۡفِ خَیۡرِ الۡاَنۡبِیَاءِ	مَنۡ رَاٰہُ نَوۡمًا قَدۡ رَاٰی
یہ بھی خیر الانبیاء ﷺ کی صفت سے ہے	کہ جس نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے دیکھا

بَلَغَ الۡعُلٰی بِکَمَالِہٖ۔ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ۔ حَسُنَتۡ جَمِیۡعُ خِصَالِہٖ۔ صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَآلِہٖ

حَقًّا فَطُوۡبٰی مَنۡ رَاٰی	صَلُّوۡا عَلَیۡہِ دَآئِمًا
حق کو تو دیکھنے والے کے لیے خوشخبری ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
سَقَطَ الۡوَثَنُ مِنۡ اِسۡمِہٖ	نُوۡنَ وَالۡقَلَمِ فِیۡ وَصۡفِہٖ
آپ ﷺ کے نام سے بت گرا	نون والقلم آپ ﷺ کی صفت میں ہے
غَشۡیٌ دُفِعۡ بِوُضُوۡءِہٖ	صَلُّوۡا عَلَیۡہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے وضو کے پانی کی برکت سے غشی دور ہوئی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
جَمۡعٌ شَبِعۡ بِرَفَاقَتِہٖ	جِنٌّ حَضَرۡ لِاِطَاعَتِہٖ
آپ ﷺ کی رفاقت میں ایک جماعت سیر ہوئی	آپ ﷺ کی تابعداری کے لیے جن حاضر ہوئے
حَارَ الۡعَرَبُ بِفَصَاحَتِہٖ	صَلُّوۡا عَلَیۡہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی فصاحت سے عرب حیران ہوئے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَعۡطٰی غُصُوۡنًا بِالۡوِلَا	یَوۡمَ الۡاُحُدۡ بَاطَلۡحَتَا
آپ ﷺ نے محبت سے شاخیں عنایت فرمائیں	جنگ احد کے دن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو
فَلَصَارَ نَبۡلًا اَحۡسَنَا	صَلُّوۡا عَلَیۡہِ دَآئِمًا
پس وہ شاخ ہوگئی خوب تیر	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
شُھَدَآءُ اُحُدٍ لِلۡاَنَامِ	قَالُوۡا جَوَابًا لِلسَّلَامِ
لوگوں کو جنگ احد کے شہیدوں نے	سلام کا جواب دیا
فَرِحُوۡنَ فِیۡ دَارِ السَّلَامِ	صَلُّوۡا عَلَیۡہِ دَآئِمًا
وہ بہشت میں خوش ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَغَ الۡعُلٰی بِکَمَالِہٖ۔ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ۔ حَسُنَتۡ جَمِیۡعُ خِصَالِہٖ۔ صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَآلِہٖ

لِقُرُوْحِهِمْ فِي الْمَحْشَرْ	اَللَّوْنُ لَوْنٌ اَحْمَرْ
قیامت کے دن ان کے زخموں کا	رنگ سرخ رنگ ہے
وَالرِّيحُ رِيحُ الْعَنْبَرُ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور خوشبو مشک عنبر کی خوشبو ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَلِعَاصِمٍ بَعْدَانْ غَزٰى	نَخْلٌ كَثِيْرٌ قَدْ حَوٰى
اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے لیے جہاد کرنے کے بعد	بہت سے کھجور کے درخت حاصل ہوئے
فَذَهَبْ بِهٖ مَاءُ السَّمَآءِ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اس کو پانی نے آسمان تک بلند کیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَعْطٰى بَعِيْرًا وَّا الثَّمَنْ	عِنْدَ الْيَهُوْدِيْ قَدْ رَهَنْ
اونٹ بمعہ قیمت کے عنایت کیا	ذرع یہود کے پاس رہن تھا
مَا فَكَّ اِلٰى لَفِّ الْكَفَنْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
کفن میں لپٹنے تک نہ چھڑایا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِوُضُوْئِهٖ عَيْنٌ جَرٰى	بِالسَّيْفِ اِهْرَاقُ الدِّمَاءِ
آپ ﷺ کے وضو کے پانی سے چشمہ جاری ہوا	تلوار کے ساتھ خون بہائے
حَتّٰى خَفَضْ قَوْمٌ غَوٰى	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
یہاں تک کہ سرکش قوم پست ہوئی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مَآءٌ عَذَبْ مِنْ رِيْقِهٖ	وَلَقَدْ خَتَمْ فِيْ كَتِفِهٖ
آپ ﷺ کے غرغرے سے پانی شیریں ہوا	اور آپ ﷺ کے شانے پر مہر ختم نبوت ہے

فَاحَ الْجَسَدُ مِنْ لَمْسِهٖ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے چھونے سے جسم مہکا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَاَظَلَّ غَمَامٌ فِي الْهَوٰى	فَوْقَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى
اور بادل نے ہوا میں سایہ کیا	اوپر نبی کریم مصطفی ﷺ کے
يَحْمِيْهِ حَرًّا مِنْ ذُكَا	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کو دھوپ کی گرمی سے حفاظت کرتا تھا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ فَاحَ مِنْهُ مَا خَرَجْ	فِي الْاَرْضِ فَوْرًا قَدْ وَبَحْ
جو کچھ آپ ﷺ سے نکلا مہکا	زمین میں فوراً غائب ہوا
فِيْ دِيْنِهٖ لَيْسَ الْحَرَجْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے دین میں کسی طرح کا حرج نہیں ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
نَعْلَاهُ تَاجُ السَّمَآءِ	لَيْلًا نَهَارًا قَدْ رَاٰى
آپ ﷺ کے نعلین مبارک آسمان کے لیے تاج ہیں	رات اور دن میں آپ ﷺ برابر دیکھتے تھے
بِلِسَانِهٖ زَالَ الظَّمَا	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کی زبان سے پیاس دور ہوئی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِقُدُوْمِهٖ ضَاءَ الْبَلَدْ	بِاللُّوْذِبِهٖ حَلَّ الْعُقَدْ
آپ ﷺ کی آمد سے شہر روشن ہوا	آپ ﷺ کے ساتھ پناہ پکڑنے سے عقد کشائی ہوئی
وَلِقَدْرِهٖ لَيْسَ الْاَمَدْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
اور آپ ﷺ کے قدر کی انتہا نہیں ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

اَوجَدُ ظَلمًا مَوتُہٗ	قَدْ کَانَ اَنوَرُ قَبرَہٗ
آپ ﷺ کی وفات سے تاریکی موجود ہوئی	آپ ﷺ کی قبر مبارک نورانی ہوئی
مَاکَانَ یُحرَسُ بَابُہٗ	صَلُّوا عَلَیْہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے دروازے پر پہرا نہ تھا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
طُوبٰی لِبَابِہٖ کَالسَّمَآ	مَجدًا وَّ عِزًّا وَّا لعُلَا
آپ ﷺ کے دروازے کے لیے بشارت ہے، جو آسمان کی طرح ہے	باعتبار بزرگی اور عزت اور بلندی کے
مِنْ بَابِہٖ خَرَجَ الْھُدٰی	صَلُّوا عَلَیْہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے دروازے سے ہدایت نکلی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بَابُ النُّبُوَّۃِ وَالْفَلَاحِ	جَآءُوْہُ لَیلًا وَّا الصَّبَاحَ
آپ ﷺ نبوت اور نجات کے دروازہ ہیں	لوگ آپ ﷺ کے پاس رات اور صبح کو آئے
قَصْدَ الْھِدَایَۃِ وَالنَّجَاحِ	صَلُّوا عَلَیْہِ دَآئِمًا
ہدایت اور خلاصی کے ارادے سے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بَابُ الشَّفَاعَۃِ وَالرَّجَا	جَاؤُہُ دَفْعًا لِلْبَلَا
آپ ﷺ شفاعت اور امید کے دروازہ ہیں	لوگ آپ ﷺ کے پاس بلا کو دور کرنے کے لئے آئے
مِنْ عِنْدِہٖ وُجِدَ الشِّفَا	صَلُّوا عَلَیْہِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے پاس سے شفا پائی .	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ھَا مَرْحَبَا بِمَدِیْنَۃٍ	ھِیَ لَہٗ بِدَارِ الْھِجْرَۃِ
یادرکھو بشارت مدینے شریف کے لیے ہے	کہ جو آپ ﷺ کے لیے ہجرت کا مکان ہے

صَارَتْ بِخَیْرِ الْبَلْدَۃِ	صَلُّوا عَلَیْہِ دَآئِمًا
سختی کو دور کرنے والا ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ھَا مَرْحَبَا بِمَدِیْنَۃٍ	ھِیَ لَہٗ بِدَارِ النُّصْرَۃِ
یادرکھو بشارت مدینے شریف کے لیے ہے	کہ آپ ﷺ کے لیے نصرت کا مکان ہے
کَشَّافَۃٍ لِلْکُرْبَۃِ	صَلُّوا عَلَیْہِ دَآئِمًا
سختی کو دور کرنے والا ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ھَا مَرْحَبَا بِمَدِیْنَۃٍ	مَنْ زَارَ ھَا بِاَنَاَنَۃٍ
یادرکھو بشارت مدینے شریف کے لیے ہے	جس شخص نے مخلوق میں سے اس کی زیارت کی
بُشْرٰی لَہٗ بِسَعَادَۃٍ	صَلُّوا عَلَیْہِ دَآئِمًا
اس کے لیے سعادت کی بشارت ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ھَا مَرْحَبَا بِمَدِیْنَۃٍ	دَارُالْاَمَانِ وَالْاَمْنَۃِ
یادرکھو بشارت مدینے شریف کے لیے ہے	جو امن وامان کا گھر ہے
وَلَھِیَ بِمَاوَی الْاُمَّۃِ	صَلُّوا عَلَیْہِ دَآئِمًا
اور یہ امت کا ماویٰ ہے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ھَا مَرْحَبَا بِمَدِیْنَۃٍ	مَنْ جَآءَ ھَا لِزِیَارَۃٍ
یادرکھو بشارت مدینے شریف کے لیے ہے	جو کوئی اس کی زیارت کے لیے آیا
دَخَلَ الْجِنَانَ لَا رَیْبَۃَ	صَلُّوا عَلَیْہِ دَآئِمًا
یقینا بہشت میں داخل ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ۔ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ۔ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ۔ صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

یَا الْمُصْطَفٰی بِسِوَاہُ لَا	اِغْفِرْلَنَا یَا رَبَّنَا
حضرت مصطفی ﷺ ہی کے ساتھ غیر کے ساتھ نہیں	اے ہمارے رب ہماری بخشش کر
اِرْحَمْ لَنَا فِیْ قَبْرِنَا	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
ہماری قبر میں ہم پر رحم کر	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَلَقَدْ کَثُرْ عِصْیَانُنَا	بِذُنُوْبِنَا وَیْلٌ لَنَا
ہماری نافرمانیاں بہت بڑھ گئی ہیں	ہمارے گناہوں پر ہمارے لیے افسوس ہے
یَا مُصْطَفٰی اَلْطُفْ بِنَا	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
یا حضرت مصطفی ﷺ ہم پر مہربانی کیجئے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
خَیْرُ الصَّحَابَۃِ بَعْدَہٗ	مَنْ قِیْلَ لَا تَحْزَنْ لَہٗ
آپ ﷺ کے بعد تمام اصحاب کرام سے بہتر	وہ شخص ہے کہ جس کے حق میں لاتحزن (غمگین ہوا) ارشاد ہے
سُمِّیْ اَبَا بَکْرٍ لَہٗ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
جس کے لیے نام ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
صَلَّی النَّبِیُّ مِنْ خَلْفِہٖ	فَضْلًا کَفٰی ھٰذَا بِہٖ
حضرت نبی کریم ﷺ نے اس کے پیچھے نماز پڑھی	یہی فضیلت اس کے لیے کافی ہے
کُلًّا بَذَلْ مِنْ مَالِہٖ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
اپنا سب مال راہ خدا میں خرچ کر دیا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَلَقَدْ عَدَلْ مِنْهُمْ عُمَرْ	اَلدِّیْنُ بِہٖ فَلَقَدْ ظَھَرْ
اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عدل کیا	اس کے ساتھ دین غالب ہوا

مِنْ ظِلِّہٖ اِبْلِیْسُ فَرْ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
اس رضی اللہ عنہ کے سائے سے شیطان بھاگا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
عُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ جَآ	عَدْنًا رَفِیْقُ الْمُصْطَفٰی
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ذی النورین آیا	جنت میں حضرت مصطفی ﷺ کا رفیق
جَیْشًا جَھَزْ بِہٖ مَرْحَبَا	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
آپ رضی اللہ عنہ کے مال سے لشکر تیار ہوا مرحبا	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِیْهِمْ عَلِیٌّ اَشْجَعٌ	ھُوَ بَابُ خَیْبَرْ قَالِعٌ
اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ بہادر ہے	وہ خیبر کے دروازے کو اکھیڑنے والا ہے
وَلَقَدْ مَنَحْ ھُوَ رَاکِعٌ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
اور اس رضی اللہ عنہ نے حالت رکوع میں سخاوت کی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اِنَّ الْحَسَنْ اٰلُ الْعَبَا	مَعَہُ الْحُسَیْنَ خَیْرُ النِّسَاء
تحقیق حسن رضی اللہ عنہ آل عبا ہے	اس کے ساتھ ہی حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت خیر النساء رضی اللہ عنہا ہیں
ھُمْ فِی الْجِنَانِ سَادَاتُنَا	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
وہ سب ہمارے سردار بہشتوں میں ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
کُلُّ الْوَلَدْ ذُوا الرِّفْعَۃِ	عَمَّاہُ اُولُوا الْعَظْمَۃِ
ہر ایک مولود بلند والا ہے	آپ ﷺ کے دونوں چچا صاحب عظمت ہیں
بُشْرٰی لِبَاقِی الْعَشْرَۃِ	صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا
بشارت ہے باقی دس کے لیے بھی	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ۔ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ۔ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ۔ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

بِهٖ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ	قَدْ صِرْنَ فِيْ فَضْلٍ مُّبِيْنَ
آپ ﷺ کی برکت سے امہات المومنین رضی اللہ عنہن	فضل ظاہر میں ہوئیں
عُظِّمْنَ بِهٖ فِي الْعٰلَمِيْنَ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
آپ ﷺ کے باعث تمام جہانوں میں معظم ہوئیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
كُلُّ الصَّحَابِيْ قَدْ رَضِيْ	رَبُّ السَّمٰوٰتِ الْغَنِيْ
تمام اصحاب رضی اللہ عنہم سے راضی ہوا	آسماں کا رب جو غنی ہے
مَنْ غَاظَهُمْ فَلَقَدْ شَقِيْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
جو شخص ان سے بغض رکھے وہی بے نصیب	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
عَنْ تَابِعِيْهِمْ قَدْ رَضِيْ	وَادْرِيْسُ نُعْمَانُ الْوَلِيْ
اللہ تعالیٰ ان کے تابعین رضی اللہ عنہم سے بھی راضی ہے	حضرت امام ادریس اور حضرت امام اعظم نعمان رحمۃ اللہ علیہ ولی ہے
عَنْ مَالِكٍ مِنْ حَنْبَلِيْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اَنْشَاْتُ مَدْحًا لِلنَّبِيْ	سَمَّيْتُهٗ نَعْتَ النَّبِيْ
میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کی مدح تحریر کی ہے	اس کا نام میں نے نعت النبی رکھا ہے
لَيْتَ النَّبِيْ بِهٖ لِيْ رَضِيْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
کاش کہ نبی کریم ﷺ اس نعت کے ذریعے مجھ سے راضی ہو جائیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَافٌ وَّفَآءٌ فِي الْعَدَدْ	اَبْيَاتُ مَدْحٍ مُّسْتَنَدْ
شمار میں قاف اور فا ہیں	مدح شریف کے بہت مستند ہیں

فِيْ كُلِّ حَوْلٍ وَّالْكَبَدْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
ہر ایک قسم کی گردش اور مصیبت میں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هٰذَا مَدِيْحُ الْيَافِعِيْ	اِنَّ الْمَدَا يِحْ نَافِعِيْ
یہ مدح کرنے والا یافعی رحمۃ اللہ علیہ ہے	بے شک مدحیں نفع دینے والی ہیں
عِنْدَ الْحِسَابِ شَافِعِيْ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
حساب کے وقت شفاعت کرنے والی ہیں	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لِلّٰهِ دَرًّا الْيَافِعِيْ	قَدْ فَالَهٗ لُطْفٌ خَفِيْ
یافعی رحمۃ اللہ علیہ کی نیکی اللہ ہی کے لیے ہے	اس کو لطف خفی حاصل ہوا ہے
مِنْ اَحْمَدِ ﷺ ذِالْحُرْمَةِ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا
حضرت احمد ﷺ صاحب حرمت سے	(لہٰذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰهِ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ





اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ

بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ





درود شریف

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی

حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حُبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



إِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں
اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں (سورۃ الفاتحۃ)

فَبِأَيِّ
آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم



اور تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ عزوجل سے ملاتے ہیں سُنّت کے راستے

پیاری پیاری، میٹھی میٹھی سُنّتوں کا بہترین مجموعہ

مؤمن کا ہر لمحہ ربیع الاوّل ہے

المعروف

نبی کریم ﷺ کی پُرنور دُعائیں



تحقیق و تالیف

صوفی محمد ندیم محمدی

اجازت: المرکز گلستان دُرود و سلام (انٹرنیشنل) سمن آباد لاہور (پاکستان)

اہتمام و تقسیم کار
دارُالعلم دوکان نمبر 11 سستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور۔ پاکستان 92 42 37110341